ہمزاد کو قابو کرنیکے آسان طریقے

تسخیرِ ہمزاد

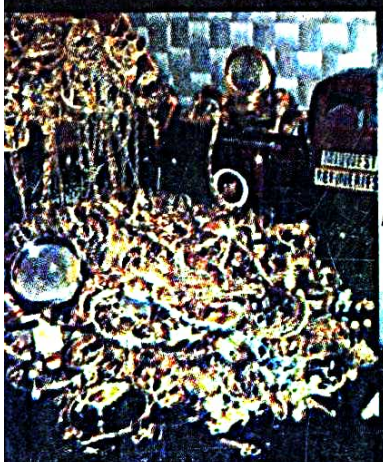

مؤلف: عامل کامل باوا رتن چند ملہوترہ

ترتیب و تدوین: سید حسین شاہ گیلانی

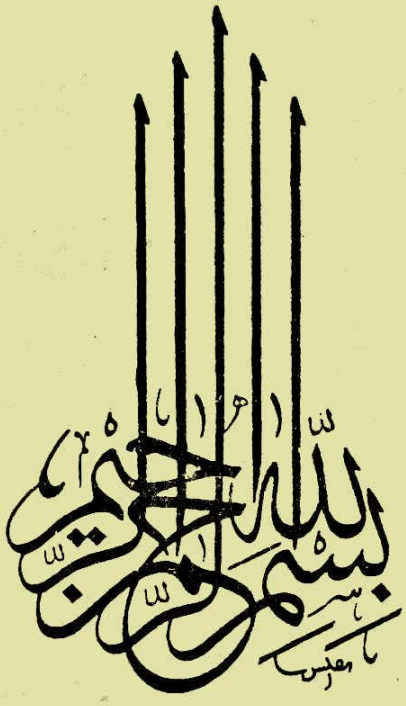

پرنٹر پریس شیرازنوری

روحانی نورانی مخفی عمل ونقوش کا ایک عظیم نسخہ جس کی آپکو تلاش تھی

اسرار العملیات

مرتبہ مؤلفہ

حاجی غلام شبیر قادری

قیمت -/260

نادر و نایاب اعمال ونقوش جو آپ کو اسی کتاب میں ملیں گے

انمول مقبول عملیات

مرتبہ مؤلفہ

حاجی غلام شبیر قادری

قیمت -/250

تسخیر القلوب

مؤلف حضرت پیر سید ارتضی علی کرمانی

قیمت -/90

تسخیر محبت

مؤلف حضرت پیر سید ارتضی علی کرمانی

اس کتاب میں جس قدر بھی نقوش آپ کو ملے گئے سب کے سب زود اثر ہونگے۔ دلوں کو یکجا اور بچھڑے دلوں کو ملانے کے لیے آپ اس کتاب سے مدد حاصل کیجئے جس سے دشمن بھی دوست بن جائے گے۔

قیمت -/90

ہمزاد کو قابو کرنے کے آسان طریقے

تسخیر ہمزاد

ترتیب وتدوین سید حسین شاہ گیلانی

یہ کتاب بہت چھان بین اور بڑی کاوشوں سے تیار کی گئی ہے ہمزاد کیا ہے اس کی تخلیق کب اور کیسے ہوئی اس پر قابو کیسے پایا جاسکتا ہے عامل اور ہمزاد کا تعلق طریقہ عمل ان سب امور کا مفصل جواب آپکو تسخیر ہمزاد سے ملے گا یہ کتاب آپکو تسخیر میں پوری پوری مدد دے گی کہ آپ ہمزاد پہ قابو پاسکیں۔

مؤلف عامل کامل باوا رتن چند ملہوترہ

قیمت -/90

جنات کو قابو کرنے کا طریقہ

تسخیر جنات

ترتیب وتدوین سید حسین شاہ گیلانی

تسخیر الجن کے شائقین کے لیے یہ کتاب مکمل طریقہ پر رہبری کرتی ہے اس کتاب میں جس قدر طریقے تسخیر جنات کے تحریر کیے گئے ہیں وہ سب کے سب اپنی جگہ پر صحیح اور عاملین کے آزمودہ ہیں اگر آپ بھی عمل تسخیر سے شوق رکھتے ہیں تو یہ کتاب آپ کی پوری پوری مدد کرے گی

قیمت -/90

ہمزاد کو قابو کرنے کے آسان طریقے

تسخیر ہمزاد

یہ کتاب بہت چھان بین اور بڑی کاوشوں سے تیار کی گئی ہے ہمزاد کیا ہے اس کی تخلیق کب اور کیسے ہوئی اس پر قابو کیسے پایا جا سکتا ہے عامل اور ہمزاد کا تعلق طریقہ عمل ان سب امور کا مفصل جواب آپکو تسخیر ہمزاد سے ملے گا یہ کتاب آپکو تسخیر میں پوری پوری مدد دے گی کہ آپ ہمزاد پر قابو پا سکیں۔

مؤلف

عامل کامل باوا رتن چند ملہوترہ

ترتیب و تدوین سید حسین شاہ گیلانی

عظیم اینڈ سنز پبلیشرز

المعراج سنٹر 22۔ اُردو بازار، لاہور

042-37231806, 37211207

جملہ حقوق محفوظ ہیں

حاجی محمد عظیم بٹ عظیمی قادری
نے ریاض شہباز پریس سے چھپوا
کر اُردو بازار لاہور میں شائع کی۔

قیمت: 100

انتساب

حضرت
پیر سید ارتضی علی کرمانی

فہرست

سمجھنے کی بات	9
قوت خیال کیا چیز ہے	10
وظائف اور تعویذات	12
جادو کیا چیز ہے	18
ہمزاد کی کی ماہیت	20
ہمزاد کی خوبی	22
ہمزاد کیا ہے؟	23
ہمزاد کیا کام کر سکتا ہے	23
ہمزاد کا پوشیدہ باتوں کی خبر دینا	24
ہمزاد کے ذریعے تعلیم حاصل کرنا	28
ہمزاد کے ذریعے ہوا پر اڑنا	29
ہمزاد کے ذریعے سمندر میں تیرنا	31
ہمزاد کے ذریعے پہاڑوں کی سیر	32
ہمزاد کے ذریعے درندوں کا مقابلہ	32
ہمزاد کا کام	33
دوسرے درجہ کے ہمزاد کے کام!	34
تیسری قسم کے ہمزاد کے اوصاف	35
ہمزاد سے کیا کیا نقصانات ہو سکتے ہیں	36
ہمزاد کی اصلی نقصان دہ حالتیں	37

ہمزاد کی اصلی خرابیوں کو دور کرنیکا طریقہ 38
موت کا وقت اور عامل 39
ہمزاد کو سدھ کر لینے پر کیا ہو سکتا ہے 45
عامل کے لئے خاص اور ضروری ہدایات 46
ہمزاد کو اپنے ماتحت کرنے کے لئے ذیل کی باتوں سے نجات حاصل کرنی لازمی ہے 46
ذیل کی باتوں پر کاربند رہنا ضروری ہے 48
اقسام ہمزاد 50
ہمزاد کو قابو کرنے کے طریقہ جات 50
تسخیر ہمزاد کا نرالا طریقہ 52
سوال 56
ہدایات ضروری برائے عامل ہمزاد 57
بذریعہ منتر ہمزاد کو قابو کرنا 59
طریقہ 59
ہمزاد سدھ کرنے کا دوسرا طریقہ 62
ہمزاد کو حاصل کرنے کا عجیب وغریب طریقہ 63
شرائط متعلقہ ہمزاد کو حاصل کرنیکا 65
چند ضروری ہدایات متعلقہ خاص ہمزاد 66
حصار 67
ہمزاد کے متعلق ایک خاص عمل 68

عمل ہمزاد کے فوائد	75
عمل کے متعلق ضروری ہدایات	77
جفر کی رو سے ہمزاد کو ماتحت کرنا	78
جفر کے ذریعہ پہلا قاعدہ	78
افتاد دکھانے کا نقش	80
مئوکل بنانے کا قاعدہ	81
طریقہ	82
عمل کے متعلق شرائط ذیل لازمی ہیں	84
ہمزاد کی خوبیاں	85
جفر کے قاعدہ سے دوسرا طریقہ	85
ایسے عامل کو مندرجہ ذیل باتوں کا پابند رہنا چاہیے	89
تیسرے درجہ کا عمل جفر کے قاعدہ سے	91
ادنیٰ درجہ کے ہمزاد کو قابو کرنے کا طریقہ	93
ادنیٰ درجہ کے ہمزاد کا دوسرا طریقہ	95
طریقہ	95
اس عمل کی احتیاط	97
ہمزاد کو قابو کرنے کا ایک اور طریقہ	98
ضروری ہدایات برائے عامل درج کی جاتی ہیں	100
عمل حاضرات کا بیان	102

☆---☆---☆

سمجھنے کی بات

اس دیش کے رشیوں ، مینوں ، عالموں ، فاضلوں اور یوگیوں کے طریقوں پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان واقعی اشرف المخلوقات ہے۔ اور تمام مخلوقات سے افضل ہے۔ خداداد عقل و دانش سے غور فکر کر کے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ انسانی جسم میں ایک عجیب قسم کی شکتی یعنی طاقت ہے جس سے ہر شے اس کے بس میں آسکتی ہے۔ اور دوسری مخلوقات کو تسخیر کرنے پر قادر ہے۔

انسان کی اس طاقت کے سامنے کوئی طاقتور بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ یہ طاقت روحانی طاقت ہے۔ اس کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یعنی اس کی چار منزلیں ہیں۔

۱۔ یوگ ودیا یا یوگ شکتی عین روحانی طاقت۔

۲۔ آکرشن شکتی، انسک یوگ، یعنی مسمریزم۔

۳۔ پرایا نام یعنی وظائف و عملیات کی طاقت۔

۴۔ چھایا پرش، یعنی علم ہمزاد۔

یہ تمام علوم اسی شکتی یعنی طاقت سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب

روحانی طاقت افضل تر ہے۔ اس علم کی بدولت خدا کی ہستی اور قدرت کو سمجھایا جاسکتا ہے۔ باقی سب علوم دنیاوی کاروبار کو سدھ کرنے کے لئے ہیں۔

مسمریزم کے ذریعہ کئی ایک امراض دور کیا جاسکتا ہے اور کئی ایک دفینوں کا پتہ چلایا جاسکتا ہے۔

علم ہمزاد سے بہت بھاری اور ناممکن کام کئے جاسکتے ہیں۔ ہمزاد کے ذریعہ اپنی جگہ پر بیٹھے بٹھائے دور دراز کی چیزیں منگوائی جاسکتی ہے اور کئی مفید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ قصہ کوتاہ علم ہمزاد کے ذریعہ مشکل سے مشکل کام بآسانی کرائے جاسکتے ہیں۔

اس سے پہلے کئی مصنفوں نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں مگر ان میں کوئی نہ کوئی کمی رہ گئی ہے۔ ہم نے بڑی محنت اور کوشش سے شاستر کی کئی کتابوں کے مطالعہ کے بعد یہ کتاب تیار کی ہے۔ اس کتاب میں لگی پھٹی رکھے بغیر ہر ایک بات صاف صاف ظاہر کردی ہے۔

قوت خیال کیا چیز ہے

اُصول طب کے مطابق انسانی دماغ میں ایک حصہ قوت خیال کا بھی ہوتا ہے۔ جس میں مختلف خیالات جمع رہتے ہیں۔ یہ دراصل بڑی زبردست طاقت ہے جو تمام طاقتوں سے زیادہ طاقت ہے۔ اس سے ایسے زبردست کام

نکلتے ہیں۔ کہ دنیا میں کوئی ایسی طاقت نہیں جو اس کا مقابلہ کرے۔ میرے خیال میں اگر کوئی شخص اپنے خیال کو ایک امر کے ہونے کے لئے پوری طرح جمالے تو وہ ضروری ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ خیالات میں انتشار نہ ہو۔ اور یک سوئی کی یہ حالت ہو۔ کہ غیر خیال دماغ میں نہ آنے پائے۔ دراصل اس کی مشق ہوتی ہے جس کو ہم آگے چل کر مجملاً بیان کریں گے۔ کیونکہ ہماری غرض اس رسالے میں صرف علم ہمزاد پر بحث کرنے کی ہے۔ تصوف میں بھی یہ قاعدہ رائج ہے۔ کہ سب سے پہلے خیال و درست اور یک سو کرنے کا سبق دیا جاتا ہے۔ اگر خیال درست نہ ہو یا اس میں انتشار واقع ہو۔ تو کوئی علمی عمل درست نہیں آتا۔ بہر حال سب سے پہلے عامل پر لازم ہے کہ جس عمل کو کرنا چاہے۔ اس کے لئے اپنے خیال جمالے۔ کہ یہ ضرور واقع ہو جائے گا۔ اور دراصل یہی ایک راز ہے جس سے دنیا میں بڑے بڑے کام ہو سکتے ہیں۔ عوام الناس کو اگر چہ اس کا یقین دلانا محض دلائل کی وجہ سے کسی قدر کمزور کیوں نہ ثابت ہو۔ لیکن جن اشخاص نے مشاہدات کئے ہیں۔ ان کے سامنے یہ امر روز روشن کی طرح کھلا ہے۔ کہ قوت خیال ہی ایک ایسی طاقت ہے۔ جو انسان کو ایک زبردست انسان بنا دیتی ہے۔ عامل کو جب تک یہ یقین نہ ہو۔ کہ اس کا عمل واقعی ہو جائے گا۔ عمل درست نہیں آتا۔

وظائف اور تعویذات

مدت یار اور عرصہ بعید سے یہ رسم چلی آتی ہے۔ کہ عامل چند الفاظ پڑھتا ہے۔ اور اس کے لئے خاص میعاد معین کی جاتی ہے۔ تا کہ وہ اس وقت تک وظیفہ پڑھتا رہے۔ اور عمل کے پورا ہونے کا انتظار کرتا رہے۔ جس میں عموماً کامیابی ہو جاتی ہے۔ یہ بھی دراصل قوت خیال کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ کسی امر کے ہونے کے لئے سب سے پہلے یقین واثق کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو ہر ایک شخص کو بلا اس امر کے اعتقاد کے طور پر چند الفاظ سکھائے جائیں۔ کوئی دوسرا طریقہ قدمانے پسند نہیں کیا۔ ورنہ جو شخص پوری طرح سمجھ لے۔ کہ یہ سب کارستانی دراصل قوت خیال ہی کی ہے۔ ان کو کسی وظیفہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ ہر ایک عمل کے ہونے کے لئے محض خیال کو یک سو کرنا ضروری ہے۔ اور بس اگر خیال یک سو ہو جائے۔ اور اس یک سوئی کے عامل کو پورا یقین بھی ہو۔ تو کام جلد ہو جاتا ہے۔ عامل کو صرف چند روز تکلیف ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد جب خیالات میں یک

سوئی عادت پڑ جائے ۔ تو عمل کا وقوع صرف چند منٹوں میں ہوتا ہے۔ ایک پروفیسر صاحب اپنے خیال کی طاقت سے گائے کی شکل بن جایا کرتے تھے۔

اس فقرہ سے ناظرین کو تعجب ہوگا۔ کہ کس طرح ایک انسان گائے کی شکل بن سکتا ہے۔ لیکن میں ان کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ یہ امر محال اور ناممکن نہیں۔ علاوہ ازیں قوت خیال کی طاقت سے اس قدر کام ہو سکتے ہیں جن کو سن کر بالکل یقین نہیں آتا۔ لیکن جب قوت خیال اور اس کی فلاسفی سمجھ میں آجائے۔ تو ہر ایک امر ممکنات میں سے نظر آتا ہے۔ مثلاً قوت خیال کے ذریعے تمام عالم کی سیر کرنا۔ تمام پوشیدہ امور جو آنکھوں کے سامنے نہ ہوں۔ صحیح اور درست بتا دینے۔

اور علاوہ ازیں کسی شخص کو اپنی طرف متوجہ کر لینا یا ایک شخص کو دور دراز سے بلا لینا تو قوت خیال کا ادنےٰ کرشمہ ہے۔ میرے ایک دوست بیان کرتے ہیں۔ کہ میں اپنے خیال کو یک سو کر رہا تھا۔ کہ دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ ایک پھن دار سانپ سامنے آن موجود ہوا۔ ایک اور صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نماز پڑھ کر کچھ وظیفہ کر رہا تھا۔ کہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ میرا فلاں دوست اپنے گھر کی سیڑھیوں سے اترا ہے۔ اور وہ پھر بازار سے ہوتا ہوا مسجد میں پہنچا ہے۔ اور میری پشت کے پیچھے کھڑا ہو گیا ہے۔ میں نے جب مڑ کر دیکھا۔ تو واقعی وہ شخص کھڑا تھا۔ پس ایسی بہت سی مثالیں معمولی سی ہیں جو قوت خیال کو ذرا گردش دینے سے حاصل ہو جاتی ہیں۔

بہت اشخاص ایسے ہوں گے۔ جنہوں نے ایسی باتوں کا سینکڑوں بار

تجربہ کیا ہوگا۔ کہ بعض وقت کسی بات کا جونہی خیال پیدا ہوا۔ وہ فوراً موجود ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایک دن کا ذکر ہے۔ کہ میرے ایک دوست ذکر کر رہے تھے۔ کہ آج تو پلاؤ کھانے کو دل چاہتا ہے۔ ہنوز یہ فقرا تمام نہ ہوا تھا۔ کہ ایک شخص گلاب پلاؤ کا لے کر آ گیا۔ بعض وقت دل میں تو کسی شخص کی ملاقات کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ فوراً کہیں سے سامنے آ جاتا ہے۔ یہ تمام امور جن کو اتفاقی امور خیال کیا جاتا ہے۔ قریباً سب کے سب قوت خیال کا نتیجہ ہیں۔

پہلے زمانہ میں اس علم کا بہت چرچا تھا۔ جو اکثر تو خاندانوں میں پشت در پشت رائج چلا آتا ہے۔ اور اس کی مشق مختلف طریقوں سے کرائی جاتی تھی۔ عاملوں نے مخفی اعتقاد دلانے کی بنیاد پر اپنے شاگردوں کو وظائف کے ذریعے قوت خیال کو درست کرنا سکھایا۔ کیونکہ بے علم شاگرد یا وہ شاگرد جو قوت خیال کی فلاسفی سے محض ناواقف تھا۔ یا استادوں نے اس کی عقل کو اس فلاسفی کے سمجھنے سے قاصر خیال کیا۔ چند ایک حروف کا مجموعہ اس کو سکھایا۔ اور اس کو ایک ہزار یا دس ہزار بار پڑھنا سکھایا۔ تا کہ اس کے خیالات میں یکسوئی پیدا ہو یا کم از کم اس کو اس امر کا یقین ہو جائے کہ اس وظیفے کے ذریعے کوئی خاص طاقت میرے اندر موجود ہو گئی ہے۔ دراصل یہ حقیقت ہے۔ ان وظائف کی جو لاتعداد زمانے سے سکھائے جاتے ہیں۔ لیکن جو شخص قوت خیال کی فلاسفی کو سمجھ کر بموجب قواعد حکماء عمل کرے۔ اس کو کسی وظیفے کی ضرورت نہیں۔ یہی حال تعویذات کا ہے۔ عامل کسی حاجت مند کو تعویذ لکھ کر دیتا ہے۔ اس میں دو طاقتیں کام کرتی ہیں۔ ایک

عامل کی قوت متخیلہ اور ایک حاجت مند کی طاقت خیالی۔ یعنی عامل کو یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کا تعویذ ضرور موثر ہو جائے گا۔ اور عاجتمند کو تعویذ ہذا واقعی کارگر ہوگا۔ اور سچ پوچھو۔ تو اس میں حاجت مند کی قوت نسبت عامل کے زیادہ کام کرتی ہے۔ ایک مشہور واقعہ ہے کہ جناب قدوۃ السالکین حضرت شاہ میانمیرؒ صاحب (جن کا مزار مبارک شہر لاہور سے قریباً تین کوس کے فاصلے پر ہے) کے پاس ایک تیلی آیا۔ اور اس نے عرض کی کہ یا حضرت آپ کا مرید میاں خاں ہمیں ناحق تنگ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اپنا مکان سکونتی میرے پاس فروخت کردے۔ تاکہ میں اسے اپنی حویلی میں شامل کرلوں۔ لیکن جناب میں اس امر پر ہرگز راضی نہیں۔ اور اب وہ زبردستی کرنا چاہتا ہے۔ میرے بال بچے بہت ہیں۔ اگر میرا مکان جاتا رہا۔ تو مجھے بہت خراب ہونا پڑے گا۔ اور میں اپنے ننھے ننھے بچے کہاں لے جا کر بٹھاؤں گا۔ جناب کا وہ مرید ہے۔ اس لئے مہربانی کر کے اس کو سمجھا دیں۔ تاکہ وہ اس امر سے باز آجائے حضرت نے فرمایا۔ کہ بھئی وہ امیر آدمی ہے۔ خدا جانے وہ میری بات مانے یا نہ مانے۔ لیکن جمعرات کے روز تم آجانا۔ جمعرات کے دن میاں خاں بھی وہاں آگیا۔ لیکن تیلی مارے خوف کے میاں خاں کے سامنے کچھ نہ کہہ سکے۔ آخر میاں خاں اٹھ کر اور گھوڑی پر سوار ہو کر چلا گیا۔ تیلی نے حضرت کی خدمت میں عرض کی۔ کہ یا حضرت وہ تو اب جا رہا ہے۔ اور اس کے سامنے کچھ نہیں کہہ سکا۔ اور نہ ہی آپ نے کوئی ذکر میرا اس سے کیا ہے حضرت نے فرمایا۔ کہ قلم و دوات اور کاغذ لا۔ میں تجھے ایک تعویذ لکھ دیتا ہوں۔

اس کو جلدی جا کر دکھا دے۔ تیلی نے قلم دوات اور کاغذ لا کر سامنے رکھ دیا۔ آپ نے پنجابی زبان کا شعر اس کاغذ پر لکھ دیا۔

وے بھائی جاندیا سنی اساڈی سد

مویاں حسبنوں چھڈنا ایں جیوندیاں ہی چھڈ

یعنی اے جانے والے صاحب میرے بات کو سن جس چیز کو تو نے مرنے کے بعد چھوڑنا ہے۔ اس کو زندگی میں ہی چھوڑ دے۔ تیلی یہ تعویذ لے کر دوڑا گیا۔ اور میاں خاں کے سامنے ہو کر گھوڑی کی باگ تھام لی۔ اور تعویذ اس کے سامنے کر دیا۔ میاں خاں تعویذ کو پڑھتے ہی گھوڑی سے گر پڑا۔ جب اسے ہوش آیا تو سوار ہو کر اپنے گھر آ گیا۔ اور آئندہ اس نے کبھی تیلی کو مکان دینے پر مجبور نہیں کیا۔ بلکہ جس حویلی کی عمارت تک اسنے شروع کی تھی۔ بند کر دی اور اس وقت تک وہ حویلی نامکمل لاہور میں موجود ہے۔ جو حویلی میاں خاں کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ اور غالباً کمیٹی کی طرف سے اس پر ایک کتبہ لکھ کر لگایا گیا ہے جس سے اس کی یادگار اہل شہر کے دلوں سے کبھی محو نہ ہوگی۔ اس کہانی سے میرا مطلب صرف یہ ہے کہ تعویذات کے ذریعے بھی بہت بڑے بڑے کام ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان میں کام کرنے والی طاقت قوت متخیلہ ہی ہے۔ نہ کہ کچھ اور حضرت میاں میرؒ صاحب علیہ الرحمتہ کی قوت خیال کا بڑا زردست اثر تھا۔ یہ خیال رہے۔ کہ اہل اللہ کی ہر ایک طاقت دوسرے آدمیوں کی نسبت زیادہ مضبوط اور قوی ہوتی ہے۔ اس کے دل و دماغ اور دیگر اعضار نسبتاً زیادہ طاقتور رہتے ہیں۔

اسی لحاظ سے ان کی طاقت متخیلہ بھی نسبتی طور پر دوسرے آدمیوں سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔ مشہور تاریخی قصہ ہے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام جب فرعون مصر کے ساتھ جنگ میں مصروف ہوئے۔ تو فرعون مصر کے جادوگروں نے رسیوں کے سانپ بنا کر میدان جنگ میں چھوڑ دیئے تا کہ خدائی پہلوان سانپوں سے خوف کھا کر بھاگ جائیں لیکن حکم خدا سے جب موسیٰ نے اپنا عصا ہاتھ سے چھوڑا۔ تو اژدہا بن گیا اور تمام فرعونی سانپوں کو کھا گیا۔

مطلب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور بزرگان دین کی قوت متخیلہ دوسروں کی نسبت زیادہ طاقتور ہوتی ہے عمل دراصل ایک ہی ہے۔ یعنی فرعون کے جادوگروں نے بھی اپنی قوت خیال سے رسیوں کے سانپ بنائے تھے اور جناب موسیٰ نے بھی اپنی طاقت خیال کی برکت سے عصا کا اژدھا بنا دیا تھا۔

اس بات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پاک لوگوں کی طاقت نہایت زبردست ہوتی ہے۔ اور غالب آجاتی ہے۔ جیسا کہ جناب موسیٰ علیہ السلام کی طاقت بہ نسبت دوسروں طاقتوں کے زیادہ طاقتور ثابت ہوئی۔ مذکورہ بالا بیان سے بعض ناظرین کو کسی قدر شک پیدا ہوگا۔ کہ مصنف نے فرعون کے جادوگروں کے طریق عمل کو جناب موسیٰ علیہ السلام کے طریق عمل کے مطابق قرار دیا ہے۔ لیکن خیال رہے۔ کہ اس میں بڑا فرق یہ ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ عابد و متقی ہوتے ہیں۔ ان کی طاقتیں بھی پاک ہوتی ہیں۔ اس لئے بدکار لوگ۔ روحانی آدمیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے ان کی طاقتیں نسبتاً کمزور ہوتی ہیں۔ دراصل قوت متخیلہ تو ایک

ہی ہے جس سے پرہیز گار اور بدکار دونوں کام لیتے ہیں۔ لیکن اس کے استعمال میں جائز اور ناجائز امور کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً فرعون کے جادوگروں نے اس کے استعمال کرنے میں یہ نیت باندھی تھی کہ موسیٰ اور ان کی فوج ڈر کے مارے بھاگ جائے۔ اور دنیا میں راستی کو شکست ہو۔ اور بدکا دور دور چرچا جاری رہے۔ یعنی فرعون مصر جو دراصل ایک گمراہ اور حق کا دشمن تھا۔ اس کو فتح ہو جائے۔ یہ نیت ان کی جائز اور درست نہ تھی۔ اس لئے ایسے ناجائز کاموں کے کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ اس کے مقابل میں وہی طاقت استعمال کی گئی۔ لیکن اس میں راستی تھی تا کہ حق کا بول بالا ہو۔ اس لئے ایسی صورت جائز ہے۔

جادو کیا چیز ہے

یہ ایک سوال ہے جس کا حل کرنا بادی النظر میں ذرا مشکل کام ہے۔ لیکن جن اشخاص نے اس کی فلاسفی کو سمجھ لیا ہے۔ ان کے لئے یہ عقدہ فوراً حل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی قوت متخیلہ کا ہی شعبدہ ہے۔ جادو کے معنے ہیں کہ کسی ایسی بات کا ظہور میں آنا ظاہر میں محال معلوم ہو۔ جیسا کہ قوت متخیلہ کی ماہیت کے متعلق لکھا جا چکا ہے۔ کہ اس کے خلاف دستور امور ظاہر ہوتے ہیں۔ پس جادو یہی ہے۔ اب رہا یہ امر اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں۔ سو میرے خیال میں جیسا کہ تیسرے باب میں لکھا جا چکا ہے۔ کہ یہ امر محض نیت پر موقوف ہے۔ اگر سرمائی کی حمایت میں اس کا استعمال کیا جاوے گا۔ تو جائز ہے۔ اور اس کے خلاف

ناجائز ہے۔ مثلاً کوئی شخص قوت متخیلہ سے یہ کام لے۔ کہ اس کے استعمال سے کوئی مریض تندرست ہو جائے۔ یا کسی گمشدہ کا پتہ بتلایا جائے۔ تو جائز ہے علاوہ ازیں اگر کار شیطانی کے لئے استعمال کیا جائے۔ تو ناجائز ہے۔ اصطلاح میں دو الفاظ ہیں۔ جن کو عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جادو اور کرامت جن کا ماخذ ایک ہی ہے۔ اور دونوں قوت متخیلہ کے ہی نذر سے واقع ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں فرق ہے۔ تو صرف یہ ہے کہ جب اس کا استعمال ناجائز طور پر کیا جائے گا تو اسے لفظ جادو سے تعبیر کریں گے۔ اور اگر جائز طور پر پر استعمال کیا جاوے۔ تو لفظ کرامت سے نامزد کرینگے۔ میں اس زمانہ میں جب کہ میں نے اس قوت کا اندازہ نہیں کیا تھا۔ اور نہ مجھے اس کی ماہیت اور اصلیت کا پتہ تھا۔ تو میں اگر جادو وغیرہ امور پر ہنسا کرتا تھا۔ اور جو ذرا سی بات اپنے خلاف عقل یا خلافت عادت دیکھتا۔ جھٹ اعتراض کرتا۔ اور اسے جھوٹ سمجھا کرتا تھا۔ لیکن جب سے مجھے اس طرف آنے کا شوق ہوا۔ اور میں نے چند کتابوں کا مطالعہ کیا۔ مثلاً طلسم فرنگ وغیرہ تو اس امر میں میرا یہاں تک اعتقاد ہو گیا ہے کہ مجھے داستان امیر حمزہ طلسم ہوش رُبا کا درست ہونا ممکنات میں سے معلوم ہوتا ہے۔ امیر یہ مطلب نہیں کہ داستان ہائے مذکورہ واقعی درست اور سچی ہیں۔ بلکہ یہ خیال ہے کہ ایسا ہونا ممکن ہے۔ کوئی بہت مشکل نہیں۔ لیکن اس میں محنت کوشش کی سخت ضرورت ہے۔ فارغ البالی اور دنیاوی لذات سے کنارہ کشی کرنا لازمی امور ہیں۔ کیونکہ استادان فن ہذا نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ قوت متخیلہ یا قوت مقناطیسی تین اعضا سے خارج

ہوتی ہے۔آنکھوں سے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے تیسرے عضو تناسل سے۔ اس لئے خصوصاً جماع سے پرہیز کرنا چاہیے۔ورنہ طاقت زائل ہو جائے گی۔اور عمل پورا نہیں ہو سکے گا۔آپ نے سنا ہوگا۔کہ وظائف اور چلوں کے ایام میں بھی صوفیائے کرام نے جماع سے پرہیز کرنا تحریر فرمایا ہے۔اس کی وجہ یہی ہے۔ اور آنکھوں اور انگلیوں سے خارج ہو کر معمول کے جسم میں سرائیت کرتی ہے۔ جس سے معمول بے ہوش ہو جاتا ہے۔اس کا طریقہ اکثر مسمریزم کی کتابوں میں لکھا ہے۔اگر کسی صاحب کو دیکھنا ضروری ہو۔تو دیکھ لیں۔اس جگہ اس کا درج کرنا غالباً خلاف اصول ہے۔کیونکہ اگر ان امور کا تذکرہ شروع کیا جائے تو ایک دفتر چاہیے۔اور دراصل مطلب فوت ہو جائے گا۔ہماری غرض اس باب میں یہ ظاہر کرنا ہے۔کہ جادو کیا چیز ہے جس کے متعلق اوپر کی عبارت میں مختصراً لکھا گیا ہے۔امید ہے ناظرین سمجھ ہی گئے ہوں گے۔

ہمزاد کی کی ماہیت

خیال رہے کہ جس طرح انسان کے ظاہری اعضا ہیں مثلاً ہاتھ۔پاؤں۔ آنکھیں۔دل۔دماغ۔جگر۔کان۔ناک۔وغیرہ اسی طرح انسان کے باطنی اعضاء بھی ہیں۔جیسا کہ ظاہری آنکھ سے۔ہر ایک روشن چیز کو دیکھ سکتے ہیں۔اگر ہم آنکھیں بند کر کے اپنے خیال کی طاقت سے دیکھنا چاہیں۔تو تمام جہاں کی اشیاء ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں۔

آپ نے شاید یہ تماشہ کہیں دیکھا ہوگا۔ کہ مسمریزم عامل اپنے معمول کی آنکھیں بند کر دیتا ہے۔ تو معمول ایک چیز کو باوجود آنکھیں بند ہونے کے دیکھ کر بتا سکتا ہے بلکہ آنکھوں کی اوٹ میں بھی کوئی چیز رکھ دی جائے۔ تو وہ بعینہ بتا دیتا ہے۔ پس جن اشخاص نے اس تماشے کو دیکھا ہے۔ ان کے لئے اس امر کے زیادہ دلائل دینے کی ضرورت نہیں۔ البتہ ان لوگوں کے لئے یہ امر مراحت سے لکھنا ضروری ہے جنہوں نے ایسا ہوتے نہیں دیکھا۔ مثال کے طور خود اب کی حالت پر غور کرو۔ کہ جب ہم سو جاتے ہیں۔ تو ہمارے ہاتھ پاؤں اور دیگر تمام اعضاء اپنا اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ کبھی کوئی شخص ایک دور دراز کے ملک کی سیر کر رہا ہے۔ حالانکہ وہ اپنی چار پائی پر سویا ہوا ہے۔ تو اس کے باطنی اعضاء کام کرتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جب انسان سوتا ہے۔ تو یہ کام ہوتا ہے بلکہ ظاہر سے زیادہ کام کرتے ہیں۔ اور اطبا نے اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ خصوصاً انسان کی دماغی حالت نسبت بیداری کے خواب میں زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔ پس ان امور سے یہ امر ثابت ہوا۔ کہ انسان کے باطنی اعضاء بھی ہیں۔ جو ظاہری اعضاؤں سے زیادہ کام کرتے ہیں۔ اس طرح ہمزاد ایک انسان کی باطنی طاقت ہے جس کو اکثر اوقات روحانی طاقت سے بھی نامزد کیا کرتے ہیں۔ یہ روحانی طاقت اسی انسان کی ہوتی ہے۔ جو اس کا عامل ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا اپنا باطن ہوتا ہے۔ جس کو قوت خیال کے ذریعہ تسخیر کیا جاتا ہے۔

ہمزاد کی خوبی

ہمزاد کے متعلق لوگوں کے مختلف خیالات ہیں۔ کئی لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ انسان کے ساتھ ہر وقت سایہ کی طرح رہتا ہے۔ کئی لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمزاد انسان کے زندہ رہنے تک رہتا ہے۔ اس طرح کی مختلف باتیں مشہور ہیں۔ لیکن یہ بات فیصلہ شدہ ہے کہ ہمزاد صرف اس عامل کے سایہ کا نام ہے جو صرف اس کے زندہ رہنے تک ساتھ رہتا ہے۔

بہت سے لوگ تو یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ہمزاد عامل کے ساتھ رہتا ہے اور جب اس کی جان نکل جاتی ہے تو ہمزاد بھوت جن کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بہت سے لوگ ہمزاد کو جن بھوت ہی کہتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ نہ تو مرتا ہے اور نہ گم ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور ہوا میں گشت کرتا رہتا ہے۔ خیر اس طرح کے کئی خیالات ہیں۔ یہ فیصلہ شدہ بات ہے کہ ہمزاد عامل کا سایہ ہوتا ہے۔ اس کو سنسکرت میں چاپہ پرش کہتے ہیں ہمزاد کیا کام کر سکتا ہے اس کا اوپر کیا گیا ہے۔ مگر ہم بھی اس کو صاف طور پر بیان کر دیتے ہیں۔ کہ ہمزاد کتنے درجہ کا ہوتا ہے۔ اور کیا کیا کام کر سکتا ہے۔

ہمزاد کیا ہے؟

ناظرین! کوئی کسی جن بھوت کا نام نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی دیوی دیوتا ہے۔ جس کو دھیان میں لایا جاوے۔ دراصل ہمزاد کوئی سایہ بھی نہیں۔ یہ صرف عامل کا اپنا روپ ہے جو کہ ایک لطیف جسم میں سامنے ہو جاتا ہے۔ اور طرح طرح کے کئی کام کر دیتا ہے ہر ایک چیز اسی پرماتما کی پیدا کی ہوئی ہے ہر ایک چیز میں اسی کا ہی روپ ہے جو کئی کام کر دیتا ہے۔ اسی سے جس چیز کا دھیان لگا کر سدھ کیا جاتا ہے۔ اسی سے یہ ہمزاد بھی سدھ ہو جاتا ہے۔ اور عامل کا کہا مان لیتا ہے۔

ہمزاد نہ تو خود آگ میں جل جاتا ہے۔ اور نہ پانی میں بہایا جا سکتا ہے چوٹی سے گرانے سے موت نہیں ہو سکتی۔ ہمزاد صرف ہوا لگی روپ میں بھی رہتا ہے۔ اس لئے اس کو کوئی شے ایذا نہیں پہنچا سکتی۔ خیر یہ ایک بھوت کی شکل میں تصور کیا جا سکتا ہے۔ مگر تصور باندھنے کے لئے کوئی صورت نہیں بنائی جاتی۔

ہمزاد کیا کام کر سکتا ہے

ہمزاد سب قسم کے کام کر سکتا ہے جس کام کے کرنے کسی کی بھلائی ہو یا جس کام کے کرنے سے کسی کو تکلیف نہ پہنچ سکے اور نہ ہی کسی کو دکھ پہنچ سکے۔ کام اچھی طرح سے کر سکتا ہے۔

ایک جگہ سے دوسری جگہ پر جا کر کام کرنا۔ بلکہ کسی شے کو اٹھا کر لے آنا، مینہ میں جانا، اور ایک جگہ کی خبر دوسری جگہ پہنچانا۔ غرضیکہ مشکل سے مشکل کام

بہت جلدی کر دیتا ہے۔

یہ کام ہر ایک قسم کا ہمزاد کر سکتا ہے۔ باقی اس کے علاوہ اور بھی کئی ایسے کام ہیں جو اس سے نہیں ہو سکتے۔

ہمزاد کا پوشیدہ باتوں کی خبر دینا

جب کوئی شخص عامل سے جا کر سوال کرتا ہے۔ تو عامل اپنے ہمزاد کی طرف مخاطب ہو جاتا ہے۔ اور ہمزاد اس بات کا جواب عامل کو دیتا ہے۔ لیکن حاضرین میں سے کوئی شخص ہمزاد کی آواز نہیں سن سکتا۔ صرف عامل سن سکتا ہے۔ عامل جواب پا کر سائل کو سنا دیتا ہے۔ یہ تجربہ کیا گیا ہے کہ گذشتہ واقعات بالکل درست بتاتا ہے سائل کا حسب ونسب بیان کر دیتا ہے۔ اور جو جو واقعات اس کی زندگی میں گذرے ہوتے ہیں۔ سب اس طرح بیان کرتا ہے جس طرح سائل کے ساتھ موجود رہتا ہے۔ اس تجربہ کی بنا کر کہا جا سکتا ہے۔ کہ آئندہ کے واقعات بھی درست بتا سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک میں نے غور کیا ہے بعض باتیں جن کا آئندہ وقوع بتاتا جاتا ہے۔ غلط ثابت ہوئی ہیں۔ لیکن یہ قیاس نہیں کرنا چاہیے۔ کہ سب کی سب باتیں غلط ہوتی ہیں۔ استادان فن ہذا کا قول ہے۔ کہ پچیس فیصدی باتیں غلط ہوتی ہیں۔ یا ان کے وقوع میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ مگر گذشتہ واقعات بالکل درست ہوتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آئندہ کے واقعات جو ہمیں ہمزاد کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں۔ وہ بعض اوقات اس لئے غلط ہو جاتے

ہیں۔ کہ انسانوں کی تقدیر ان کے افعال سے بدلتی رہتی ہیں۔ کیونکہ تقدیر انسان کے افعال سے پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً کسی شخص پر عذاب نازل ہونا ہو اور وہ شخص اپنے گناہوں سے تائب ہو جائے تو وہ عذاب اس شخص سے ٹل جاتا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عامل نے ایک شخص کی نسبت پیشن گوئی کی تھی کہ وہ پھانسی کی موت مرے گا لیکن چونکہ اس شخص نے اپنے زہد و اتقا کے ذریعے اپنی تقدیر کو بدل دیا تھا۔ اس لئے بروز وقوعہ اس کو ایک کانٹا گیا۔ اور پھانسی کی موت ایک کانٹا چبھ جانے سے بدل گئی۔ اور ایک شخص کی کی نسبت کہا گیا تھا۔ کہ اس کو فلاں روز خزانہ ملے گا لیکن اس شخص نے اپنی بداعمالی کی وجہ سے اس حق کو تلف کر دیا تھا اس لئے بروز وقوعہ اس کو صرف ایک پیسہ پڑا ہوا ملا۔ اور خزانہ ملنے کی تقدیر ایک پیسہ کے ملنے۔ سے تبدیل ہوگئی۔ حدیث میں ہے۔ کہ ایک دفعہ جناب خلیفہ دوئم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں جب کہ فوج ایک دامن کوہ میں پڑی ہوئی تھی۔ مرض طاعون پھوٹ پڑی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوج کو حکم دیا کہ تمام فوج پہاڑ کے اوپر چلی جائے۔ آپ کے فرمان کے مطابق فوج نے کوچ کیا اور دامن کوہ سے نکل کر پہاڑ کے اوپر آٹھیرے۔

اس پر ایک اصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔ یا امیر المومنین کیا۔ یہاں تقدیر موجود نہیں جس شخص نے مرنا ہے۔ اس کو کوئی بچا نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے اس تقدیر کو بدل دیا ہے۔ دامن کوہ کی ہوا خراب ہو چکی تھی۔ اور کچھ عجب نہ تھا۔ کہ فوج وہاں رہتی تو تقدیر ان سب کو ہلاک ڈالتی لیکن فوج کے

تازہ ہوا میں آجانے کے باعث وہ موت کی تقدیر بدل گئی۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تقدیر معلقہ، دوسری تقدیر مبرم تقدیر معلق وہ ہوتی ہے۔ جو توبہ تائب ہونے سے یا دعا اور صدقہ اور خیرات کے ذریعے ٹل جاتی ہے۔ لیکن تقدیر مبرم کسی طرح نہیں ٹل سکتی۔ اور چونکہ عموماً بہت سی تقدیریں معلق ہوتی ہیں۔ جو بباعث کسی نیک فعل کے تبدیل ہو جایا کرتی ہیں۔ اس لئے ہمزاد کی بعض باتیں جھوٹی ہو جاتی ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جو باتیں ہمزاد بتاتا ہے۔ وہ دراصل غلط نہیں ہوتیں بلکہ ان کا وقوع تقدیر معلق ہوتا ہے۔ جو ٹل جاتا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک طالب علم نے ایک بزرگ کی خدمت میں عرض کی۔ کہ امتحان سے قریباً نو ماہ پہلے مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے القا ہوا تھا۔ کہ تو امتحان سالانہ میں کامیاب ہو جائے گا۔ میرا چونکہ خدا تعالیٰ کی باتوں پر پورا یقین ہے۔ اس لئے مجھے یقین واثق ہو گیا تھا۔ کہ میں پاس ہو جاؤں گا۔ لیکن عجب بات یہ ہے۔ کہ میں سب مضامین میں فیل ہو گیا ہوں۔

بزرگ نے فرمایا کہ خدا کی باتیں درست ہوتی ہیں۔ اس نے تمہاری تقدیر معلق بنائی تھی۔ کیونکہ تم ان ایام میں بہت محنت کیا کرتے تھے۔ لیکن جب تمہیں اس تقدیر کا پتہ لگا تو کم فہمی سے اس تقدیر کو مبرم خیال کر لیا۔ اور پڑھائی چھوڑ دی۔ دن رات سوئے رہتے ہوں گے۔ کتاب کو ہاتھ نہ لگایا ہوگا کیوں درست ہے طالب علم نے کہا۔ آپ بجا فرماتے ہیں۔ واقعی جب یہ مجھے بتایا گیا تھا۔ کہ امتحان میں کامیابی ہوگی تو میں نے پڑھنا لکھنا بالکل چھوڑ دیا تھا۔ بزرگ فرمایا۔

کیا تم نے تاریخ میں نہیں پڑھا۔ کہ جنگ بدر کے دن حضرت سرور کائنات ﷺ ایک جھونپڑی میں رو رو کر دعائیں مانگ رہے تھے کہ یا الٰہی ہماری فتح ہو اور دشمن حق تباہ و برباد ہو جائے۔ اس دفعہ ایک صحابیؓ نے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ ﷺ اس قدر رونے اور دعاؤں کی کیا ضرورت ہے۔

جبکہ خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہوا ہے۔ کہ اس جنگ میں ہماری فتح ہوگی۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ غالب علیٰ امر ہے یعنی خدا تعالیٰ اپنے حکم پر بھی غالب ہے۔ وہ اگر چاہے تو اپنے حکم کو تبدیل کر دے۔ پس ثابت ہوا کہ تقدیریں بدلتی رہتی ہیں۔ یا ان کے وقوع میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

اس لئے آئندہ کے واقعات کی نسبت پیش گوئیاں عموماً غلط ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے عوام الناس کے اعتقاد میں فرق پایا جاتا ہے۔ اور وہ اسے جھوٹ یا جعل سازی قرار دیتے ہیں۔ اور تامل نہیں کرتے۔ اور اپنی رائے دیتے ہیں۔ یہ محض ان کی کمی فہمی ہے۔ ورنہ اگر وہ اس امر کے متعلق غور کریں۔ تو بہت جلد ان کی سمجھ میں آجائے۔ اس لئے یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ کہ اگر ہمزاد کی پیش گوئی کسی وقت غلط بھی ہو جائے تو اس پر تعجب نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ اس امر کے لئے تقدیر بدل گئی ہے۔

ہمزاد کے ذریعے تعلیم حاصل کرنا

بعض ہمزاد بڑے عالم ہوتے ہیں۔اور وہ فلسفہ ماہیت۔نجوم۔رمل۔ سائنس۔طب وغیرہ علوم کے ماہر ہوتے ہیں۔ایک منجم نے مجھ سے ذکر کیا تھا۔ کہ ایک چھوٹی سی کتاب جس کا حجم چالیس صفحے ہے۔(افسوس کہ مجھے اس کا نام یاد نہیں رہا) بہت پرانے زمانے کی لکھی ہوئی ہے۔وہ کسی شخص سے حل نہیں ہوتی تھی۔میں اس کے لئے دور دراز ملک میں پھرتا رہا۔حتی کہ قابل اور بخارا تک بھی ہو آیا۔کسی شخص سے وہ حل نہ ہو سکی۔مشہور مشہور منجمین جن کا شہرہ چار دانگ عالم میں بج رہا تھا۔ان کے پاس گیا۔مگر افسوس کہ ہمیشہ ناکام رہا۔ایک روز اتفاق سے ایک مسجد کے ملاں سے ایک بات کا تذکرہ ہوا۔جنہوں نے کتاب ہاتھ میں لی۔اور ناخن پر ساری کتاب حل کر دی۔

میں اس کی قابلیت پر سخت حیران ہوا۔لیکن بعد ازاں مجھے معلوم ہوا۔ کہ اس کے پاس ہمزاد مسخر ہے وہ اس قسم کے مشکل مسائل اس سے حل کرایا کرتا ہے سو واضح ہو۔کہ وہ عامل نہایت خوش قسمت ہے۔جس کا ہمزاد عالم ہو۔کیونکہ بعض اشخاص کے ہمزاد سخت جاہل ہوتے ہیں۔بعض ان میں سے غصہ ور۔کینہ پرور۔حاسد اور رشک کرنے والے ہوتے ہیں۔جو بات بات پر ناراض ہو جایا

کرتے ہیں۔ ایسے ہمزاد سے عامل کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور کبھی نہ کبھی نقصان عظیم واقعہ ہوتا ہے۔ عامل پر لازم ہے۔ کہ جب ہمزاد کی خصلت سے واقف ہو جائے۔ تو حکمت عملی سے کام لیا کرے۔

ہمزاد کے ذریعے ہوا پر اڑنا

جب کسی عامل کے پاس ہمزاد مسخر ہو جائے۔ تو وہ اس سے عجیب عجیب کام لے سکتا ہے۔ جو عامل خود بخود تجربہ کر سکتا ہے۔ ان کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ لیکن بعض ایسی باتیں ہیں۔ جن کا عامل کو شاید کبھی خیال نہیں آتا۔ کہ اس کے ہمزاد میں کیا خاصیتیں ہیں۔ میں نے متواتر اس بات کا ذکر کیا ہے۔ کہ عامل کو نہایت ایمانداری سے کام لینا چاہیے۔ ورنہ خطرہ عظیم ہے۔

خدا تعالیٰ جو زمین و آسمان کا مالک ہے۔ اور ہر ایک طاقت جس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ وہ خوب دیکھتا ہے۔ اور جانتا ہے کہ جو لوگ شرارت کرتے ہیں۔ اور بدی کے میدان میں قدم مارتے ہیں۔ ان کو کسی نہ کسی وقت ایسی گرفت کرتا ہے۔ کہ عذاب جہنم کا نمونہ دکھا دیتا ہے۔ اس لئے لازم ہے۔ کہ ہر وقت خوف خدا دل میں مدنظر رکھنا چاہیے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ ہمزاد سے ناجائز کام لیتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص کو دیکھا ہے۔ کہ وہ ساری مجلس کا کھانا کھا گیا تھا۔ یہ دراصل شیطانی کام ہیں۔ ان سے احتراز کرنا لازم ہے۔ ہوا معلق ہونا بھی اگر کسی کھیل یا تماشے کے لئے ہو۔ تو ناجائز ہے۔ لیکن جب کسی

دینی شوکت یا کسی مخالف پر رعب ڈالنا ہو تو ایسا کرنا جائز ہوسکتا ہے لیکن خیال رہے کہ اپنے ہمزاد پر کامل بھروسہ کرنا بھی لازم نہیں ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہوا پر معلق کرتے ہوئے وہ زمین پر ٹپک دے۔ جس سے عامل کی جان ہی جائے۔ اس لئے یہ کام کسی خاص ضرورت کے وقت کیا جاتا ہے۔ جب کسی مقام پر جان کا خطرہ ہو جائے یا غنیم کی فوج کو دور سے دیکھنے کی ضرورت ہو۔ سوائے اس کے ایسے خوف و وہم کے کام نہیں کرنے چاہیں۔ اور علاوہ اس کے یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر ایک شخص کے ہمزاد میں خاصیت موجود ہو۔ بعض ہمزاد صرف ایک ہی قسم کے کام کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ کام کرنے کی طاقت ان میں نہیں ہوتی۔ مثلاً بعض ہمزاد سے صرف غیب کی اخبار بیان کرتے ہیں۔ کہ گھر کے کام کاج میں مدد دیں۔ بازار سے سودا خرید کر لا دیں۔ یا باورچی کی خدمات بجا لا دیں۔ لیکن بعض بڑے زبردست کام کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ بڑی بڑی وزنی اشیاء اٹھا کر لے آتے ہیں۔ جن کو دس آدمی مل کر بھی اٹھا نہیں سکتے۔ بعض ہرٹ چلانے کے کام میں مشتاق ہوتے ہیں۔ اور بخوشی اس کام کو کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ جب کوئی کام ان کو بتایا جاتا ہے۔ تو وہ ناک بھون چڑھاتے ہیں۔ خیال رہے کہ ہمزاد کو جو کام بتایا جاوے۔ وہ اس کے کرنے کے لئے تیار تو ضرور ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ عامل کی تسخیر میں ہوتے ہیں۔ لیکن عامل سے دل میں ناراض ہو جاتے ہیں اور جب کبھی وقت آتا ہے۔ اس کا بدلہ عامل سے ضرور لے لیتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے دہلی کے ملاں صاحب کا ذکر ہو چکا ہے۔ کہ وہ

ہمزاد سے خلاف اصول ایک شہزادی کو منگوایا کرتے تھے۔ اس کے آخری نتیجہ سے ناظرین آگاہ ہوئے ہونگے۔ اس لئے ناجائز کاموں اور ان کاموں کی جن سے ہمزاد ناراض ہو۔ قطعاً ممانعت ہے۔

ہمزاد کے ذریعے سمندر میں تیرنا

عموماً ہمزاد بڑے تیراک ہوتے ہیں۔ وہ عامل کو اپنے ساتھ تیرانے میں بخوشی حصہ لیتے ہیں۔ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کئی بار ہمزاد کے ذریعے دریا میں تیرتے اور اپنے ہمراہوں سے سبقت لے جایا کرتے تھے۔ حلانکہ ان کو تیرنا بالکل نہیں آتا تھا۔ بلکہ علاوہ دریاؤں اور تالابوں کے سمندر میں تیرنے لگتے تھے۔ جہاں پانی کی شکل دیکھ کر بڑے بڑے تیراک گھبرا جاتے ہیں۔

لیکن وہ بلاخوف کود پڑتے تھے۔ اور دیر تک غوطہ زن رہا کرتے تھے۔ اور پروفیسر مکینلی صاحب کا قصہ تو مشہور ہے کہ وہ کئی دن تک سمندر میں رہے۔ اور ہمزاد کی مدد سے کنارے پر آئے۔ ان کا ہمزاد ایسا قابل تھا کہ وقت پر خوراک وغیرہ کا بھی انتظام کر دیا کرتا تھا۔ اور جس طرح اس سے ہوسکا۔ وہ لے کر کنارے پر پہنچ ہی گئے۔

ہمزاد کے ذریعے پہاڑونکی سیر

عامل کی جب استعداد کامل ہو جائے تو مشکل امر نہیں عامل ہمزاد کی مدد سے ان پر خطر گھاٹیوں پر جہاں انسان کا گذر مشکل ہوسکتا ہے سیر کرتا پھرے۔ اور جہاں آدمی برسوں سفر کرنے کے بعد بھی نہیں پہنچ سکتا ہمزاد اس کو چند دنوں میں پہنچا دے۔ اور جہاں انسان کا گذر بھی نہیں ہوا۔ وہاں ہمزاد پہنچ جائے۔ بھگت سروپ صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ میں نے کوہ ہمالیہ کی چوٹیوں کی سیر ہمزاد کے ذریعے ہی کی تھی۔ راہ میں جب کوئی دشوار گذار گھاٹی آتی ہے۔ تو ہمزاد میرا ہاتھ پکڑ کر چڑھا دیتا تھا۔ اور تین چار روز کے عرصہ میں ہی میری سیر ختم ہوگئی تھی۔ لیکن اگر کوئی شخص ان چوٹیوں پر چڑھنا چاہے تو مہینوں کے سفر پر بھی نہیں پہنچ سکتا اور بعض چوٹیاں تو ایسی ہیں۔ جہاں کبھی انسان کا قدم بھی نہیں پہنچا۔ ان پر ہر وقت برف جمی رہتی ہے۔ جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ ہمزاد ایک چیز میرے لئے مہیا کر دیتا تھا۔ کھانے پینے کی چیزوں کے علاوہ کپڑوں کی ضرورت ہو یا آگ کا لانا ضروری ہو۔ تو ہمزاد فوراً حاضر کرتا تھا۔

ہمزاد کے ذریعے درندوں کا مقابلہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ جنگل میں بھگت سروپ رہا تھا۔ کہ ایک خوفناک گرج اس کے کانوں میں آئی۔ تھوڑی دور چل کر معلوم ہوا۔ کہ شیر دھاڑ رہا ہے۔ بھگت سروپ آگے چلا گیا۔ کیونکہ وہ بے خوف تھا۔ اس کو اپنے ہمزاد پر کامل

بھروسہ تھا۔ کہ وہ شیر کو مار ڈالے گا۔ شیر کی جونہی نظر اس پر پڑی۔ وہ حملہ آور ہوا بھگت سروپ نے اپنے ہمزاد کو حکمید یا۔ کہ اس کو پکڑے ابھی شیر اس کے پاس پہنچا نہ تھا۔ کہ ہمزاد نے اس کو ایسا دھپڑ مارا کہ شیر زمین پر بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ تھوڑی دیر ہمزاد چپ رہا۔ یہاں تک کہ شیر کو ہوش آیا اروہ بھاگ اٹھا۔ لیکنا ہمزاد نے پچھلی ٹانگیں پکڑ لیں۔ اور زور سے ایسا گھمایا۔ کہ شیر کے ہوش وحواس خطا ہو گئے۔ پھر اس کو زمین پر دے مارا۔ عامل نے ایک چھرا جو اس کی کمر میں بندھا تھا۔ نکال کر ہمزاد کی طرف پھینکا۔ ہمزاد نے چھرا لے کر شیر کا پیٹ چاک کر دیا۔ عامل اسی طرح ہر ایک دشمن کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ لیکن لازم ہے۔ کہ بیگناہ کسی کو تکلیف دینا۔ تو کسی مذہب اور قانون میں جائز نہیں۔ اگر کسی کو ناحق تکلیف دی جائے گی۔ تو اس کی جزاء خدا کے ہاتھ ہے جو بڑا زبردست بدلہ لینے والا ہے۔

ہمزاد کا کام

جس طرح کا عامل ہوگا۔ ہمزاد بھی اسی طرح کا ہوگا۔ اگر ہمزاد میں وصف اچھے پیدا کر کے اس سے اچھے کام کرانے ہوں تو اول اسکے عامل میں ویسے ہی وصف پیدا کرنے چاہیں۔ پھر اس سے سب اقسام کے کام کرائے جا سکتے ہیں ہمزاد کا عامل جتنی طاقت والا ہوگا۔ اس کا ہمزاد بھی اسکے مطابق ہی کام کرنے والا ہوگا۔ ہر ایک ہمزاد علیحدہ علیحدہ طاقت رکھتا ہے اور اسی کے مطابق ہی اعلیٰ ادنیٰ درجہ کا کام کر سکتا ہے۔

۱۔ ہمزاد میں سب سے عمدہ خوبی یا وصف یہ ہوتا ہے کہ وہ جس کام کو کرنے لگ جاتا ہے اس کو ختم کئے نہیں چھوڑتا، خواہ کتنا ہی مشکل وسخت کیوں نہ ہو۔ ہر ایک سخت سے سخت کام چند منٹوں میں مکمل کر دیتا ہے۔

۲۔ ہوا میں اڑ کر جانا اور دور دراز مقامات کی خبر لانا۔

۳۔ لاکھوں کوسوں کے فاصلہ پر پڑی ہوئی شے کو لا کر حاضر کرنا۔

۴۔ عامل کے حکم کی تعمیل کرنا۔ اور ان میں سے برے کام نہ کرنا۔

۵۔ سمندر کے پار کی خبر لا کر دینا۔

۶۔ بے موسم کی چیزیں اور پھل وغیرہ لا کر دینا۔

۷۔ عامل کے حکم کے مطابق دو مردوں یا عاشق و معشوق کے درمیان جھگڑا ڈالوا دینا۔ لڑائی کروا دینا یا صلح کروا دینا وغیرہ وغیرہ سب قسم کے کام کر سکتا ہے؟

دوسرے درجہ کے ہمزاد کے کام!

دوسرے درجہ کے ہمزاد میں ذیل کے اوصاف پائے جاتے ہیں

۱۔ ہر ایک جگہ کی خبر لا کر دینا۔ اور اسکے واقعہ سے ظاہر کرنا۔

۲۔ معمولی اور جھوٹی قسم کی شے لا کر دینا۔ جو کو بہت وزنی نہ ہو۔

۳۔ ہر ایک جگہ کی تصاویر اتروا کر منگوانا۔ یا کسی شے کا نقشہ یا خاکہ کھنچوا کر منگوانا۔

۴۔ بغیر کسی حیل وحجت کے عامل کی شے کو اٹھا کر مقررہ جگہ پر پہنچا دینا۔

تیسری قسم کے ہمزاد کے اوصاف

تیسری قسم کے ہمزاد میں مندرجہ ذیل امور کے متعلق واقفیت پہنچانے کے اوصاف ہیں۔

۱۔ عامل کو ہر ایک قسم کی خبر خواہ وہ نیک ہو یا بد۔ اس کے متعلق اطلاع بہم پہنچانا۔

۲۔ جس مطلب کے لئے ہمزاد کو بلایا جاوے فوراً حاضر ہو کر اس کے متعلق خبر دینا۔ اور پھر کام کر دینا۔

۳۔ عامل کو جس کے نشان پتہ نام کی ضرورت ہو اس کو اس سے مطلع کرنا جس میں کسی قسم کی غلطی نہ ہوگی۔ ہر ایک قسم کی واقفیت پہنچانا ضروری ہے۔

۴۔ سبق یاد کرانا جس کتاب کے متعلق حکم کیا جاوے اس کے صفحہ کے صفحہ جب تک عامل حکم نہ دے، سناتے جانا۔

۵۔ گم شدہ شے کا پتہ بتانا۔

۶۔ بزرگوں کے حالات سے واقف کرنا۔ اور دیگر کئی اقسام کے حالات سے واقف کرنا وغیرہ وغیرہ سب کام کر دیتا ہے۔

۷۔ دفینہ کا پتہ چلانا۔

۸۔ مہلک سے مہلک مرض کا علاج بتانا۔

۹۔ کئی برسوں کے پرانے واقعات کی تصدیق کرانا یا اس کے حالات سے واقف کرانا۔

۱۰۔ ہر ایک قسم کے کام کرنے پر آمادہ ہو جانا۔ یہ سب اوصاف ہمزاد میں پائے جاتے ہیں۔

ہمزاد سے کیا کیا نقصانات ہو سکتے ہیں

یہ امر لازمی ہے کہ دنیا میں جس ایک شے سے اتنے فوائد ہوں۔ اس سے کوئی نہ کوئی نقصان ہونے کا احتمال بھی ضروری ہے۔ اس لئے اب ہم آپ کو ہمزاد سے جو جو نقصانات ہو سکتے ہیں ان سے آگاہ کرتے ہیں۔ دنیا میں جو شے فائدہ مند ہے۔ اس میں کوئی نہ کوئی نقصان دہ کام بھی ضرور ہو جاتے ہیں بعض اوقات ایسا ہو جاتا ہے کہ عامل نے اس سے برا کام کرنے کو کہا اور اس کو جھٹ غصہ آ گیا۔ اور اس نے اس کو مار دیا۔

کئی دفعہ ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ ہمزاد کسی بات کا بھید اپنے پاس خفیہ رکھتا ہے۔ عامل اس خفیہ راز کو جاننا چاہتا ہے اس حالت میں ہمزاد اس پر ناراض ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ ناراضگی میں وہ عامل کا کام تمام کر دے۔ اس لئے ایسی حالتوں میں ہمزاد سے ناراضگی والا کام نہ لے۔

ہمزاد کی اصلی نقصان دہ حالتیں

ہمزاد کی تین حالتیں بری ہیں۔ جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اب ہم آپ کو انکی اصلی حالتوں اور بھید کا حال بتاتے ہیں۔ اول درجہ کا ہمزاد ہر وقت ہی اپنے عامل کو ستاتا رہتا ہے۔ اور ایک منٹ بھی آرام سے نہیں بیٹھنے دیتا۔ کیونکہ ہمزاد اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے۔ وہ عامل کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عامل عاشق اور ہمزاد معشوق ہوتا ہے۔ مگر ہمزاد خود عاشق اور عامل کو معشوق تصور کر لیتا ہے۔ اسی وجہ سے ہمزاد اس کو اپنے پاس سے جدا نہیں ہونے دیتا۔

اس قسم کے ہمزاد کو سدھ کر لینے پر عامل کے لئے لازمی ہے کہ وہ ہمزاد کو ایسی جگہ پر رکھے جس سے وہ عامل کو تکلیف نہ دے سکے اس درجہ کا ہمزاد عامل کے ساتھ ہر وقت رہتا ہے۔ اور طرح طرح کی نعمتیں لا کر دیتا ہے جس سے عامل کو بہت سکھ حاصل ہوتا ہے۔

دوسرے درجہ کا ہمزاد عامل کے زیر رہتا ہے۔ اور عامل کی ہر وقت اطاعت مان لیتا ہے۔ مگر دل میں یہ خیال رکھتا ہے کہ کوئی موقعہ ملے تو عامل کو تکلیف دوں۔ اس لئے اس درجہ کے ہمزاد کے عامل کو چاہیے۔ کہ اس سے ایسا کوئی کام نہ کرائے جس سے وہ اس کو تکلیف دے سکے۔ اور ہر وقت پاک رہنے کی کوشش کرے۔ اس درجہ کے عامل کو پانی اپنے ساتھ رکھنا چاہیے۔

تیسرے درجہ کا ہمزاد اگر عامل نے ہمزاد کو تسخیر کرتے وقت کسی قسم کا

وعدہ نہ کیا ہو اور نہ ہی اس سے صلح رکھنے کا وعدہ کیا ہو۔ تو اس حالت میں عامل کو ہر وقت تکلیف ہی رہتی ہے۔ عامل کو طرح طرح کے خوف دکھاتا رہتا ہے اس درجہ کے عامل کے دل میں کئی قسم کے ڈر خوف لگے رہتے ہیں۔ ہر ایک آدمی سے اس کو خوف وخطیر رہتا ہے۔ ہر وقت طوفان مصائب اس کے منڈلاتے رہتے ہیں جس کسی سے بات کرنے لگتا ہے۔ تو اس کو خوف ہی آتا رہتا ہے۔ یہ باتیں تیسرے درجہ کے ہمزاد میں پائی جاتی ہے۔

یہ متذکرہ بالا سب نقائص اسی درجہ کے ہمزاد میں پائے جاتے ہیں۔ یہ سب دور بھی ہو سکتے ہیں۔ طریقے آگے لکھے جائیں گے۔

ہمزاد کی اصلی خرابیوں کو دور کرنیکا طریقہ

متذکرہ بالا خرابیاں دور بھی ہو سکتی ہیں کیونکہ دنیا میں کوئی بھی ایسی بات یا مرض نہیں جسکا علاج نہ ہو۔ اسی طرح یہ خرابیاں بھی دور ہو سکتی ہیں۔ ہر ایک خرابی کا علاج باقاعدہ بنا ہوا ہے۔ اگر اس علاج کو سوچ سمجھ کر کیا جاوے تو جلد ہی مرض رفع ہو جاتی ہے۔ اب ہم آپ کو انکے علاج بتاتے ہیں۔

اول درجہ کے ہمزاد میں تنگ کرنے کی عادت پڑ گئی ہو تو اس کو تسخیر کے وقت اس سے اس بات کا اقرار کر لینا چاہیے۔ تاکہ وہ تنگ نہ کرے۔ اگر کسی وجہ سے اقرار نہ کیا گیا ہو تو اس صورت میں اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہمزاد جس وقت سامنے آکر تنگ کرے اس وقت کوئی بہت ہی باریک شے کسی دوسری

چیز میں ملا کر الگ کرنے کو کہہ دیں۔ یا اس کو سمندر سے پار بھیج دیں اور کوئی شے اس سے منگوا دیں۔ اگر کوئی کام نہ ہو تو اس حالت میں تل اور چاول ملا کر رکھ دیں یا کنگنی، باجرہ اور چاول آرد وغیرہ اس کے آگے ڈھیر کر دیں۔ اور اس کو کہہ دیویں کہ آرام سے بیٹھ جاؤ اور ہر ایک شے الگ کر دو۔

بعض اوقات متذکرہ بالا طریقہ سے ہمزاد تنگ آ کر غصہ سے بھر جاتا ہے۔ اس لئے ایسی سخت محنت یا سزا دنہ دینی چاہیے۔ بلکہ اس کو اپنے سامنے بٹھا کر کہہ دیں کہ قرآن مجید یا کوئی دوسری کتاب پڑھ کر سناوے اگر یہ نہ ہو سکے تو اسکو کہہ دیں کہ تسبیح پکڑ کر بیٹھ جاؤ اور ورد کرو یا قرآن مجید کی کوئی آیت حفظ کر کے اسکو پڑھتا جاؤے۔ اور اسکا جو ثواب ہو وہ اپنے عامل کو دیدے اس سے دونوں کا بھلا ہو جائیگا۔

بعض اوقات ایسے ہمزاد کو تکلیف پہنچانے کے لئے ایک بانس گاڑ دیتے ہیں اور اس پر چڑھنا اترنا سکھا دیتے ہیں۔ اس سے وہ سارا دن اپنے کام میں لگا رہتا ہے۔ اور عامل کو تکلیف نہیں دیتا۔ اس طریقہ سے عامل ہمزاد کو قابو میں رکھ سکتا ہے۔

موت کا وقت اور عامل

اس دنیا میں ہر ایک چیز کی موت ہو جاتی ہے۔ جس چیز کی موت کا وقت آ جاتا ہے وہ چیز مر جاتی ہے مثلاً درخت کی موت آنے پر درخت آلٹ کر گر پڑتا

ہے اور پھل کی متو آنے پر وہ گر پڑتا ہے۔ اور پھر جب آدمی کی موت آتی ہے۔ تو اسکو اپنے سب کئے کام آنکھوں کے سامنے سے سنیما کا نظارہ بن کر گزر جاتے ہیں۔ اور سب کا نقشہ آگے بن کر پھسل جاتا ہے۔ چونکہ ہمزاد کا عامل کیساتھ گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے اسکی جان ہمزاد کے موجود ہونے پر بڑی مشکل سے قفس عنصری سے باہر ہوتی ہے اور کسی وقت ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ کہ عامل کو ہمزاد بہت تکلیف پہنچاتا ہے عامل کی موت کا نظارہ اگر ایک دفعہ کرلیا ہو تو پھر دوسرا آدمی اس کام کو کرنے کے لئے ہرگز تیار نہ ہوگا۔

ہر ایک عامل کے لئے ضروری ہے کہ موت سے پیشتر ہی ہوش وحواس قائم رکھتے ہوئے اپنے ہمزاد کو رخصت دیدے اور اس سے معافی طلب کرے تا کہ وہ پھر اس کو یا اس کی لاش کو تکلیف نہ پہنچا سکے اسکا طریقہ یہ ہے کہ عامل اپنی زندگی میں ہمزاد سے کام لے اور جب عمر پچاس سال سے اوپر ہو جائے تو اپنے ہمزاد کو رخصت دیکر خود یاد الٰہی میں لگ جاؤے تا کہ پہلی عمر کے کئے ہوئے گناہ بخشوائے۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر اس حالت میں جبکہ موت نزدیک آجائے فوراً اپنے ہمزاد کو یاد کرے اور اپنے سامنے بٹھا کر اس کو کہدے کہ میں آج سے لیکر آپ کو کبھی تکلیف نہ دوں گا۔ اب اپنے دن خوشی سے خدا کی یاد میں گزارو اور خوب مزے کرو۔ ایسا کام ہر ایک عامل کو کرنا چاہیے۔ اور اگر ہمزاد کو رخصت نہ دی گئی۔ اور عامل کو یکدم ہی موت واقع ہو جائے یا ہارٹ فیل ہو جائے۔ اس حالت میں جو عامل کو تکلیف ہوگی وہ خود اٹھائے اور اپنے کئے کی سزا بھگتے۔

عامل نے ہمزاد کو رخصت نہیں دی اور اسکی حالت خراب ہو رہی ہے تو اس حالت میں ہمزاد اپنے عامل کو کئی طرح کی اذتیں پہنچانا ہے۔ اگر عامل نے اپنے ہمزاد سے برے کام کرائے ہوں یا اسکو بیجا تکلیف دی ہو تو اس حالت میں ہمزاد اپنے عامل کے منہ میں پاخانہ ڈال دیتے ہیں اور اسکی لاش کیساتھ اتنا برا سلوک کرتے ہیں جنکو دیکھ کر عبرت حاصل ہوتی ہے۔ بعض اوقات تو ایسی حالت ہوتی ہے۔ کہ اس کا سارا جسم ہی ناپاک کیا ہوتا ہے۔ اس لئے ہر حالت میں ہمزاد سے علیحدہ ہی رہنا چاہیے۔ اور پھر اس سے برا سلوک نہ کرنا چاہیے۔

سوامی ٹھاکر کنٹھ جی جو کہ بڑے بھاری عالم اور جوتشی تھے آپنے بھوت پریت ہمزاد کو بھی سدھ کیا ہوا تھا اسکے ذریعہ آپ بیٹھے بیٹھے ہی باتوں کا جواب دیا کرتے تھے عام لوگوں میں یہ مشہور تھا کہ آپ نے کرن بخشا جینی مکیھنی سدھ کی ہوئی ہے جس سے وہ دور دراز کی خبر ایک منٹ سے ٹھیک بتا دیا کرتے تھے۔ وہ سب کام اسی علم کے ذریعہ کیا کرتے تھے انہوں نے اپنی زندگی میں بے شمار کرتب کر کے دکھلائے۔

لاہور شہر دریائے راوی کے کنارے پر ایک درگا جی کا مندر بنایا تھا۔ اس میں بہت سی ایسی غاریں بنا رکھی تھیں، جہاں پر کوئی عامل بیٹھ کر دیوی دیوتا کو بلا تکلف سدھ کر سکے۔ اس مندر میں ایک بڑی عجیب بات یہ تھی کہ عین درمیان میں ایک تالاب پانی کا بھرا ہوا تھا۔ اس تالاب میں پانی نیچے سے آتا تھا اوپر والی منزل میں ایک ڈھینگلی لگی ہوئی تھی جس کے ذریعہ اوپر والی منزل میں کھڑے

ہوتے ہی پانی باہر نکل آتا تھا۔ اس مندر کی شکل تکون شیر دہان تھی۔ عام روایت مشہور ہے کہ شیر دہان مکان یا مندر بنانے والے کو کھا جاتا ہے یعنی اسکا بنانیوالا چند یوم کے اندر ہی اندر صاف ہو جاتا ہے۔ جوتشی جی نے بڑی محنت سے مندر والی جگہ مہارجہ جموں سے حاصل کی تھی۔ خیر آپ نے تین سال محنت کر کے مندر تیار کیا تھا۔ ایک سب سے بڑی غفا جس کو بھیرو غفا کہتے تھے۔ وہ غفا اسی تالاب کے نیچے تھی۔ ماہ جیٹھ، ہاڑ یعنی اپریل، مئی، جون کے مہینہ میں جو شخص اس غفا میں داخل ہو جاتا۔ اس کو دو منٹ کے بعد سردی لگنی شروع ہو جاتی تھی۔ کوئی شخص بغیر آگ کی مدد کے اس میں دس منٹ نہ ٹھہر سکتا تھا۔ میں نے اس غفا میں چند گھنٹے بیٹھ کر جپ کیا۔

1909ء میں یہ مندر تیار ہو گیا۔ اب اسکی چٹھ کرنے کے لئے شری گورو جی نے تیاری کی۔ انہوں نے اپنے چیلوں کو دعوت دی اور بڑا بھاری یگیہ کیا گیا یگیہ سماپت ہو جانے پر لوگ اپنے اشٹ سادھن کے لئے آ پہنچے۔

خیر 1917ء تک یہ جگہ بارونق رہی۔ ایک دن میں کہیں باہر جانے کو تیار ہوا۔ شری گورو جی میرے پاس ہی رہا کرتے تھے۔ میں نے ان کو پرنام کی اور باہر جانیکی اجازت مانگی، آپ نے فرمایا کہ میری موت جلدی کیسی روز ہو جائیگی اور تم یہاں نہ ہوئے تو میری کرم کریا کون کریگا۔ میں نے پارتھنا کی کہ آپ کے بڑے پریمی پنڈت بھگت رام سب کام کر دینگے۔ مگر آپ نے فرمایا کہ میری دا لگتھی جو ہوگی وہ آپ کس طرح دیکھیں گے میں نے کہا بھگوان جو

کچھ ہونا ہے اسکا مجھے پہلے ہی پتہ ہے۔ باقی جو حالت ہوگی اسکو میرے بھائی خود دیکھ لیں گے۔

چنانچہ میں چلا گیا۔ میں ابھی گاؤں پہنچا ہی تھا کہ گورجی کے مرنے کی اطلاع بذریعہ تار آئی سارے گاؤں میں ہل چل پڑ گئی۔ چونکہ اس گاؤں کے سب لوگ نہیں جانتے تھے میں فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر آ گیا۔ لاہور پہنچا، گورو جی کی لاش کو دیکھا جو کچھ بری حالت انکی لاش کی ہوئی تھی۔ بیان نہیں کی جاتی۔

میں نے آپکی کو زندگی میں دریافت کیا تھا کہ بھگوان آپ مندرو جائیداد کا کوئی ٹرسٹ مقرر کر جائیں۔ جس میں پیچھے کوئی جھگڑا نہ ہو اور کام باضابطہ چلتا رہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب بھوتوں ہی کی مایا ہے میری موت کے بعد کچھ بھی نہ رہے گا چنانچہ نہیں ہوا کہ مندر کی حالت ایک ماہ میں ایسی ہوگئی۔ کہ اس کے اندر سانپ بچھوؤں نے گھر بنائے۔ اور آہستہ آہستہ دو تین ماہ میں سب جگہ گر گئی۔

خیر اس جگہ پر برسوں پاٹھ کئے گئے اور از سر نو تعمیر کرا کر شری درگاہ جی کا مندر بنایا گیا۔ آجکل مندر کا نام چنت پورنی مہارانی کا مندر ہے۔ اب اس جگہ پر اسی گورو مہاراج کی یادگار میں سال کے سال بڑا بھاری میلہ لگتا ہے میلہ ساون شدھی اشٹمی کو لگتا ہے اب اس مندر کی دیکھ بھال سناتن دھرم سبھا کے سپرد ہے۔

خیر میں آپکو کو صرف اتنا ہی بتانا چاہتا ہوں کہ اس کام کے کرنے والے کے پیچھے حالات بہت خراب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس کام کو سوچ سمجھ کر ہاتھ

ڈالنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص اسکے قواعد کے مطابق چلے گا تو پھر کوئی ہرج نہ ہوگا۔

اگر ہمزاد معمولی درجہ کا ہے یعنی اس میں بالکل معمولی طاقت ہے تو اس صورت میں ہمزاد کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کرنا چاہیے اگر اس کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا جائیگا۔ تو وہ بھی تنگ کریگا۔ بہتر تو یہی ہے۔ کہ ہمزاد جب تنگ کرنے لگے تو فوراً ہی خدا کا ذکر کرنا شروع کردے یا ذیل کا منتر شروع کرنا چاہیے۔

ارنگ تمونگ بھگوے واشد یوائے یا اوم نمہ شوائے

اس منتر کا جب ہمزاد سے کرائے۔ اگر ہمزاد سے پر اثر کوئی ہو گیا ہو تو اس حالت میں بھی اس منتر کے جپ کرانے یا کرنے سے سب قسم کی تکلیفیں دور ہو جائینگی۔

اگر کوئی جسمانی تکلیف ہوگئی ہو تو اس حالت میں۔ انگ پونا ستائے نمر ،اس کا پچیس ہار جپ کرنے سے سب اقسام کی تکالیف و دکھ دور ہو جاتے ہیں۔ اس منتر کا جپ کرنے سے سب قسم کے بھوت پریت دور جاتے ہیں۔ اور عامل کو کوئی تکلیف نہ ہوتی۔ اگر ہو بھی تو جلد ہی دفع ہو جاتی ہے بعض اوقات یہ حالت ہو جاتی ہے کہ عامل کو کوئی مرض لگ جاتی ہے۔ اس حالت میں بھی اوپر لکھے ہوئے منتر کا پاٹھ کرنے سے سب روگ دور جاتے ہیں۔ اگر روپیہ کی تنگی بھی رفع ہو جاتی ہے۔

ہمزاد کو سدھ کر لینے پر کیا ہو سکتا ہے

جب عامل ہمزاد کو سدھ کرنے کی پرتگیا کرتا ہے۔ اسی دن سے اس کو کوئی نہ کوئی تکلیف ہونی شروع ہو جاتی ہے چونکہ پہلے درجہ پر عامل کو ایک نہ ایک تکلیف ضرور ہوتی ہے۔ کئی حالات میں عامل کو از حد تنگی ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں ایک پائی بھی نہیں رہتی۔ کئی حالات میں اولاد کی تکلیف بڑھ جاتی ہے ۔ اکثر حالات میں عورتیں مر جاتی ہیں۔ انہیں وجوہات کو مدنظر رکھ کر بزرگوں نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے۔ کہ عامل ہمزاد وہ ہونا چاہیے۔ جو تارک الدنیا ہو یا وہ گرہست سے صاف ہو یا اس کے گھر اولاد نہ ہو ایسا آدمی ہی اس کام کے کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

اگر عامل کو متذکرہ بالا شے میں سے کسی ایک کی بھی تنگی ہو تو اسکی چاہیے کہ خدا کی حمد و ثناء کرے یا اوپر لکھے میں سے ایک منتر جپ کرے۔ اور ایک لاکھ جپ کرنے سے سب اقسام کی تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ اگر اولاد کے متعلق کوئی تکلیف ہو تو شری لکھشمی دیوی کا بھجن کرنا چاہیے۔ اس سے روپیہ کی تنگی دور ہو جائے گی۔

عامل کے لئے خاص اور ضروری ہدایات

جو حضرات ہمزاد کو سدھ کرنا چاہیں۔ ان کو عامل کہتے ہیں عامل کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات ضروری ہیں۔ ان ہدایات کے مطابق عمل کرنے سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔

ا۔ عامل کو ہر ایک طرح پاک صاف رہنا چاہیے۔ اس کے جسم میں کسی قسم کی بدبو نہ آتی ہو۔ اور نہ ہی کسی قسم کا زخم ہو اور نہ ہی اس کی شکل ڈراؤنی ہو۔ یعنی اس کو دیکھ کر دل میں خوشی مسرت اور مستی پیدا ہو۔ بال وغیرہ نہایت صاف ستھرے ہو۔ کسی قسم کی بدبو نہ آتی ہو۔ اگر بدبو آتی ہو تو اس کو رفع کیا جائے دانتوں پر میل نہ ہو بدن کے کسی حصہ پر کوئی زخم یا کوئی بری صورت نہ ہو۔

عامل کسی مرض مہلک میں مبتلا نہ ہو۔ اور نہ کسی قسم کی عادت بد ہو۔ جوا، شراب گوشت خوری سے پرہیز کرتا ہو۔

متذکرہ بالا اوصاف ہو جانے پر بہت جلدی ہمزاد کو قابو کرنے والا عامل ہوگا۔

ہمزاد کو اپنے ماتحت کرنے کے لئے ذیل کی باتوں سے نجات حاصل کرنی لازمی ہے

اگر کوئی آدمی اپنے ہمزاد کو اپنے قابو میں رکھنا چاہتا ہے تو اسکو لازم ہے

کہ نیچے لکھی ہوئی باتوں پر کاربند رہے۔

۱۔ جس آدمی کو آنکھوں سے کم دکھائی دے گا۔ اس کو ہمزاد قابو کرنے میں بہت ہی وقت خرچ کرنا پڑے گا۔ اور جس کو بہت کم دکھائی دیتا ہے۔ ہمزاد اس کے قابو میں آنا نہایت مشکل ہے۔

۲۔ دماغ میں کسی قسم کا کوئی خلل یا بیماری نہ ہو جس سے کہ آدمی بیہوش ہو جاتا ہو یا اور قصور ہو جاتا ہو۔

۳۔ جسم میں کوئی نقص نہ ہو۔

۴۔ جس آدمی کی قوت روحانی کم ہو گی۔ وہ بھی بہت ہی وقت اور محنت کر کے ہمزاد کو قابو میں لا سکتا ہے۔

اور اگر ذیل کی باتیں کسی ایسے شخص میں پائی جائیں گی جو کہ ہمزاد کو قابو کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے نہایت سخت محنت کی ضرورت ہے۔

۱۔ جسمانی کمزوری اور خفقان کا مرض۔

۲۔ کسی ایسے غم میں مبتلا ہو جو کہ ہر وقت اس کے دل کو رنجیدہ رکھتا ہو۔ مثلاً کسی مقدمہ کے ہارنے یا کسی چیز کے ہاتھ سے نکل جانے کا افسوس وغیرہ۔

۳۔ عمر ۲۰ برس سے زیادہ نہ ہو۔

۴۔ خونی و بادی بواسیر میں گرفتار نہ ہو۔

۵۔ اپنی عورت سے زیادہ جماع کرتا ہو یا اپنے مادہ منی کو کسی اور طریقہ سے ضائع کر دیتا ہو۔

عامل کو چاہیے۔ کہ جب اپنے ہمزاد کو قابو کرنے کا عمل شروع کرے تو مندرجہ بالا باتوں کی جو عامل میں کمی ہوگی ان پر کاربند ہو جاؤے اور تمام باتیں جو کہ اس میں نہیں ہیں۔ کسی طریقہ سے پوری کر لیوے تا کہ ہمزاد کے قابو ہونے میں کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ذیل کی باتوں پر کاربند رہنا ضروری ہے

۱۔ کسی اپنے دشمن کو اس قسم کا نقصان نہ پہنچایا جاوے جو کہ اس کو بہت تنگ کرے۔ اور وہ نقصان ایسا ہے جو کہ تم ہمزاد کے بغیر نہیں پہنچا سکتے۔ تو یاد رکھو اس کا اثر آپ پر اُلٹا پڑے گا۔ یعنی کسی نہ کسی وقت تمہارا ہمزاد دشمن کے ہمزاد کے ساتھ مل جاویگا اور تمہارے ہمزاد پر غلبہ پا کر اس نقصان کا بدلہ لیگا۔ جو کہ تم نے اس کو پہنچایا ہے۔ اور عام طور پر جب انسان مرنے لگتا ہے۔ تو اس وقت بھی اس کے ایمان کو خراب کر دیتا ہے اس لئے زیادہ کسی کو تنگ نہ کیا جائے۔

۲۔ جہاں تک ہو سکے اس سے زیادہ خواہ مخواہ کوئی ایسا کام نہ ہو جس سے کوئی فائدہ یا ضرورت نہ ہو۔

۳۔ اگر اس کے ذریعہ سے کسی حاکم یا فقیر کو کسی قسم کا نقصان دیا جاؤے گا۔ یا کسی کے کام میں خلل ڈالا گیا تو اس طرح کرنے سے ہمزاد عامل کے برخلاف ہو جائیگا اور ممکن ہے کسی نہ کسی وقت الٹا نقصان بھی پہنچانے لگے۔ اس لئے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

۴۔ کوئی کام ایسا نہ کرایا جاوے جس سے کسی کی عزت میں فرق آئے مثلاً کسی عورت کے اوپر سے دوپٹہ اتار دینا۔ اور نہ کسی ایسے آدمی کو نقصان دیا جائے جو کہ عزت دار ہو یا یتیم ہو اور غریب ہو۔ مطلب یہ کہ کسی کو خواہ مخواہ تنگ نہ کیا جائے۔

۵۔ کسی آدمی کے ساتھ اپنے ہمزاد کے قابو کرنے کی کوئی بات نہ کرے اور اپنی کامیابی کا راز کسی سے نہ کہے۔ اور جب کوئی عمل کرنے لگے۔ تو کسی پر بھی ظاہر نہ ہونے دے۔

۶۔ ہر وقت بغیر کسی ضرورت کے ہمزاد کو تنگ نہ کیا جائے اور بغیر کسی ضرورت کے کسی کی کوئی چیز نہ منگائی جائے۔

۷۔ اگر کوئی چیز منگائی جائے تو اس کی قیمت ادا کر دی جائے کوئی چیز بلا قیمت نہ منگائی جائے۔

۸۔ جب کوئی عمل شروع کرے۔ تو اس کی تمام شرائط پر کاربند رہے۔ ان میں کسی قسم کی کمی نہ کرے۔

۹۔ جب عمل شروع کرے تو اس وقت کسی اور طرف خیال نہ لے جاوے۔ بلکہ اپنے ہی خیال میں مگن رہے۔ تاکہ اپنا مطلب پورا ہو جائے۔

۱۰۔ جب عمل شروع کرنا ہو تو کسی سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ اگر ڈر گئے تو سارے کا سارا کام بگڑ جائے گا بلکہ اس وقت عامل کو بہت دلیری سے کام لینا چاہیے۔ کیونکہ کسی قسم کے نقصان پہنچنے کا ڈر نہیں ہوتا۔ بلکہ محض ایک خیال ہی آتا

ہے جس سے عامل یہ سمجھتا ہے۔ کہ مجھے ضرور کوئی نہ کوئی نقصان دیگا۔

بس عامل کو لازم ہے کہ مندرجہ بالا باتوں پر کاربند رہے اور اتنے بڑے خیالات کو دل سے نکال دیوے۔ اور ایسا کوئی عمل نہ کرے جس سے کسی کو کوئی ناجائز تکلیف دی جائے۔ کیونکہ اس طرح سے عامل کو الٹا نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے اس لئے ایسا کرنے سے درگذر کیا جائے۔

اقسام ہمزاد

اس سے پیشتر یہ صاف لکھا جا چکا ہے کہ ہمزاد کی بہت سی اقسام ہوتی ہیں۔ مگر عام طور پر جو مشہور ہیں ہم ان کا ذکر کرتے ہیں۔ چونکہ اس طریقہ سے آدمی ہمزاد پر قابو پا سکتا ہے۔ ویسے تو بڑے بڑے رشیوں مہارشیوں نے مختلف طریقہ جات ایجاد کئے ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس رشی نے جس طریقہ سے ہمزاد کو قبضہ میں کیا ہو۔ اس کے لئے وہی طریقہ ہے۔ اس طرح سے کئی ہزار ہا طریقہ ہمزاد کو قابو میں لانے کے لیے ہیں مگر وہ طریقہ جات جو ضروری ہیں اور شاستر کے قواعد کے مطابق ہیں۔ ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

ہمزاد کو قابو کرنے کے طریقہ جات

ہمزاد کو قابو میں لانے کے لئے پانچ طریقہ جات ہیں جن کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ منتر شکتی کے ذریعہ۔

۲۔ جنتر شکتی کے ذریعہ۔

۳۔ تنتر شکتی کے ذریعہ۔

۴۔ علم جفر کے ذریعہ ہمزاد سدھ کرنا۔

۵۔ سایہ یا چھاپہ، آئینی یعنی آئینہ کے ذریعہ ہمزاد سدھ کرنا ان طریقوں سے ہر ایک قسم کا ہمزاد قابو میں آسکتا ہے۔

ان سب طریقہ جات کے علاوہ ایک طریقہ جس کو گوا سوامی شری تلسی داس جی نے خود ایجاد کیا ہے۔ وہ سب سے سہل اور اچھا ہے اس کا ذکر بھی کیا جائے گا۔

شری تلسی داس جی نے اپنی زندگی کے حالات میں ایک قصہ یوں بیان کیا ہے کہ میں خود شری بھگوان جی کے درشن کے لئے جا رہا تھا کہ مہاتما نے مجھے اپدیش دیا۔ اسی اپدیش کے مطابق میں نے کام کرنا شروع کیا۔ جس پر مجھے بھگوان کے درشن ہوئے۔ وہ واقعہ یوں ہے۔

صبح چار بجے منہ اندھیرے ہی میں جنگل کی طرف ایک پانی کا لوٹا لیکر پاخانہ وغیرہ کی حاجات رفع کرنے کے جاتا۔ وشا جنگل ہو کر میں باقی کا پانی ایک بڑے ببول کے درخت کی جڑھ میں ڈال آیا کرتا تھا مجھ کو اس درخت سے بھوت نے درشن دئے جس نے مجھے بھگوان کے درشن کرائے۔ اب یہ طریقہ دنیا کی بھلائی کے لئے میں اسکو درج کرتا ہوں۔

تسخیر ہمزاد کا نرالا طریقہ

عامل کو چاہیے کہ ہمزاد سدھ کرنے سے دو یوم پہلے اپنے جسم کو خوب صاف کر لے۔ پھر رات کو کھانا وغیرہ کھا کر سو جائے صبح سویرے چار بجے کے قریب اٹھ کر حاجات ضروری کو رفع کرنے کے لئے جنگل کی طرف جائے ہاتھ میں ایک لوٹا پانی کا بھر کر لیجائے جنگل میں ببول کے درخت کے پاس بیٹھ کر جنگل پھرے۔ اس پانی سے ہاتھ وغیرہ صاف کرے۔ پھر جو باقی پانی بچے۔ وہ اس ببول کے درخت کی جڑھ میں ڈال کر منتر پڑھے۔

اونگ خود بھوت درشائے سوامے

پانی کو درخت کی جڑھ میں ڈال کر اس منتر کا ایک سو آٹھ وقعہ جپ کرے۔ پھر اس درخت کو نمسکار کر کے گھر کا راستہ لے۔ راستہ میں آ کر ہاتھ وغیرہ صاف کر لے۔ یہ کام روزانہ ایک ہی وقت پر کرنا چاہیے اور روزانہ ہی پانی کا لوٹا بھر کر لیجاؤے اسی طرح ہی پانی ببول کی جڑ میں ڈالدے۔ یہ کام چالیس یوم کرے۔ تو ایک بڑا قوی ہیکل ننگا بھوت سامنے آئیگا۔ اور عامل سے بات چیت کریگا۔ اسی طریقہ سے ہمزاد چالیس یوم میں سدھ ہو جائیگا۔

بھوت کے سدھ ہو جانے پر اس سے کئی اقسام کے کام لئے جا سکتے ہیں جس کا سب سے اول ذکر کیا گیا ہے۔ یہ طریقہ شریمان مہاراج تلسی داس گوسوامی کا ایجاد کیا ہوا ہے۔اس سے بھوت بلا تکلیف قابو میں آ جاتا ہے۔

ایک دفعہ بھوت قابو میں آ جائے ۔ پھر اس سے جو کام چاہو لیا جا سکتا ہے۔بعض اوقات بھوت سدھ ہونے کے وقت عامل سے کلام کرتا ہے۔ اور طرح طرح کے سوال و جواب کرتا ہے۔

عامل کو چاہیے کہ چالیسویں دن کھانے کے لئے کچھ مٹھائی اور پھل اپنے ہمراہ لیجائے ۔اگر مانے تو اسکے حوالہ کر دے ۔ عامل کو خود بھی گوشت سے پرہیز کرنا چاہیے جس سے اسکا ہمزاد بھی اس سے گوشت وغیرہ طلب کریگا۔اس لئے عامل کو بالکل سادہ غذا کھانا چاہیے۔تا کہ ہمزاد بھی اس سے سادہ ہی شے طلب کرے۔

یہ بہت ہی عمدہ طریقہ ہمزاد کو قابو میں لانے کا ہے ۔اس سے اور بھی اعلیٰ طریقہ ہیں ۔جس کا ذکر آگے کیا جائیگا۔

عامل کے لئے سب سے ضروری اور مفید بات یہ ہے کہ جس روز سے عمل شروع کریں ۔اسدن سے متواتر کریں ناغہ نہ ڈالیں کیونکہ اگر ناغہ پڑ گیا تو پھر اسکی محنت کی ہوئی سب رائیگا چلی جائیگی ۔بعض اوقات تو ہمزاد تنگ کرنا شروع کر دیتا ہے اس لئے پیشتر ہی سب امور کو جان لینا چاہیے اب ہم آپ کو ہر ایک درجہ کے ہمزاد کو سدھ کرنیکے طریقہ جات بتاتے ہیں۔

مردہ کا ہمزاد

سب سے اول ایک طریقہ جو کہ فقیر لوگوں نے ایجاد کیا ہوا ہے۔اس کو مردہ کا ہمزاد کہتے ہیں اسکی ترکیب ہے۔

اگر کوئی شخص منگل یا اتوار کے دن مرجائے تو اس سے یہ ہمزاد سدھ کیا جاتا ہے۔مگر یہ عمل صرف مسلمان اصحاب ہی کر سکتے ہیں۔اہل ہنود کے لئے بہت مشکل ہے۔

جو آدمی اتوار یا منگل کے دن مرجائے۔تو اس کے نہانے کے بعد اسکے کان میں جو روئی ڈالی جاتی ہے۔دفنانے سے پہلے اس روئی کو حاصل کرلیا جائے۔اور منہ میں یہ کلام ''یینت'' پڑھتا جائے اپنا خیال یکسو کر کے اپنے مطلب کو مدنظر رکھے نہ کسی سے کلام کرے نہ کسی طرح اپنا خیال کرے جب سب لوگ قبرستان میں پہنچ جائیں۔اور لوگ مردہ کو دفن کرنے میں لگ جائیں۔اب اس وقت بھی اپنے خیال کر کے اس کلام کو پڑھتا جائے۔اور جب مردہ کو دفنانے لگیں۔تو اس کے کان میں یہ کہہ آئے۔کہ میں رات کے بارہ بجے تمہارے پاس آؤں گا۔فقط یہ الفاظ کہہ کر چلا آئے۔اور جب آئے تو یہ کلام پڑھتا آء بالکل اکیلا ہی آئے۔اور نہ کسی سے بات کرے۔اپنی دھن میں لگا رہے۔گھر آ کر بھی اس کلام کو یاد رکھے۔رات کے وقت چار روٹی بڑی بڑی موٹی پکا کر گھی میں تل لے۔اوپر حلوہ رکھے۔اس حلوہ کے درمیان میں ایک چراغ گھی کا تیار کرے۔اس چراغ میں ڈال کر رات کے وقت اپنی قبر پر جائے اسی قبر جا کر عین درمیان میں وہ

روٹیاں حلوہ رکھ دے چراغ روشن کر لے۔ پھر وہاں بیٹھ کر اس کلام کو شروع کرے۔ دو گھنٹہ تک اسی کلام کو پڑھتا جائے۔ اس عرصہ کے دوران میں اپنے خیال کو اپنے ہمزاد پر جما دے۔ دوسری طرف نہ جائے۔ اسی میعاد کے گذرنے پر اگر عامل کا دل صاف ہے۔ اور یکسوئی حاصل کی ہوئی ہے تو اس حالت میں قبر پھٹ جائے گی تب اس وقت عامل کو ہرگز نہ گھبرانا چاہیے اور نہ ہی کسی سے ڈرنا چاہیے عامل اکیلا ہوگا تو اس سے خوب بات چیت ہوگی۔ ایک بڑے رعب داب والا آدمی اسکے سامنے آئیگا۔

اور عامل کو اشارے کریگا۔ یعنی اپنا ہاتھ عامل کی طرف کریگا۔ اس وقت عامل بے خوف وخطر وہ روٹیاں حلوہ اس مردہ کو دکھلائے مگر دے نہ۔ مردہ پھر مانگے۔ گا۔ اس وقت اس سے یوں بات چیت کرے پہلے آپ میرے ساتھ اقرار کرو۔ پھر میں آپ کو روٹیاں دوں گا وہ لاچار ہو کر اقرار کریگا۔

اس وقت عامل کو چاہیے کہ اس مردہ سے یہ اقرار کر لیوے کہ جب میں آپ کو بلاؤنگا۔ آپ کو بلا خوف وخطر میرے پاس آنا ہوگا۔ اگر وہ ہاں کر لے تو پھر اس سے ذیل کے اقرار کرائے۔ اس سے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اور نہ ہی کسی قسم کا خطرہ کا اندیشہ ہوگا۔ ورنہ بغیر اقرار کے حالت خراب ہو جانیکا خطرہ ہے۔

اس وقت عامل کو ہوشیاری سے کام لینا چاہیے۔ اگر ذرا بھی کوتاہی ہوئی تو پھر بہت تکلیف اور خطرہ رہتا ہے اس لئے ذیل کے سوالات کے اس سے جواب طلب کرنا چاہیے یہ جواب ہاں میں ہونا چاہیے۔

سوال

عامل:ا۔ میں جس چیز کے لئے حکم دوں۔آپ فوراً ہی اس چیز کو قیمتاً لا کر دینا بلا قیمت شے مجھے درکار نہ ہوگی۔

اگر بلا قیمت شے منگوائی جائیگی تو اس سے عامل کو ضرب پہنچنے کا اندیشہ رہتا ہے۔اس لئے ہر حالت میں قیمتاً شے منگوانی لازمی ہے مفت شے لینے سے بہت خرابی ہو جاتی ہے۔

اگر ہمیشہ ہی مفت شے کی طلبگاری کی جائی تو اس حالت میں ہمزاد جلدی ہی اس سے علیحدہ ہو جائے گا۔اس لئے اس سوال کا خیال ضروری رکھنا چاہیے۔

۲۔عامل: میں جس شہر یا جس جگہ کی خبر منگواؤں فوراً لا کر دینا ہوگا۔

جواب: ہاں۔

۳۔عامل: مجھے آپ کے بلانے کی ضرورت محسوس ہوگی میں آپ کو کس طرح یا کس نام سے بلاؤں جس سے تم میرے پاس بلا روک ٹوک آسکو۔ بغیر میرے بلانے کے تم نے نہیں آنا۔

نوٹ: اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔کہ ہمزاد کو ہر وقت اپنے پاس

رہنے کی اجازت ہرگز نہ دے۔ کیونکہ اگر ہمزاد ہر وقت اپنے پاس رہے گا تو عامل کو بہت تکلیف ہوگی۔ اس لئے اس سے یہ قسم لینی چاہیے کہ جب بلاؤں تب آنا۔ اور بلانے کے لئے کوئی خاص کلام یا لفظ یا نشانی مقرر کی جاوے۔ یہ امر نہایت ضروری ہے۔

کسی قسم کی دغا بازی یا فعل بد ہمزاد سے نہ کرانا چاہیے کیونکہ ایسے فعل سے ہمزاد چڑ جائیگا۔ اور عامل کو سخت نقصان پہنچائیگا۔ بعض حالات میں ہمزاد خوشی کی بات سے بھی ناراض ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہر حالت میں وہ جنکو ہمزاد پسند نہ کرے۔ ہرگز نہ کراوے۔ اگر ایک کام سے ہمزاد انکار کرے تو اسکو جبراً اس کام کے لئے مجبور کرنا اپنی بے عزتی وخرابی کا باعث ہے۔ اس لئے کسی حالت میں بھی اس سے برے کام نہ کرانا چاہیے۔

ہدایات ضروری برائے عامل ہمزاد

ہمزاد کے عامل کے لئے مندرجہ ذیل ضروری ہدایات درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ عامل خواہ ہندو، مسلمان، سکھ عیسائی یا کسی مذہب کا ہی کیوں نہ ہو صاف دل ایماندار، پاک خیالات والا ہونا چاہیے۔

۲۔ رنڈی بازی۔ اغلام وغیرہ بدعادات سے بچا ہوا ہو۔

۳۔ کسی قسم کی خراب نیت نہ رکھتا ہو۔ دل صاف ہو بے ایمان جہل کپٹ، دھوکا فریب سے پاک ہونا چاہیے۔

۴۔ کسی قسم کی عادت بد کا عادی، کسی سے لڑائی جھگڑا اور ویر نہ رکھتا ہو اور نہ ہی کسی سے فریب میں آ کر کسی کو ستانے والا نہ ہو۔

۵۔ جھوٹ دغا فریب، مکاری، حرام کاری، شراب خوری سے پرہیز کرنے والا ہو۔

۶۔ اپنے خیالات کو نیک کرنے کا عادی ہو۔

۷۔ شہوت پیدا کرنیوالی شے کے استعمال سے پرہیز کرنے والا ہو۔

۸۔ شراب، گوشت، لہسن سے از حد پرہیز کرنے والا ہو۔

۹۔ اپنے دل کو صاف رکھے ہر ایک سے پریم و محبت کرنیوالا ہو متذکرہ بالا خواص ہر عامل میں ہونے چاہیں۔

نوٹ: اگر کوئی عورت ہمزاد سدھ کرنے کے لئے تیار ہو تو اس کے لئے بھی یہ قواعد لازمی ہیں۔

صرف ایک ہی وصف زیادہ ہوتا ہے۔ کہ بچہ پیدا کرنے کا خیال نہ ہو اور نہ محبت بد میں رہنے والی ہو۔ نیک چال چلن و اپنے من کے اوپر حکومت کر سکتی ہو۔

خواہشات نفسانی سے بالکل پاک ہو بے شک خاوند والی ہو مگر لذات دنیا ترک کر دے۔

ان اوصاف کے ہونے پر ایک عورت ہمزاد سدھ کرنے کے قابل ہو سکتی ہے۔ باقی اس کے علاوہ جو خاص قاعدہ ہوگا۔ وہ الگ درج کر دیا جائے گا۔

اوپر لکھے ہوئے قوانین کے علاوہ ایک ضروری ہدایت یہ ہے جس روز سے عمل شروع کیا جاوے۔ اس دن سے لیکر کسی جگہ پر بھی نہ جاوے اور نہ ہی کسی غیر سے بات چیت کرے اور اپنے کام کو مقررہ وقت پر بلا ناغہ کرتا جاوے اگر ناغہ پڑ جائیگا تو پھر سب کی ہوئی محنت ضائع چلی جائے گی۔ اس لئے ہر حالت میں وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔

بذریعہ منتر ہمزاد کو قابو کرنا

اب ہم آپ کو منتر کے ذریعہ ہمزاد کو قابو کرنے کا طریقہ بتاتے اس طریقہ سے ہر ایک آدمی عامل ہوسکتا ہے۔ یہ ایک بہت ہی عمدہ طریقہ ہے۔ اس طریقہ سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوگی بلکہ بڑے آرام سے ہمزاد قابو میں آجائے گا اس کا طریقہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

طریقہ

حامل جس کے متذکرہ اوصاف ہو۔ اس کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ صبح سویرے اٹھ کر حاجات ضروری سے فارغ ہو کر اشنان کر لے۔ پھر ایک دھوتی پہن کر بیٹھ جاوے۔ اگر موسم سرما ہو تو اس حالت میں قیمض بھاری یعنی گرم

اوڑھ لے۔ اگر گرمی ہو تو اس حالت میں ہوا صاف آتی جاتی رہے۔

عامل کسی مرض میں مبتلا نہ ہو۔ بلکہ بدن بھی صاف ستھرا ہو۔ کھلے ہوادار مقام پر بیٹھ کر پورب کی طرف منہ کرے۔ اپنے نیچے کوئی نرم آسن بچھا کر اور چوکڑی لگا کر بیٹھ جاوے۔ اپنی گردن کو اکڑا کر رکھے مگر اتنا اکڑانا ٹھیک نہیں جس سے جسم کو تکلیف ہو۔ عامل ہوشیار ہو کر بیٹھ جاوے اور اس منتر کا جپ کرے۔

اپنے دل کو یکسو کرے اپنے دل میں اپنی شکل کا خیال جمادے اس کام میں بہت مشق ہونی چاہیے۔ مشق یہاں تک ہو کہ ذرا بھی آنکھیں بند کرنے پر فوراً اپنی صورت اپنے دل میں جم جاوے خیالی گھوڑے نہ دوڑانے جائیں سوائے اپنی صورت کے اور کوئی چیز نظر نہ آوے۔

یہ مشق اتنی ہو کر ایک گھنٹہ تک اس شکل کا تصور باندھ سکے جب اتنی مشق ہو جاوے تب ذیل میں لکھے ہوئے منتر کا پاٹھ شروع کرے۔

اونگ شری شنکر روپ درشائے سواہا

پہلے عامل کو چاہیے کہ اس منتر کو خوب اچھی طرح یاد کر لے۔ کسی قسم کی بھول نہ ہو۔ پھر پہلی ترکیب کے مطابق ہی اس پر بیٹھ کر چوکڑی لگا دے اپنے سامنے ایک لوٹا پانی کا رکھے اپنے من میں شری شوجی مہاراج کی مورتی کا تصور باندھے اسکے علاوہ اور کوئی چیز بھی خیال میں نہ آئے اور نہ ہی کسی بات کی طرف توجہ کی جاوے۔ اس حالت میں عامل اپنے من سے ہی لکھے ہوئے منتر کا پاٹھ کرتا جاوے۔ اور خیال میں شری سوامی مہاراج کا تصور باندھے۔ یہ دو کام ایک

ہی وقت میں کرنے ہونگے۔اس منتر کا روازنہ پاٹھ دس ہزار کرنا چاہیے۔

عامل صبح تین بجے اٹھ کر نہا دھو کر ساڑھے تین بجے اپنے پاٹھ پر بیٹھ جاوے جب پاٹھ سے فارغ ہوتو اس وقت شری شنکر جی مہاراج کو نمسکار کر کے۔ اور اس پانی کو ایک درخت کی جڑھ میں ڈال دے روزانہ یہ سب کام ایک ہی وقت پر بلا ناغہ چالیس یوم تک کریں جالیسویں دن ایک بھوت درشن دیگا۔اس وقت اس کے لئے پھل پھول جل یہ شے جمع رکھی چاہیے۔کیونکہ بھوت اس وقت ضرور ہی کوئی نہ کوئی شے طلب کرے پھر اس سے بات چیت کر کے اپنا اقرار کرلیں اور ساتھ ہی اسکے بلانیکا طریقہ بھی اس سے دریافت کرلینا چاہیے۔اس طریقہ سے چالیس یوم میں ہمزاد کے درشن ہونگے۔

یہ ہمزاد سب کام کرے گا اور اس کے علاوہ جس جس امور کے متعلق اس سے وعدہ لے لیا جاؤے۔وہ بھی کرے گا۔ ہر ایک قسم کے قول کے متعلق پہلے بھی ذکر کیا جاچکا ہے۔

اس طریقہ سے ہر ایک آدمی عورت بال بچہ بوڑھا جوان ہمزاد کو سدھ کر کے اس سے کام لے سکتا ہے۔

نوٹ: یہ ہمزاد بہت نیک اور بڑے درجہ کا پرہیز گار ہوگا۔اس لئے اس سے کوئی خراب کام نہ کروانا چاہیے۔اگر کوئی خراب کام اس سے لیا گیا یا کرنے کو حکم دیا گیا تو پھر ممکن ہے کہ بھوت چڑ جائے اور اس کا نتیجہ عامل کے لئے از حد برا ہوگا۔

اس ہمزاد سے نیک کام لینے چاہیں۔مثلاً مینہ برسانا، چیز یا پت منگوانا۔

گم شدہ مال یا دفینہ کا پتہ لینا۔ گم ہوئے آدمی کا پتہ دریافت کرنا۔ سبق یاد کرانا۔ گانا سننا دور درانہ کے مقام کے متعلق خبر منگوانا یا کسی کی بابت دریافت کرا امتحانات کے مشکل سوالات کا حل کرنا اور دیگر کئی ضروری باتیں اس سے دریافت کی جاسکتی ہیں۔

اس درجہ کا ہمزاد بہت تیز مزاج ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے کوئی برا کام نہ کرانا چاہیے۔ اور نہ ہی کوئی برا لفظ کہلوانا چاہیے۔ کیونکہ اگر اس کو کسی برے حکم کے متعلق کہا گیا۔ تو از حد غصہ کرے گا بعض اوقات اپنے عامل پر وار کرنے کے لئے آمادہ بھی ہو جاتا ہے اس لئے ہر حالات میں ان امور سے پرہیز کرنا چاہیے۔

ہمزاد سدھ کرنے کا دوسرا طریقہ

اب آپ کو ہمزاد سدھ کرنے کا ایک اور طریقہ بتاتے ہیں اس طریقہ سے اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی کسی طرح کا خوف وخطرہ کا ڈر رہتا ہے۔ مگر اس طریقہ سے وہ خطرہ نہیں رہتا اعلےٰ درجہ کی طاقت آجاتی ہے۔

ہمزاد سدھ کرنے پر عامل میں وہ طاقت آجاتی ہے کہ جس کا ذکر کرنا بھی قلم کی طاقت سے باہر ہے عامل پہلے درجہ پر کئی اقسام کے مہلک امراض دور کر دیتا ہے کئی اقسام کے خفیہ راز کا پتہ کر لیتا ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ کے

حالات بیٹھے بٹھائے معلوم کر لیتا ہے یہ وصف خاص اس میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی ایسے حالات میں واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔

عامل ہر حالت میں نیک نیت اور دیانتدار ہونا چاہیے۔ باقی سب قواعد لکھے جا چکے ہیں۔ ان سب قواعد کے مطابق چلنے والا عامل ہو سکتا ہے۔

ہمزاد کو حاصل کرنے کا عجیب و غریب طریقہ

یہ عمل تمام حالت کو ظاہر کر کے لکھا گیا ہے۔ اس لئے عامل کو ضروری ہے کہ اس سے ناجائز کام نہ لیو لے اور نہ ہی کوئی ایسا کام کرے جس سے کہ کسی کو کوئی جسمانی نقصان پہنچ سکے۔ ورنہ بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہوگا۔ بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ ہنسی یا مخول کی خاطر اس عمل کو کرتے ہیں اور ازماتے ہیں بلکہ بغیر کام کے کوئی بھی طریقہ استعمال نہ کیا جائے اور خواہ مخواہ کسی کو تکلیف نہ پہنچائی جاوے۔ بس اب ہمزاد کو قابو کرنے کا مندرجہ ذیل طریقہ بہت اچھا ثابت ہوا ہے۔

ایک ایسی جگہ مقرر کی جاوے یہاں پر کہ صبح کے وقت سورج نکلنے پر انسانی سایہ کسی دیوار پر نہ پڑ سکے جب ایسی جگہ مل جاؤے تو بعد ازاں اپنا عمل شروع کرے جبکہ چاند کے پورا ہونے کا دن اتوار ہو بس اس اتوار کے روز اپنی پیٹھ مشرق کی طرف جس طرف کو سورج نکلتا ہے رکھے اور جسم پر کپڑے ایسے

ہونے چاہیے جو کہ ہوا کے ساتھ حرکت نہ کر سکیں اور سر ننگا ہی رہنے دیا جاوے اور آنکھیں کھولے رکھے اور بالکل نہ جھپکے اور ایک ہی نشست پر بیٹھا رہے۔ اور بالکل نہ ہلے جلے اور جس قدر آنکھ کی پلک دیر سے جھکے گا۔ اسی قدر جلدی فائدہ ہوگا جب دھوپ بہت آجاوے تو بعد ازاں سورج کے ڈوبنے سے پہلے اور اپنا منہ مشرق کی طرف اور پیٹھ مغرب کی طرف کر لیوے۔ اور لباس وغیرہ وہیں رہنے دے اس عمل کے شروع کرنے میں کچھ منتر وغیرہ پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن بعض لوگ شروع میں ہی کچھ مرتبہ پڑھتے ہیں۔ اور عمل کے دوران میں اپنے سایہ کی طرف دیکھتا ہے۔ اور جب اسطرح سے ایک ہفتہ گزر جائے۔ تو اس وقت دو باتوں کو اسطرح سے کرنا چاہیے پہلے تو یہ ایک رات چراغ جلائے اور اپنے سایہ کو دیکھتا رہے اور دوسری بات یہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ جب اپنے سایہ کو دیکھتے ہوئے تقریباً دس پندرہ منٹ گزر جاویں۔ تو پھر ایک ہی دفعہ آنکھ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھنے لگ پڑے اور اس طرح سے آسمان پر ایک باریک سایہ نظر پڑے گا۔ اور بعد ازاں مٹتا جاوے گا۔

جب اچھی طرح سے مٹ جاوے۔ تو پھر اپنے سایہ کی طرف دیکھنا شروع کر دیوے۔ اسی طرح سے کچھ عرصہ کرنے سے ایک باریک سایہ ہر وقت نظر آئے لگے گا۔

اور جب یہ پردہ بالکل نزدیک آجاوے تو عامل کو چاہیے کہ جس وقت وہ کوئی بات چیت کرنے لگے تو اس وقت اپنے سانس کو روکے رکھے پھر آہستہ

آہستہ چھوڑ دے۔اس طرح تین مرتبہ کرلیوے۔اگر نہ جاؤے تو اس سے بات چیت شروع کردیوے اور تمام باتوں کا اقرار یا وعدہ ضرور کرلیوے۔اور جو وعدہ کرلے اس پر قائم رہے۔

اور اس سے زیادہ کوئی کام نہ کرائے عام طور پر جو باتیں بہت ضروری ہیں وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں اس لئے عامل کو لازم ہے کہ ان باتوں کا اقرار ضرور کرلیوائے۔

شرائط متعلقہ ہمزاد کو حاصل کرنیکا

۱۔ خواب میں وہ ایک آدمی کو حیرانی میں ڈال سکتا ہے۔

۲۔ جس وزن کی چیز چاہو اور جہاں پر چاہو پہنچا دیوے گا۔اور اس سے کسی قسم کا عذر نہ کرے گا۔

۳۔ اس ہمزاد کو ضروری ہے کہ وہ ہر ایک چیز بقیمت لاکر دے اگر کوئی چیز دکھلانے یا دیکھنے کے لئے منگوائی ہو تو وہ بغیر قیمت لاکر دے سکتا ہے مگر بعدازاں وہ چیز واپس کردی جاؤے۔اور اس کا وزن اس قدر ہونا چاہیے۔یا وزن کا حجم اس قدر ہو۔کہ وہ ایک ٹوکرے میں سما سکیں۔

۴۔ یہ ایک کام کو بہت جلدی سرانجام کرسکتا ہے۔دوسری قسم کے ہمزاد کو ایک بہت سا وقت لگا دیتے ہیں مگر یہ بہت جلدی اور عقلمندی سے کرتا ہے۔

۵۔ ہر ایک قسم کے واقعات کی اطلاع دیتا اور مختلف چیزوں سے واقفیت کراتا ہے۔

۶۔ اس کی رفتار اس قدر تیز ہے۔ جیسے کہ ہوا چند منٹوں کے اندر اندر کہیں کہیں چلی جاتی ہے اس طرح یہ بھی ایک کام کو بخوبی کر سکتا ہے۔

۷۔ اس ہمزاد میں ایک بڑی بھاری یہ خوبی ہے کہ اگر دو آدمیوں میں لڑائی کرانی منظور ہو تو یہ ہمزاد ایسا کر سکتا ہے۔ یعنی دوسرے عامل کے ہمزاد کو ورغلا سکتا ہے۔ اور جس قسم کا کام کرانا چاہے وہ حسب المرضی عامل کے ویسا ہی کروا سکتا ہے۔ لیکن عامل کو چاہیے کہ ایسے کاموں میں سوچ سمجھ کر کام لے۔

کیونکہ اگر کسی ایسے آدمی پر ہمزاد کو حکم دے دیا۔ جو کہ زیادہ عامل ہو یا کو ایسا ہو کہ اس پر کسی ہمزاد کا چھ اثر نہیں پڑتا۔ تو اس سے ہمزاد بہت کمزور ہو جاوے گا۔ اور عامل کا ساتھ چھوڑ جاوے گا۔ اور تمام سخت محبت رائیگا ہو جاوے گی۔ اس لئے عامل کو لازم ہے کہ خواہ مخواہ کسی کو زیادہ تکلیف نہ دے۔ نہ نقصان اٹھادے گا۔

چند ضروری ہدایات متعلقہ خاص ہمزاد

اس ہمزاد کو تابع کرنے میں چند ایک شرائط پر عمل کرنا لازمی ہے جو کہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ دوران عمل عامل کو لازمی ہے کہ صحبت نہ کرے۔ اگر ضروری کسی خاص حالت میں کر لیوے تو بھی ایک یا دو دفعہ کر سکتا ہے۔ مگر اس خواہش پر نہیں۔ کہ اولاد پیدا ہو۔ اس طرح سے بہت دیر لگ جاوے گی۔

۲۔ جب عمل شروع کر دیا جاوے۔ اگر دو ہفتہ کے اندر اندر ایسے خواب نظر آنے لگیں جن سے کہ بہت ڈر لگتا ہے۔ اور یہاں تک کہ ایسا معلوم ہونے لگے۔ کہ اپنی چار پائی سے نیچے گرانے لگتا ہے۔ اور بعض اوقات گر بھی پڑتا ہے۔ اس لئے عامل کو لازم ہے کہ ذیل میں حصار کر کے سویا کرے۔

حصار

سورۂ فاطر چہار قل۔ آیت الکرسی اول و آخر درود شریف یہ پڑھ کر، پھر ایک چھڑی لے کر اس کی نوک کے ذریعہ ایک لکیر اپنے گرد کھینچ لیوے۔ لیکن جب سایہ دیکھنے لگے۔ تو ایسا حصار کرنے کی خاص ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ جاگنے کی حالت میں کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ یہ حصار صرف اس لئے بتایا ہے۔ کہ بعض دفعہ ڈر لگنے سے آدمی چونک کر پلنگ کے نیچے گر جاتا ہے۔ اور چوٹ لگنے کا ڈر ہوتا ہے۔ یہ حصار صرف ضروری وقت پر پڑھنا چاہیے۔ ورنہ اس کے پڑھنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔ اگر بغیر ضرورت کے حصار کیا گیا۔ تو یاد رکھنا چاہیے کہ ہمزاد نزدیک آنے سے گریز کرے گا۔

۳۔ تیسری بات عامل کے لئے یہ ہے کہ جس وقت عمل کرتے وقت ہمزاد سامنے آجاوئے۔ تو اس کی طرف دیکھے اور سایہ کی طرف نہ دیکھے۔ اور جب تک ہمزاد سامنے موجود رہے دیکھتا رہے اور اپنے تمام خیالات بھی اس طرف لگا دے۔ اور کسی طرف بھی اپنا خیال نہ لے جاوے۔

۴۔ اس کے شروع کرنے سے جو لوگ کہ مسلمان، وہ صرف ''بالجہت حافظ'' پڑھ کر شروع کرتے ہیں۔ اور اس کو صرف گیارہ دفعہ پڑھ کر کرتے ہیں۔ مگر اہل ہندو کے لئے ایک ہی بات ہے جو اثر اس کے پڑھنے سے ہوتا ہے وہ ہی اثر اس کے پڑھنے سے ہوسکتا ہے۔ اس میں فرق کوئی نہیں پس عامل کو اس میں کوئی خاص خیال نہیں رکھنا چاہیے۔

ہمزاد کے متعلق ایک خاص عمل

ہمزاد کے متعلق ایک خاص عمل درج کیا جاتا ہے عام طور پر یہ کتابوں میں دیکھا گیا ہے کہ جہاں ہمزاد کو قابو رکھنے کے طریقے لکھئے گئے ہیں وہاں پر ایک خاص بات سے عامل کو ڈرا دیا جاتا ہے مگر عامل کو صاف طور پر یاد رکھنا چاہیے کہ کوئی بھی ہمزاد کسی قسم کا جسمانی نقصان وغیرہ ہرگز نہیں پہنچا سکتا چنانچہ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ایک آدمی سے جس نے اس عمل کو خود کیا ہے۔ اپنے حالات اس طور پر بیان کرتا ہے۔

یہ ذکر آگے بھی کیا جاوے گا۔ اور اعلانیہ طور پر اس بات کا قول کرتا ہے۔ کہ

غَدُضت علَیہ اغدد اقسمت علیکم رب جبرائیلؑ ومیکائیلؑ و اسرافیلؑ. تنافیل . الھٰی ھمزاد رجوع شوبحق یابدوح حاضر شعو حاضر شو لجل روالتجل . العجل وغیرہ .

بلکہ جب جگہ پر یہ یہ ذکر کیا گیا ہے۔ کہ حصار وغیرہ پڑھ کر سوئے گا تو

ہمزاد اس کے نزدیک نہ آسکے گا۔ اور بعض دفعہ بتایا گیا ہے کہ ہمزاد ذ بہت ڈراتا اور جھبکاتا ہے۔ مگر وہ نوجوان اس کو قابو میں رکھ سکتا ہے۔ جو کہ حوصلہ اور دلیری کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔

بس جس وقت ڈر کر ہمت کو چھوڑ دیا۔ بس سمجھ لو کہ تمام محنت ارکارت گئی۔

بساب اس آدمی کے حالات جو کہ خود اس نے اپنی زبان سے فرمائے ہیں۔ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

میں نے پہلے پہلے ایک ایسا مکان علیحدہ ہی مقرر کیا اور حکم دے دیا کہ کوئی اس مکان میں کسی وقت بھی نہ آوے۔

دو تین تولہ عطر حنا۔ اور صندل ولوبان اور مٹی کے برتن اور ایک چاقو، قلم، وات، کاغذ، زعفران، کیوڑہ اور ایک پیالی۔ اور تین عدد کوری دھوتیاں۔ کیونکہ س مکان میں نلکا بھی لگا ہوا تھا۔ اس لئے چند گھڑے پانی کے بھر کر رکھ لئے جب شیاء اندازہ جمع ہو گئیں تو ایک آدمی کو اپنے دروازہ پر اس کام کے لئے مقرر کر دیا۔ کہ تیسرے پہر آ کر آواز دیا کرے۔ اگر کوئی کام ہو تو بتا دیا۔ ورنہ اسے اجازت دے دی۔ پھر جمعرات کے دن تمام پڑھ کر ایک پیالہ میں آگ سلگا کر تمام کے ایک کونہ پر رکھ دے اور ان پیالوں کو جس میں کہ خوشبودار تیل وغیرہ رکھا ہوا تھا۔ اور ساتھ ہی سب شے کو بھی اپنے پاس رکھ لے۔ پھر ایک پانی کا گھڑا بھر کر اپنے پاس رکھ لیا۔

باقی چیزوں کو آگ پر ڈال دیا جاتا ہے جب وہ دعاء گیارہ سو دفعہ پڑھی

جا چکی۔ تو پھر اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر صبح اٹھ کر نماز پڑھی اور چنے کے آٹے کی ایک ٹکیہ اور ٹکیہ کو کوئلوں پر پکایا گیا ہو۔ لکڑی ہرگز نہیں جلائی گئی۔ پھر اس ٹکیہ کو لاہوری نمک کے ساتھ کھا کر سو گئے۔

تقریباً تین بجے اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھنی شروع کر دی اور اور زعفران و کیوڑہ کے ذریعہ روشنائی بنا کر ایک تعویذ تیار کیا جو کہ ذیل میں درج کیا جاوے گا۔ اور اس کو سات دفعہ لکھا۔

اور اس کو لکھ کر رکھ لیا۔ جب وہ آدمی آیا جس کو کہ دروازہ پر مقرر کیا تھا۔ اس کو دے دیا۔ کہ دریا میں ڈال آوے۔ اور اس کو چند رات کو بھی نہ دیکھا۔ اور نہ ہی اس کے جسم کو ہاتھ لگا۔ بلکہ خوب صاف آنکھیں بند کر کے اس تعویذ کو پڑھ۔

جب اس طرح ۲۷ تعویز لکھے گئے۔ تو پھر بعد ازاں عصر کی نماز پڑھی۔ اور اس طرف سے چنوں کی ٹکیہ پکا کر رکھی گئی۔ پھر مغرب کی نماز پڑھ کر اور عشاء کے قریب حسب معمول بیٹھ گئے۔ اور تمام ساتوں کو اکٹھا کر کے پڑھنا شروع کر دیا۔ جب تک کہ چراغ جلتا رہا۔ اور جب بخور وغیرہ ختم ہو گیا۔ تو ایک ہفتہ گزرنے پر وہ آیا۔

اس سے نیا اناج منگوایا گیا۔ اور تمام چنوں کو دیکھ کر کہ ان میں کوئی گھن کا کھایا ہوا دانہ تو نہیں ہے۔ کیونکہ اگر گھن والا دانہ لیا جائے تو عامل کو بہت نقصان رہتا ہے۔

پس اس طرح سے جب ایک ہفتہ گزر گیا۔ تو خواب میں بہت سی

ڈراؤنی صورتیں نظر آنے لگیں اور دوران عمل میں بھی آوازیں آنے لگیں اور جو آوازیں آتی تھیں وہ سچ نکلتی تھیں۔ مثلاً اس وقت ایک آواز یہ بھی آئی۔ کہ فلاں چوک میں لڑائی ہوگئی ہے۔ بعد کو معلوم ہوا کہ یہ بات سچ تھی۔ آہستہ آہستہ یہاں تک خوف آنے لگا کہ آواز بھی دہشت سے بہت مشکل سے نکلنے لگی۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ کئی بار چارپائی سے گر بھی پڑا اور آواز بہت کم آنے لگی جب بھی آنکھ لگتی تھی فوراً کھل جاتی تھی۔

یاصاحب	اللہ	اللہ الحمد
۱۴	۱۱	۸
۷	۲	۱۳
۹	۱۶	۴
۴	۵	۱۰

پڑھتے وقت تو پہلے یہ معلوم ہوا۔ کہ ایک عورت دروازے پر آواز دے رہی ہے۔ میں نے تو بڑا دھوکا کھایا۔ کیونکہ اس کی آواز بھی میری طرح کی تھی، اور غیض وغضب بھی معلوم ہونے لگے۔ کہ جو درخت دروازہ کے قریب صحن میں ہے۔ اس کے سرے پر سے ایک چہرہ نکلا ہے۔ میری طرف دیکھتا ہے پھر میں نے منہ اس کی طرف سے ہٹا کر دوسری طرف کرلیا۔ مگر پھر اس کوٹھڑی میں سے وہ چہرہ نکلتا ہوا معلوم ہوا پھر میں نے آنکھیں بھی بند کرلیں۔ مگر وہ بھی معلوم ہوتا تھا۔ کہ سامنے کھڑا ہے۔

اس قدر خیال کے ڈراؤنے کے بھی میں نے پڑھنا نہ چھوڑا اور اپنا عمل برابر کرتا چلا گیا۔ اور وہ چہرہ اس طرح سے ڈراتا تھا۔ جیسے کہ وہ ابھی مجھے کھا جائیگا۔

دل تو بہت ڈرتا تھا۔ مگر بول بول کر دل کو ڈھارس تو بندھی تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک مرتبہ کوٹھڑی کے دروازے سے سے ایک چرخی آتشبازی کی بندھی ہوئی تھی۔ اور وہ پھٹنے والی ہے مگر میرا خیال اس سے محو ہو گیا۔ اور مجھے اپنی کوئی ہوش باقی نہ رہی تھی۔ قریب ہی تھا کہ تسبح ہاتھ سے چھوٹ جاوے کہ کسی نے میرے کندھے کو ہلا دیا۔ دیکھا تو میرا چچا تھا۔ جس نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ اس طرح ہلانے سے مجھے خوف سے خلاصی نصیب ہوئی۔ بس اسی طرح سے یہ دن گزارا۔

بعد ازاں اگلے دن حصار کر کے سویا جس سے کوئی نقصان نہیں ہوا نہ میری چھاتی پر کوئی چڑھا تھا۔ اور نہ پلنگ سے نیچے گرا تھا۔ ایک دفعہ رات کے وقت نیند ہی نہیں آتی تھی۔ اور پھر تیسرے دن اس طرح سے حصار نہ کیا اور ایسا ہی پڑھتا رہا جو کہ ذیل میں درج ہے۔

اول درود شریف گیارہ بار سورہ فاتحہ تین بار۔ آیت الکرسی سات بار، سورہ یسین ایک بار، چار قل تین بار پھر درود شریف گیارہ بار۔

ایک چاقو تیز کرے اپنے پلنگ کے چاروں طرف ایک لکیر کھینچ دی۔

استاد نے بتایا تھا۔ کہ چالیسواں اور اکتالیسواں روز حصار کر کے پڑھنا۔ مگر چونکہ استاد صاحب اب انتقال کر چکے تھے اس لئے حصار کر کے پڑھنا پڑا۔

اور یہ اس دن سے بھی بڑا خوفناک دن تھا۔ ایسا معلوم ہوا کہ کوٹھڑی گڑ گڑ کر کے گر پڑی ہے۔ کبھی خیال یہ ہوا کہ کوٹھڑی میں سانپ لٹکے ہوئے ہیں اور ان میں سے ایک سانپ میری طرف آتا ہوا معلوم ہوا۔ اور جس وقت اس حصار والی لکیر کے پاس پہنچا۔ تو اس لکیر کے آگے آگے اور ساتھ ساتھ چکر لگانا شروع کر دیا اب مجھے بڑا خوف آنے لگا۔ اور دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ اگر کسی جگہ سے لکیر باقی رہ گئی ہو۔ تو سانپ اس کے راستہ سے آجاوے گا۔ اور کبھی یہ خیال پیدا ہوتا تھا۔ کہ اگر وہ اندر آئے گا تو اس کو میں آگ کا پیالہ دے ماروں گا۔ اور کبھی میں مختلف چیزوں کی طرف خیال کرتا تھا، کہ وہ کروں گا اور یہ کروں گا۔

بس میں ان خیالوں میں غرق تھا کہ میری تسبیح بھی میرے ہاتھ سے چھٹنے لگی۔ لیکن پھر ذرا حوصلہ کیا۔ اور اپنی تسبیح کو سنبھالا۔ آخر کار کچھ دیر کے بعد سانپ غائب ہو گیا۔ میں نے پھر اپنا عمل ایسے ہی کرنا شروع کر دیا اور بعد ازاں حیوانات اور پھر درندے آنے لگے اور بہت ڈر لگنے لگا۔

میں نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور دل میں خیال کیا کہ یہ مجھے کسی طرح بھی کوئی نقصان وغیرہ نہیں دے سکتے۔

بس اس طرح پھر ایک دن باقی رہ گیا۔ اس روز مجھے نیند نہ آئی تھی۔ میں اپنا عمل برابر پڑھتا رہا۔ پھر ایک گھنٹہ کے بعد کیا دیکھتا ہوں۔ کہ بادل آئے ہیں اور بجلی چمک رہی ہے، اور بڑے زور شور کی بارش ہونے لگی۔ پہلے نے تو اس کو محض ایک تماشا خیال کیا۔ لیکن بعد ازاں معلو ہوا کہ یہ سب کچھ

حالات میں ہو رہا تھا۔

پھر بس کیا تھا کہ مکان کا دروازہ گر پڑا۔ اور کوٹھڑی کے نیچے والی دیوار بھی گر پڑی۔ اور اس میں ایک بڑا سا خلا ہو گیا۔ مطلب یہ کچاروں طرف سے پانی نے مجھے گھیر لیا یہاں تک ہ میری کمر تک پانی پہنچ گیا۔ مجبوراً اس حالت میں مجھے وہاں سے اٹھنا پڑا۔

اچانک اوپر سے بھی چھت سے پانی ٹپکنا شروع ہو گیا۔

مطلب یہ کہ ایسے حالات پیدا ہو گئے جنہوں نے مجھے وہاں سے زبردستی کھڑا ہونے پر مجبور کر دیا۔ جب میں کھڑا ہو گیا۔ تو باہر نکلنے کی خاطر دروازہ کی جانب بڑھا۔ تو دیکھا کہ سچ مچ ہی دروازہ گر پڑا ہے۔

اب مجھے خیال ہوا۔ کہ پچھلی طرف سے باہر نکل جاؤں۔ وہاں تو بہت بڑا گہرا خلا پڑ گیا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بات تھی کہ مکان کے ارد گرد سب اونچی جگہیں تھیں، تمام کا تمام پانی اس کا محاصرہ کئے بیٹھا تھا۔

مطلب یہ کہ میں نے تیر کر اس مکان کو عبور کیا اور صحیح سلامت باہر نکل آیا۔ او اپنے اوپر کے مکان میں چلا گیا اور میرا یہ عمل درمیان میں ہی رہ گیا میں نے تو اتنا بھی خدا کا شکر ادا کیا کہ اپنی جان کو بچا لیا۔ کیونکہ میرے نکلنے کے بعد تمام کا تمام مکان گر پڑا تھا۔

اگر میں چند منٹ اور وہاں ٹھہرتا تو میری لاش کا پتہ ملنا بھی ناممکن تھا۔ لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ اس کا عمل پورا نہ ہونے پائے اور اس کی جان بچ

جاوے۔ اگر یہحالت نہ ہوتی۔ تو صرف میرے عمل میں تین گھنٹے اور رہتے تھے جس میں کامیاب ہو جاتا۔

بس اس عمل کے پورا نہ ہونے سے ایک سال تک میری یہ حالت رہتی تھی۔ کہ تمام شہر کے حالات سے آگاہی ہو جاتی تھی۔ اور اس عورت کو میں نے مغلوب بھی کرلیا تھا جس کی خاطر عمل شروع کیا تھا۔ اس کو اپنے بس میں اس طرح کرلیا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ خوبی پیدا کرلی تھی کہ کسی دشمن کی طاقت نہیں تھی کہ میری طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے۔ اور مجھے کسی طرح کا صدمہ پہنچائے اور کوئی دشمن ایسا نہیں تھا جس نے مجھ سے مغلوب رہنا منظور نہ کرلیا ہوحتی کہ اسطرح سے بہت سے فائدے ہو گئے مگر مجھے ان تکلیفوں کا ذکر نہ بھولتا تھا جو کہ دو دن عمل میں ہوئیں تھیں باوجود اتنی محنت اور مصیبت کے اس عمل کو شروع کیا اور دلیری اور حوصلہ کو برقرار رکھا۔ مگر پھر بھی صرف تین گھنٹہ باقی رہ گیا تھا جو کہ خدا کو نہ ہونا منظور تھا شکر ہے کہ خدا نے مجھے صحیح اور سلامت زمانے کی حالت دیکھنے کے لئے رکھ لیا ورنہ جان کے چلے جانے میں کوئی بھی فرق نہ رہا تھا۔

عمل ہمزاد کے فوائد

اب اس عمل کی خوبیاں بیان کی جاتی ہیں۔ جو کہ ترتیب وار ذیل میں درج ہیں جس سے کہ ہر ایک آدمی مستفید ہو سکتا ہے۔

ا۔ بہت سے ایسے جانوروں کو جو کہ بہت زیادہ خونخوار ہوتے ہیں اپنے

بس میں کر لیتا ہے۔ بلکہ کوئی جانور بھی عامل کو نقصان نہیں دے سکتا۔

۲۔ ہر ایک شخص کو خواہ وہ مالدار ہو یا غریب اپنا رعب ڈال سکتا ہے۔

۳۔ ہر ایک آدمی کو اور خاص کر عورت کو ایسی حالت میں اٹھا کر لانا جب کہ وہ خواب میں ہو۔

۴۔ ہر ایک قسم کی خبریں دینا۔ اور تمام واقعات کی اطلاع بہم پہنچانا۔

۵۔ ہر ایک چیز با قیمت لا سکتا ہے اور جو چیز تحفہ کے طور پر منگوائی جائے لا سکتا ہے مگر اس پر شرط کہ اس چیز کو فروخت نہ کیا جاوے۔ بلکہ آاس کو تحفہ کے طور پر جس کو چاہے دے سکتا ہے۔ ان حالات میں ایسی چیزیں واپس نہیں لے جا سکتا۔ اگر تحفہ کے طور پر منگا کر اس کو فروخت کیا جاوے۔ تو نقصان دہ ہوگا۔

۶۔ ایسی کتاب نہیں اٹھا کر لا سکتا ہے جو کہ مذہبی ہو بلکہ وہاں سے نقل کر سکتا ہے۔ اور وہیں بیٹھ کر اپنا مطلب پورا کر سکتا ہے۔

۷۔ ایسے جانوروں کے زہر کو دور کر سکتا ہے جن کے کاٹنے سے زہر کا رہنا نقصان دہ ہوتا ہے۔

۸۔ اگر کوئی شخص بڑی بھاری بیماری میں پھنسا ہوا ہو تو اس سے اپنی صحت ٹھیک کروا سکتا ہے۔ اور پھر یہ کہ اس بات کا پتہ بھی لگ سکتا ہے۔ کہ بیماری کیا تھی۔ یعنی بیماری کی تشخیص وغیرہ کا سب حال معلوم ہو جاتا ہے۔

۹۔ اگر کسی بیماری کا نسخہ کسی آدمی کو معلوم ہو اور وہ اور لوگوں سے گریز کرتا ہو۔

تو عامل اپنے ہمزاد کی مدد سے اس نسخہ کا حال دریافت کر سکتا ہے۔

۱۰۔ جتنی دور سے جس وزن کی چیز چاہیے۔ منگوا سکتا ہے بلکہ چیزیں بھی اتنی وزن کی نہ ہونی چاہیے۔

کہ جس سے ہمزاد کو تکلیف ہو۔

عمل کے متعلق ضروری ہدایات

اس عمل کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جب اس عمل کو شروع کرے۔ تو گوشت، پیاز، لہسن وغیرہ اشیاء سے پرہیز کیا جاوے، یہ عمل جیسے مسلمانوں کو کامیابی دیتا ہے ویسے ہی ہندوؤں کو بھی اس سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ مگر اس شرط پر کہ پاک وصاف رہے اور ہر روز نہایا کرے۔

اگر مجبوری طور پر نہا نہ سکے۔ تو وضو ہی کر لیا کرے یعنی ہاتھ منہ دھو کر پڑھے۔ اور اس پر عمل کرے۔ اگر یہ عمل پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکے۔ تو بعد ازاں عامل کو لازم ہے۔ کہ ہر روز رات کو بارہ بجے سونے سے پہلے ایک سو مرتبہ بغور پڑھ لیا کرے۔

اس طرح جس قدر دیر لگے گی اتنی ہی جلدی کامیابی لازم مگر پرہیز لازمی ہے۔ اور ساتھ ہی سوائے خدا کی پرستش کے اور کسی بت وغیرہ کی پرستش نہ کی جاوے۔

اگر اس طریقہ پر عمل کیا جاوے گا۔ تو ہوسکتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد تمام مشکلات حل ہو جاویں۔ مگر عامل کو ہر وقت اپنے دل میں نیک نیتی اور حوصلہ دلیری کو ہاتھ میں رکھنا چاہیے اور یہ عمل کسی کے برا کرنے کے لئے نہ کیا جاوے او نہ ہی اس عمل سے کسی سے کوئی ایسا ناجائز کام لیا جاوے جو کسی کے لئے باعث تکلیف ہو۔

اگر اسکے برخلاف کیا گیا۔ تو یہ حالت ہوگی کہ دوران عمل میں بہت بیمار ہو جائیگا۔ اور سارا کام بگڑ جاوے گا۔

جفر کی رو سے ہمزاد کو ماتحت کرنا

ذیل میں ہمزاد کو قابو کرنے کے طریقے ایسے لکھے جاتے ہیں اور جو کہ جفر کے قاعدہ کی رو سے تیار کئے گئے ہیں۔

جفر کے ذریعہ پہلا قاعدہ

حروف مع اعداد

ا ب ج د، ہ و ز، ح ط ی، ک ل م ن

۵۰۴۰۳۰۲۰۱۰۹۸۷۶۵۴۳۲۱

س ع ف ص، ق ر ش ت، ث خ ذ

۷۰۰۶۰۰۵۰۰۴۰۰۳۰۰۲۰۰۱۰۰۹۰۸۰۷۰۶۰

ض ظ غ

۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰

بجمل حروف کے نیچے جو اعداد لکھے ہیں انکے وہی اعداد رکھے جائیں۔ مثال کے طور پر م کے نیچے چالیس اور س کے نیچے ساٹھ وغیرہ۔

اور جس شخص کے نام ہیں۔ ان حروف کے علاوہ ساری پابندی کی دو باتیں ہیں۔ اعداد کو معلوم کرنیکا طریقہ ذیل میں درج ہے۔

ب ت ج د ر ز ک د ب

ب ٹ ج ڈ ڑ گ گھ پھ جھ چھ

۸۸۷۷۲۵۲۵۲۶۳۶۴۳۴۰۰۲

ہمزاد کو قابو کرنیکی دو صورتیں ہونی چاہیں۔ ایک تو اپنے ہمزاد اور دوسرے کسی مرے ہوئے ہمزاد کو اپنے قابو کرنا، لیکن پہلے اپنے ہمزاد کو قابو کرنے کا طریقہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ پہلے ابجد کے حروف کے ذریعہ سے اپنے نام کے تعداد معلوم کرے۔ اور بعد ازاں اپنی ماں کے نام کے اگر نام کئی ہوں تو بہتر ہے۔ کہ نام وہ لیا جاوے جو کہ زیادہ مشہور ہو خواہ عرف ہو خواہ لقب ہو۔ ان اعدادوں میں اس قدر اعداد اور شامل کئے ہیں۔ کہ جتنے برس کی عمر گزر چکی ہو۔ مثال کے طور پر ۲۵ اگر سال پر تین ماہ یا ایک ماہ زیادہ گزرا تو ایک سال کی اور زیادہ کر دی جاوے۔

مثال کے طور پر اپنا نام رام لال رکھا اور ماں کا نام بالکی رکھا جو اس کے

اعداد پر ذکر کئے گئے ہیں قاعدہ کے مطابق ۳۰۲ ہوئے اور اسکی ماں کے اعداد ۳۱۴ ہوئے ۔اور اگر رام لال کی عمر ۲۴ سال تین ماہ ہے۔تو ان دونوں عددوں پر ۲۵ اور زیادہ جمع کرو ۔تو ۳۰۲+ ۳۱۴+ ۲۵ تمام ۶۴۱ ہوئے ۔ ان میں ۵۷ او زیادہ کئے تو ۵۷+ ۶۴۱ تو ۶۹۸ ہوئے۔

ان میں سے ۳۸ نکالے تو باقی ۶۶۰ رہے ان کو چار پر تقسیم کیا گیا۔

۶۶۰ ÷ ۴ = ۱۶۵ ہوئے۔

بس ۱۶۵ سے نقش بنانا شروع کردو۔اور ایک خانہ میں ایک عدد زیادہ کرتے جاؤ جس طرح ایک سے سولہ تک ہندسے دکھائے ہیں۔مثال کے طور پر نقش درج کیا گیا۔

افتاد دکھانے کا نقش

۱۹۹	۲۰۲	۲۰۵	۱۹۲	۸	۱۱	۱۴	۱
۲۰۴	۱۹۳	۲۹۸	۲۰۳	۱۳	۲	۷	۱۳
۱۹۴	۲۰۷	۲۰	۱۹۷	۳	۱۶	۹	۶
۲۰۱	۱۹۶	۱۹۵	۲۰۸	۱۰	۵	۴	۱۵

اگر تقسیم کرنے سے باقی ایک آوے تو ۵ کا ہندسہ جہاں اس خانہ میں افتاد ایک اور زیادہ کردو۔اگر ۲ دو باقی آوے تو پانچواں خانہ میں ۱۰ اگر تین باقی آویں تو تیرہویں خانہ میں ایک زیادہ کردو مثالکے طور پر ۱۲ خانہ میں ۷۴ لکھے

ہوئے ہیں اور باقی تین ہے۔تو تیرہویں خانہ میں بجائے ۷۵ کے ۷۶ لکھ دو۔

بس اس طریقہ سے عمل درآمد کرتے رہو۔ جب ایسا نقشہ تیار ہو تو ہر ایک طرف سے چار چار خانوں کے کل ہندسوں کو جمع کر لیا جاؤ ے بس ان کا مجموعہ ہوگا جو کہ نام ماہ اور اسکا آوے اور ۶۵۷ ہے اگر آجاوئے تو سمجھو کہ درست ہے ورنہ غلط اور اس طرح سے ہر موکل کے نام کئے جاسکتے ہیں۔جس کا قاعدہ ذیل میں درج ہے۔

مئوکل بنانے کا قاعدہ

مثال کے طور پر پہلے خانہ میں (جو کہ اوپر نقشہ بتایا گیا ہے) کل عدد ۱۹۲ ہیں۔اس موکل کے بنانے سے پہلے ۵۱ نکال دئے گئے ۱۹۲-۵۱=۱۴۱ رہے۔ ان میں سے تین عدد ۱،۴۰،۱۰۰،ان کے حروف بنائے تو ایک سے الف بنا ۴۰ سے م ۱۰۰ سے ق بنانے ان تینوں کا مجموعہ ام ق ہوا۔ پہلے سے نام ق بنا تھا۔ بس تمام کو ملانے سے اسکا میل ہوا بس یہ ایک خانہ کا حل بن گیا۔

اب دوسرے کونہ کا جو کہ اسکے عین مقابل ہے ۱۹۹ ہے اس سے ۵۱ کم کردئے تو ۱۴۸ باقی رہے ان عدوں کے حروف ا م ن اور موکل وممکائیل۔

تیسرے موکل تیسرے گوشہ کا جو کہ نیچا اور بجانب راست ہے۔

اور جو کہ پندرہواں بقایا رہے۔اس میں سے ۲۰۶-۵۱ باقی ۱۵۵ رہے۔ ان کے حروف ہ،ن،ق موکل اس کا بنا میل چوتھا مئوکل چوتھے گوشہ سے بنے گا۔

خانہ دس ہے۔اس میں سے عدد ۲۰۱ ہے۔ پھر ۵۱ نکالے ۱۵۰ باقی رہے۔اس کے حروف درت ق موکل بمکا میل ہوا۔

اب ہر ایک لفظ کے اعداد بنانے باقی رہ گئے ہیں۔ان کے بنانے کا قاعدہ حسب ذیل ہے اور یہ اسی قانون سے بنتے ہیں خانہ وغیرہ وغیرہ ان کا طریقہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

طریقہ

اس کا طریقہ یہ ہے ۔ اول جو عدد خانہ چودہ میں ہو ۔ اس میں ۳۱۴ کردی جاوے۔ پھر جو حروف ہوں ۔ان کے عدد بنائے جاویں ۔ پھر آخر میں پوچھ کا لفظ زیادہ کردیا جائے۔

مثلا کے طور پر نقش مذکورہ بالا کے خانہ میں ۱۴ کے ساتھ ۲۰۵ اس میں ۳۱۴ زیادہ کردیئے جائیں تو ۵۱۹ ہوجاویں گے۔ پھر ۵۱۹ میں سے ۳۱۶ نکالو تو باقی ۲۰۳ رہیں گے۔

اور اعوان اول بوش ہو۔اس طرح سے مذکورہ بالا قانون کے موکل ترتیب وار بائے جاویں۔بس اس طرح سے آٹھوں موکل حسب ذیل بن گئے۔ جن کے نام ترتیب وار یہ ہیں۔

۱۔ جرپوش ۲۔ کیوش ۳۔ یقوش

۴۔ دیوش ۵۔ صفیوش ۶۔ حصیقوش

۷۔ مصیقوش ۸۔ یوش

اس سے پھر ایک بڑا نام بنے گا۔ وہ اس طریقہ پر کہ بیچ کے چار خانوں میں جس قدر اعداد ہوں ان کا مجموعہ اس قدر ہوگا۔ جس قدر کہ ہر ایک ضلع کا مجموعہ ہے۔

نقش مثال کے طور پر اوپر بیان کیا گیا ہے چاروں عدد یہ ہیں:

ان سب کا مجموعہ کرنے سے کل ۷۹۸ ہوئے اب اس میں یہ لکھا جائے۔ کہ قدر کے ناموں میں کونسا نام یہی عدد رکھتا ہے۔ اگر ایک نام نہ نکل سکے تو کئی ناموں کو جمع کر لیوے چنانچہ ۷۹۸ کے یا اور بڑ نام بنا گیا۔

تو اب عزیمت یوں بناؤ۔ عرست عیکوہ السبت، علیکمند یا ہمزاد رجوع تو بحق العوکلیس۔ اسماعیل۔ جمنائیل۔ خصائیل۔ خفائیل۔ ولبون۔ جریوش۔ دیوش۔ بعقوش۔ وصیفوش۔ حصقیوش۔ ہقنیوش۔ اربوش۔ وبحق والحق اسم الاعظم اللہ وذائق ای ہمزاد حاضر شو حاضر شو۔

اب ۷۹۸ کو ۱۲ پر تقسیم کیا جاوے تو خارج قسمت ۶ ہوئے۔ بس اسکا چھٹا برج فیصلہ یعنی کتبان ہے اسکا عطارد یعنی بروج ہے۔

بس پھر یہ دور کے دن شرع کنا چاہیے۔ کل عدد ۹۸ بنے ہیں۔ اس لئے پڑھنے اور لکھنے کی اور اس قدر نہ ہو کہ نقش لکھنا اور عزیمت پڑھنا اس طرح ہو کہ نصف بار نقش وغیرہ لکھے جاویں اور لکھتے وقت صندل سفید اور باقی اشیاء سدگار لیا جاوے اور ان نقشوں وغیرہ کو ہر روز جتنے لکھے جاویں۔ ایک درخت پر لٹکاتے جاؤ۔

یہ چاہیے کہ ہر روز ہر ایک درخت پر لٹکاتے جاؤ چاہے الگ الگ درختوں پر لٹکائے جائیں مگر یہ ضروری ہے کہ بڑے درخت پر ہی لٹکائے جائے بس جب ایسا عمل درآمد کرو گے۔تو ضروری ہے کہ مدت مقررہ پر بھی اکتالیس روز کے ہمزاد حاضر ہو جاؤیگا۔

اور وہ کام کرے گا جو کہ اول و دوم درجہ کے ہمزاد کرتے ہیں۔مگر ہر ایک کام میں احتیاط ضروری رکھی جائے تا کہ کامیابی جلدی ہو جاؤے۔اور دوران عمل میں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

عمل کے متعلق شرائط ذیل لازمی ہیں

۱۔ کوئی کام بھی ایک اختصاد کرر کھا ہو۔جس سے کہ زیادہ لیکن اسی طرف رہتی ہو۔

۲۔ کسی سے بالکل بات نہ کرے تا کہ کسی دوسرے آدمی کو اس عمل کا پتہ نہ لگ جائے

۳۔ جماع اور ایسے کاموں سے پرہیز کیا جائے۔جو کہ ناجائز ہوں۔

۴۔ ہر وقت پاک وصاف اور ہر ایک کے ساتھ نیکی کا ہوتا رہے۔

۵۔ پڑھتے اور اس پر عمل کرتے وقت دل میں دلیری و حوصلہ کو ہم رکاب رکھئے۔اور کسی وقت بھی زنجیدہ اور خوف زدہ نہ ہو۔

۶۔ ذیل کی چیزیں کھانے میں نہ لائی جائیں۔گوشت۔لہسن یا اور اسی قسم

کی چیزیں جو کہ بو رکھتی ہیں۔ بالکل استعمال میں نہ لائی جائیں۔

ہمزاد کی خوبیاں

اس ہمزاد کی خوبیاں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ پہلی یہ کہ جس طاقت اور قوت کا آدمی ہوگا۔ اسکو ویسے یہ اعلیٰ درجہ کے اختیارات اپنے ہمزاد سے مل سکے گے۔ اور جو کمر بیور عامل ہونگے۔ انکے ہمزاد کی خوبیاں بھی کمزور واقع ہونگی۔ لیکن یہ بھی نہیں ہے کہ ہر ایک ہمزاد بالکل ناکارہ ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس میں کوئی ایسی خوبی ضروری پائی جاتی ہے جو کہ سب سے افضل پائی گئی ہو۔

جفر کے قاعدہ سے دوسرا طریقہ

جفر کے قاعدہ کی رو سے ایک طریقہ اور بیان کیا جاتا ہے وہ رہے کہ جس عامل کو اپنے ہمزاد کا نام دریافت کرنے کی ضرورت ہو اس عامل کو لازم ہے کہ پہلے وہ اپنے نام کے عداء پر بیان گئے ہوئے قاعدہ کی سے معلوم کرو پھر اس میں ۵۷ اور جمع کر دو۔ اور بطہ ازاں ربط کرو۔

مثال کے طور پر عامل بڑمباشی لال ہے اور بقائے اپنے ہمزاد کا م نام دریافت کرنا ہے تو اسکے لئے پہلے اس نام کے اعداد معلوم ہو تو ۳۳۹ ہوئے اس میں جمع کر دیئے۔ تو کل تعداد ۳۹۶ ہوئے۔

بس ان کے حروف حسب ذیل ہیں۔ و۔ ص۔ ش۔ ان کو ربط اسطرح

سے کیا۔

ا۔ د،ص،و،ا،وہ ش جو ہے۔ پھران کو تخلیص کیا یعنی جو حروف دوبارہ آئے ہیں۔ان کو الٹا دیا تو یہ حالت ہوگی جو کہ ذیل میں درج ہے واؤ ص اوش ی ن وغیرہ۔ پھر مذکورہ بالا حروف کو مغلوب کیا تو یہ صورت پیدا ہو جائیگی۔ کہ ن ی ش و ص اوراب برمباشی لعل ہمزاد کا نام یہ ہے۔ نیشید صاؤ۔

جو حروف الف سے پہلے آیا کرے اس پر زیر تصور کرلیا جائے اور جو حروف واؤ سے پہلے آوے اس کو پیش اور جو اوری سے پہلے آئے اس کو زبر۔اس کے وہ جو حرف باقی رہیں گے یا تو وہ ساکن ہونگے۔ یا اگر عراب کی ضرورت محسوس ہوگی۔تو اس خانہ کے سے لگائے جاسکتے ہیں کہ حروف آتشی ہوں ان کے اور پیش کردی جائے۔

اور جو حروف بادی ہوں گے ان کے نیچے زیر اور جو امی (آتشی) ہوں گے ان پر زیر لگا دیا جائے۔اور جو خاکی ہوں گے ان پر ساکن بس اس حروف کے آتشی وخاکی وآبی میں نقشہ مندرجہ ذیل ص ۶۸ پر ہے۔

آتشی: اہ طم دش و۔

بادی: ب وی ن ص ت ض

آبی: ج رک س ق ف ط

خاکی: وہ ل غ رخ غ

جب اس قاعدہ کی مدد سے ہمزاد کا نام معلوم ہو جائے تو پھر ان حروف

کے اعداد معلوم کئے جاویں۔ جو کہ کل اعداد ۴۶ ہونگے بس اس نام کو ۴۶۱ بار ہر روز صبح کے وقت پڑھا چاہیے۔ اور اس کی تکبیر ذنل کے قاعدہ کی مدد سے کی جائے اور اس نام حرو باری باری ایک سطر ترتیب وار لکھتے جاؤ۔ جو اس طرح سے دوسری سطر میں پھر پہلی سطر کے آخری لفظ پہلے لکھا جائے اور پہلے حرف کے بعد میں اور پھر آخری کے پہلے جو حرف ہے۔ اسے پھر اول کے بعد والا حروف لکھو۔ جہاں تک کہ اسکی سطری کرے۔ بعد تیسری سطر کے دوسری سطر سے اس طرح پیدا کرے کہ کسی طرح پہلی سطر نکل آئے۔

بس اس طرح کرنے سے صرف ایک بار تعمیر ہوئی۔ بس اس طرح سے جتنے بھی دنوں میں ہو سکے کل ۴۶۱ باری یہ عمل پورا کرلیا جائے مگر ۱۱ روز سے کم اسکو ختم نہ کیا جائے اور چالیس روز سے کبھی زیادہ عرصہ نہ گزر جائے۔ بلکہ انکے درمیان یا اختتام پر جس وقت عامل کی مرضی ہو یا جیسا کہ وہ مناسب سمجھے کر لیوے۔ مگر مثال کے طور پر صیاسی عامل کے نام کی تیسری باقی ہے۔

بس اسی مثال کو لے کر ہر ایک آدمی اپنی تکبیر دریافت کر سکتا ہے ن۔ ی۔ ش وص او سطر اوس کر گئی۔ بس تکبیر ختم ہوگئی۔

ون ای ص س وسطر ودوع ب اول کے سب حروف ایک ودش ن ص ای سطر سوئم لکھو۔ ن ودی ن پھر آخری حروف ہی واوص ش ن سطر چہارم کی ایک سطر لکھے۔ دوی ن واب ایک ن ش وص اواول سطر میں اول میں ہے بس دوسری سطر میں سطر میں تمام حروف کی یہ شکل ہوگی کہ ن ودوی ی ن ن ان میں سے مکذور

حروف نکال دیئے جائیں باقی ن و دی ن چونکہ چالیس اور حروف ۴۶۱ باری پڑھ کر ختم کرتا ہے اگر ان کو چالیس پر تقسیم کیا جائے تو ضروری ہے کہ اکیس روز تک ہر روز تقریباً گیارہ بار لکھا جائے۔ اور ۴۶۱ بار نیشد صاؤ لکھنے کے بعد پڑھا جائے۔

مگر یہ یاد رکھے کہ جس کے حروف زائد ہوں وہی استعمال میں لائے کیونکہ اس ہمزاد میں چار حروف بادی ہیں۔ صوم ن۔

لہذا اس کا مزاج بادی ہوا۔ بس اب ایسی لکھی جائے اور بعد ازاں کسی ایسے درخت سے لٹکا دی جائے۔ جو کہ بلندی پر ہو رہا اگر یہ نہ ہوا اور حروف آتشی کے زیادہ آجائیں۔ تو انکو آگ میں جلا دیا جاوے اگر خاکی حروف زیادہ ہوں تو زمین کھود کر دبایا کریں اور اگر آبی کے حروف زیادہ ہوں تو پانی میں یعنی دریا میں بہا دیئے جائیں اگر نہ خاکی ہوں نہ آبی اور اگر تینوں چاروں میں سے کوئی بھی زیادہ نہ ہوا اور سب برابر ہوں تو نصف بقایا کے مطابق اور نصف کو درختوں پر لٹکایا جائے۔

اگر مثال کے طور پر تینوں حروف آتشی ہوں اور تین بادی اور باقی کے حروف کم ہوں تو پھر بھی دونوں عمل کئے جاسکیں گے۔ لیکن عامل کو لازم ہے کہ اس عمل میں کہیں سے بھی غلطی نہ کرے۔ کیونکہ اگر ذرا بھی غلطی واقع ہو جائیگی تو تمام محنت اکارت چلی جائے گی اس لئے تمام عمل میں تمام محنت اکارت چلی جائے گی۔ اس لئے تمام عمل میں تمام امور اچھی طرح سے سوچ سمجھ کر کئے جاویں تا کہ تمام محنت کا پھل اور اس سے کچھ فائدہ پہنچ سکے۔

ایسے عامل کو مندرجہ ذیل باتوں کا پابند رہنا چاہیے

جو عامل کہ اس پر عمل کرنا چاہیے تو اس کو لازم ہے کہ پہلے ذیل کی شرائط پڑھ لیں۔ اور دوران عمل میں ان پر عمل کرے۔ تا کہ عمل ے شروع اور درمیان اور اختتام پر کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

۱۔ ہر وقت خواہ پڑھنے کا یا لکھنے کا ہو۔ بخور، صندل، فنویان سط گائے کھے۔

۲۔ اگر کسی حروف میں کوئی غلط ہو جائے یا اس میں کسی طرح کا کوئی شک وغیرہ پڑھ جائے تو اس تکبیر کو چھوڑ دیا جائے۔

۳۔ ہر وقت پاک صاف رہے اور ہر روز عمل کے شروع وضو کر کے پڑھ لیا کرے۔

۴۔ ہندو بھی اس کو کر سکتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ وضو پڑھنا سیکھیں اور صاف پاک رہنے کی کوشش کرے۔

۵۔ اس کو ایسی سیاہی سے لکھا جائے جو کہ پاک صاف ہو مثال کے طور پر زعفران، شنگرف کی سیاہی زیادہ صاف اور پوتر مانی جاتی ہے۔

۶۔ جب تک اپنا عمل پورا نہ کیا جائے۔ تب تک کسی اور کام کی طرف زیادہ رجوع نہ ہو۔ یعنی کہ جو کام بھی دوران میں کیا جائے۔ وہ اس عمل کے

کام کی محنت سے زیادہ نہ ہو۔

۷۔ گوشت کم کھایا جائے۔ اور پیاز لہسن معمولی اس قسم کی چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔

۸۔ ایک دفعہ ایک تعویذ بنا چھوڑے جس پر کہ ہمزاد کا نام درج ہو۔ اور اس کو اپنے سرہانے سونے کے وقت رکھ لیا کرے۔

۹۔ جن کاغذوں پر تکبیر لکھا جائے۔ وہ بھی پاک صاف ہوں۔ اور تمام حروف الگ الگ لکھے جائیں۔ تاکہ پڑھنے میں کوئی تکلیف نہ ہو۔

۱۱۔ مباشرت سے پرہیز کیا جائے اور کسی عورت سے تنہائی میں کوئی بات چیت نہ کرے۔

۱۲۔ جب عمل کے چالیس روز گزر جائیں تو آخری دن کچھ نہ کچھ لکھا جائے بس اکتالیسویں روز گزر جائیں۔ تو ہمزاد دکھائی دیگا۔ بس اس طرح سے دیکھنا چاہیے۔ کہ ہمزاد کس حالت میں کھڑا ہے۔ اگر غرور کی حالت میں کھڑا ہے تو اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ ابھی تابع نہیں ہوا۔

بس جس وقت ہاتھ جوڑ کر ادب کے ساتھ کھڑا ہو جائے تو بس آپ کا مطلب حل ہو جائیگا۔ اگر کوئی شرارت سے کام کرتا ہے تو پھر ہرگز یہ خیال دل میں نہ لاؤ کہ تابع ہو چکا ہے۔ ہاں اگر اس کی خاصیت ہی ایسی ہے۔ گویا اگر تین چار دن تک ایسی ہی رہی تو جان کہ وہ اس طرح کا ہے۔ مگر عامل کو یاد رکھنا چاہیے کہ پہلے دن کوئی بھی حکم نہ دیوے۔ بلکہ اگلے روز اپنا جو کام چاہے کرا سکتا ہے۔ مگر دل

میں نیک نیتی اور کسی سے برائی کا خیال ہرگز نہ رکھے۔

تیسرے درجہ کا عمل جفر کے قاعدہ سے

اس عمل کے لئے لازمی ہے کہ اول میں عامل ایک ایسا آئینہ تیار کرے جو کہ آدمی کے قد کے برابر ہو۔ اور ایسا لباس پہن لیوے جو کہ دیکھنے سے بڑا چست معلوم ہو۔

اس آئینہ کے سامنے کھڑا ہو جائے۔ اپنے دونوں ابروؤں کے درمیان نگاہ سے بڑے غور کے ساتھ دیکھتا رہے اور پڑھنے کے لئے ذیل کا قاعدہ استعمال کرے۔

اپنے نام کے حروف ترتیب وار لکھئے۔ اس طرح سے جیسا کہ ب، خ ا س ی اق ال۔ ان حروف کو تخلیص کر دیا جائے تو یہ حروف ہو جائیں گے۔ راوہ ک ان دونوں کو ملا دو ب ء خ اس ی ل رادہ ک وغیرہ۔

ان حروف میں سے جو حرف مقرر ہوں۔ ان کو نہ گرائے۔ یعنی اپنے نام کے حروف۔ اگر ماں کے نام میں مقرر حرف آ جائیں۔ تو ان کو بھی نہ گرائے جائیں۔

اس ترتیب سے والد کے نام سے حروف تخلیص کر کے ملاو و مثلاً ان ہر سہ سطر حروف کے نام یہ سطر معلوم ہو جائے گی۔ جو کہ ذیل میں درج ہے۔

اب رج اس ی ل روہ ک ن ود ج۔

پھران تمام حروف کواس پھران تمام حروف کواس الجد کے قاعدہ کی مدد سے جواوپر مثلاً ۷۷۲ ہوئے ۔ ان اعداد کواس طرح سے بنایا گیا کہ ۲ ہیں کہ ۷۰ ہیں اور ۷۲ ہیں ۔لہذا کاب ۷۰ کاع اور ۷۶۰ کاذ تعان کا مجموعہ بعد ہوا۔اور رئیل کالفظ اس میں زیادہ کردیا توبعذ آئیل ہوا۔

بس پھران کی اس قدر کہ ان کے اعداد معلوم کئے تھے ۔یعنی ان کو ۷۷۲ بار پڑھا جائے اور پڑھتے وقت قدر آدم آئینہ کوسامنے رکھ لواور ساتھ ہی ذیل کی باتوں کی احتیاط رکھے جوکہ حسن ذیل کردی جاتی ہیں۔

۱۔ جہاں پرعمل کرو وہاں اور کوئی شخص نہ آتا جاتا ہو۔

۲۔ عمل پڑھتے وقت زیادہ حرکت نہ کرواور آنکھوں کو بار بار نہ جھپکاؤ۔ بلکہ ان کوایک طرف لگائے رکھو تا کہ عامل کا خیال کسی دوسری طرف نہ جائے پائے۔

۳۔ اپنے چہرہ پرایک نگاہ رکھ کر پڑھو۔تا کہ ایک جگہ کا نقشہ دل میں پیدا ہو جائے۔

۴۔ لباس بالکل چست ہونا چاہیے۔خواہ کسی قسم کا ہو۔

۵۔ جب تعداد ۷۷۲ دفعہ پوری کرچکوتو اپنے دل میں اس کا خیال ضرور رکھو۔

۶۔ اس عمل کا ذکر کسی آدمی سے نہ کریں۔

۷۔ ایک دعہ ضروری پائیہ تکمیل کو پہنچانے کی کوشش کرنا چاہیے۔

۸۔ اگر اکتالیسویں روز ہمزاد حاضر ہو جائے۔تو عامل کو اس وقت گھبرانا نہیں چاہیے۔کیونکہ ہمزاد بہت سی ڈراؤنی شکلیں بنا کر ڈراتا ہے۔ لیکن عامل کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچتا۔

جب ہمزاد سامنے آجائے تو اپنی طرف سے پہلے کوئی بات نہ کہے۔ بلکہ ہمزاد خود بات کا سلسلہ شروع کرے گا۔اور جو بات ہمزاد کہے۔اس کا جواب بڑی ہوشیاری سے دے دو۔مگر عامل کو چاہیے کہ اس کا تصور ہر وقت دل میں جمائے رکھے۔اگر تصور دل سے ہٹ گیا تو کامیابی کا منہ دیکھنا بالکل ناممکن ہے۔ بلکہ اور زیادہ دن محنت کر کے اس عمل کو کرنا پڑے گا۔

اس عمل میں جتنی ہوشیاری سے اور پرہیز وغیرہ سے کام لیا جائے گا۔ اتنی جلدی ہی کامیابی ہوگی یہ ضروری نہیں ہے۔کہ ضرور اس عمل کو کرتے ہوئے اکتالیس روز گزر جاویں اس ہمزاد میں ایک تو یہ بھی بات ہوگی کہ جس وقت حاضر ہوگا۔مجسمہ کی شکل میں موجود ہوگا۔اور جو کام کہ عامل کہے گا۔اس میں کبھی بھی انکار نہ کرے گا۔باقی طریقہ جو مندرجہ بالا قاعدہ میں درج کیا جا چکا ہے۔عمل درآمد کرے۔

ادنیٰ درجہ کے ہمزاد کو قابو کرنے کا طریقہ

ایسے ہمزاد کو قابو کرنا ان آدمیوں کے لئے فائدہ مند ہے جو کہ زیادہ تر نجوم کا علم جانتے ہوں۔یا جو حکمت یا ڈاکٹری کا کام کرتے ہوں۔اور نبض دیکھ کر بیماری کا حال دریافت کرتے ہوں۔بس اب اس ہمزاد کو تابع کرنے کا حل لکھا

جاتا ہے۔

عامل کو ایک اتنا بڑا شیشہ لینا چاہیے۔ جس سے کہ گردن اور تمام چہرہ نظر آجائے۔ بس اس طرح ہر روز بیٹھ کر یا کھڑا ہو کر اپنے چہرے کو دیکھتا رہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ آئینہ کو تبدیل نہ کرے۔ اور ہر روز اپنے دل میں اس کا تصور جما لیا کرے جب اچھی طرح سے چہرہ کا تصور دل میں بیٹھ جائے گا تو پھر جس آدمی سے چہرہ ملائے گا۔ اس وقت اس آدمی کے تمام حالات کا پتہ جو کہ اس کے خیال میں ہے لگ جائے گا۔

اور جو شخص نبض دیکھ کر حال معلوم کرتے ہوں وہ بھی بغیر نبض دیکھنے کے معلوم کر لے گا۔ کہ اس کی کس قسم کی بیماری ہے۔ اور اس طریق میں بالکل کسی قسم کی غلطی واقع نہ ہوگی۔ مگر یہ شرط ضروری ہے کہ اپنے چہرے کا تصور بغیر دیکھنے کے بھی یاد رہے۔ اگر تصور بھول گا۔ تو کوئی فائدہ نہیں رہے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر روز آئینہ دیکھنے کی مشق کرنی چاہیے۔ جب پوری طرح مشق ہو جائے اور دل میں اپنے تصور کا اچھی طرح خیال ہو جائے تو پھر اس کی آزمائش کی جائے۔ ورنہ بے عزتی ہونے کا ڈر ہے۔ اس لئے عامل کو اس میں پوری پوری کوشش کرنی چاہیے۔ تاکہ کامیابی ہو جائے۔ اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اور ساتھ ہی مندرجہ ذیل باتوں پر عمل درآمد کرے۔

۱۔ یہ عمل کسی کو برائی کی خاطر نہ کیا جائے۔ اور نہ ہی کوئی ناجائز کام اس سے لیا جائے۔ ورنہ تمام محنت رائیگاں چلی جائے گی۔ اور مفت میں

ناکامی کا شکار ہونا پڑے گا۔

۲۔ ہر وقت پاک صاف رہے اور کسی سے محبت زیادہ نہ کرے۔

۳۔ ہر وقت اس عمل کو ناجائز طور پر استعمال نہ کرتے رہو۔

۴۔ جس وقت عمل شروع کرو۔ اور اس کو ختم کرتے وقت تک کوئی آدمی عامل کے پاس نہ آئے۔ کیونکہ ایسا ہونے سے عامل کا خیال کسی اور طرف ہو جائیگا۔ اور اپنے چہرہ کا تصور دل میں ٹھیک ٹھیک نہ بٹھا سکے گا۔

ادنیٰ درجہ کے ہمزاد کا دوسرا طریقہ

ایک ادنیٰ درجہ کے ہمزاد کو قابو کرنے کا طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے جو آگے لکھا جائیگا۔ لیکن ایسا ہمزاد صرف لوگوں کو خوابوں میں ڈرا سکتا ہے۔ اور جو عامل کہے اس قسم کے خواب دکھا سکتا ہے۔

طریقہ

اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ذیل کے منتر کو شب کے وقت ہر روز سوتے وقت تقریباً اکیس دفعہ یہ منتر پڑھ کر سویا کریں۔ جب یہ منتر پڑھ لو تو پھر کسی سے بات چیت وغیرہ نہ کریں۔ پھر جب صبح اٹھے اور پھر اکیس دفعہ یہ منتر پڑھو اور پھر ایک دفعہ یہ عمل سورج کے غرب ہونے پر سورج کی طرف منہ کر کے پڑھو منتر یہ ہے۔

اوم نمونارائن آئینہ ہمزاد مالوہ کر بھگت

یہ عمل جب اکیس روز تک کر چکو تو بعد ازاں آخری دن جب صبح کے وقت اٹھو گے۔ اور جس آدمی کا دھیان کرے اوروں کے سامنے ہو کر جو باتیں یا کوئی اور کام کہو گے تو وہی آدمی کرے گا۔ جس کی سچائی آپ کو تین روز کے اندر نظر آجائے گی جیسا کہ مثال کے طور پر نیچے درج کیا جاتا ہے۔

مثلاً ایک آدمی کا دھیان اچھی طرح سے اپنے دل میں کر کے اور رات کے وقت سوتے ہوئے تقریباً ۱۲ بجے کے اس منتر کو تین دفعہ پڑھو اور بعد ازاں اسکی طرف سامنے ہوا سے اپنا رعب دکھاؤ پھر کوئی جوتا یا پتھر وغیرہ اسکی طرف پھینکو ۔بس پھر کیا ہوگا۔ کہ وہ شخص جس کا تصور دل میں کر لیا تھا جاگ پڑے گا اور وہی حالت اس کو نظر پڑیگی۔ مطلب یہ کہ جو بات اس وقت عامل کہے گا وہی بات دوسرے آدمی کے اوپر اثر کریگی۔

پھر آوہ آدمی اس کے ڈر سے جاگ پڑتا ہے اور کئی کئی دفعہ وہ آدمی چونک پڑتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ یہ خواب کئی دفعہ آتے رہتے ہیں۔ اور بعد ازاں جا کرتا ہوا ختم کرے۔

جب یہ معلوم ہو جائے کہ اب ہمزاد اس قابل ہو گیا ہے کہ جو کچھ اسے کہا جائے گا یا اس قسم کے خواب وغیرہ دکھا سکتا ہے تو عامل کو چاہیے کہ بیشک اس وقت عمل کو چھوڑ دے لیکن یہ عمل کسی ناجائز کام کیواسطے نہ کیا جائے۔ ورنہ ہمزاد چھوڑ جائیگا اور نقصان ہوگا

اس عمل کی احتیاط

اس عمل پر کام کرنے والوں کے لئے ذیل کی شرائط پر چلنا ضروری ہے۔

۱۔ اول تو اس عمل کا استعمال کسی بچہ پر نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس سے بچہ ڈر کر بیمار ہو جائیگا اور عامل کو بہت سا نقصان پہنچے گا۔

۲۔ کسی عورت وغیرہ سے کسی ناجائز کام کے لئے یہ عمل استعمال نہ کرے۔

۳۔ جماع سے پرہیز رکھا جائے۔

۴۔ دودھ گھی اور دہی کے سوائے گوشت وغیرہ کھانا بھی ممنوع ہے۔

۵۔ کسی کا روپیہ یا کسی قسم کا ناجائز فعل ہمزاد سے نہ کروائے اور نہ ہی کسی کو جسمانی نقصان پہنچائے۔ کیونکہ ایسا کام کرنے سے عامل گنہگار ہو جائے گا۔ اور ممکن ہے کہ ایسا کرنے سے ہمزاد چھوڑ جائے۔

۶۔ ایک ماہ میں ایک دفعہ ضروری اس منتر کو پڑھنا لازمی ہے۔ اگر اس منتر کو بھی یاد نہ رکھا تو ہمزاد چھوڑ جائے گا۔

۷۔ بعض دفعہ عامل بھی ویسا ہی ثواب رکھتا ہے۔ جو کہ اس نے کسی اور آدمی کے لئے کیا ہو۔ اور ساتھ ہی وہ تکلیف بھی پیش آتشی ہے جو کہ دوسرے کے لئے اس نے کہا۔ ایس حالت صرف ان کے ساتھ ہوتی ہے۔ جو کہ ناجائز طور پر اس عمل کو استعمال کرتے ہیں۔

ہمزاد کو قابو کرنے کا ایک اور طریقہ

ہمزاد کو قابو کرنیکا ایک اور طریقہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے مگر اس عمل میں محنت کی بہت ضرورت ہے۔اس لئے عامل کو لازم ہے کہ پہلے اس کو شروع کرنے کے لئے پوری طرح سے تیار ہو جاوے بعدازاں جب عمل شروع کرتا ہے تو پیشتر اس عمل کے چالیس روز پہلے آئینہ بالکل نہ دیکھا جاوے۔

بعد چالیس روز کے ایک ایسا آئینہ لے۔جس میں سے کو اپنا چہرہ اور گردن وغیرہ اچھی طرح سے دیکھ سکے۔ دیکھنے کا طریقہ یہ ہے۔کہ اپنی آنکھ بالکل نہ جھپکائے۔اور دونوں ابروؤں کے درمیان کی جگہ کو ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہے اور ساتھ ہی یہ الفاظ پڑھتا رہے۔

اگر بالفرض آنکھ جھپک بھی جاوے تو پھر دوبارہ عمل شروع کرو۔ جب اچھی طرح سے نظر ٹک جاوے۔اور ایک لمحہ کی غفلت بھی نہ ہونے پائے۔

اور پھر ایسی حالت میں نیند آنے لگے۔اس لئے لازم ہے کہ پہلے ہی سے ایسا انتظام کرلیا جاوے۔تاکہ جب نیند آنے لگے۔تو اسی آرام کے ساتھ سو جائے۔اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔اور ایک آدمی کو اس لئے مقرر کر دیا جائے۔کہ جب نیند آجاوے جو کہ خاص مقرر کردہ وقت پر اندر آجاوے۔

اور اگر عامل خواب میں ہو تو اس کو آہستہ سے جگا دے یا اس پر ایک گیلا رومال رکھ دے۔کیونکہ اگر یک لخت جگا دیا گیا تو اس کے ڈر جانے کا اندیشہ ہے۔

اس لئے عامل کو لازم ہے کہ ایسا آدمی مقرر کرلہوے۔ جو کہ نیت نیک والا ہو۔ اور ہر ایک کام میں محنت زیادہ کرتا ہو۔ اگر اس کام کے لئے اپنی عورت مقرر کرو تو بہتر ہوگا۔

جب اس طرح سے ہر روز عمل کرتے ہوئے۔ چالیس روز گذر جادیں گے تو کتالیسویں روز ایک خاص قوت حاصل ہو جاوے گی۔ جس میں کہ مندرجہ ذیل خوبیاں پائی جاویں گی۔ تو وہ فوراً مجبوری طور پر حاضر ہو جاوے گا۔

۱۔ پس آدمی کو اپے دل میں تصور کرلو گے تو وہ خواہ مجبورہ ہو۔ حاضر ہو جاوے گا۔

۲۔ جس آدمی کے ابروؤں کے درمیان نظر کو ٹکٹکی لگا کر دیکھ گے تو وہ شخص تابع ہو جاوے گا۔

۳۔ جس آدمی کے دونوں ابروؤں کے درمیان نظر ڈالو گے تو وہ آدمی تمہاری مرضی کے خلاف کوئی کام بھی نہیں کرسکتا۔ اور ہر ایک کام میں آپ کا مشورہ ضرور لے گا۔

۴۔ اگر کسی جگہ کی خبر منگوانی ہو۔ تو ضروری ہے۔ کہ عامل اس جگہ کو پہلے دیکھ چکا ہو۔ بس پھر وہاں کے حالات سے تمام ہی واقفیت ہو جاوے گی خواہ جگہ بہت ہی دور کیوں نہ ہو۔

۵۔ کی جگہ کے تمام حالات عامل سے پوچھے جاویں۔ پھر وہ شرط پر تمام حالات پورے پورے اور صحیح صحیح بتا سکتا ہے۔ مگر اس جگہ کو بھی عامل

نے پہلے دیکھا ہو۔ کیونکہ اگر وہ جگہ نہ دیکھی ہوگی تو اس کا تصور عامل نہیں کرسکتا۔ اور اگر نہ کر سکے گا۔ تو حالات سے محروم رہ جاوے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ عامل کو جس جگہ کے واقعات کا معلوم کرنا ہو۔ وہ دیکھی ہوئی ہو۔

۶۔ اگر کوئی جانور سامنے کھڑا ہو۔ اور اس کو گرانا منظور ہو تو اس کا خیال دل میں رکھ کر اور اس کی طرف بہ نظر غور دیکھ کر اگرا سکتا ہے۔

۷۔ یہ ضروری نہیں کہ جانوروں کو ہی گرایا جاسکتا ہے۔ بلکہ درختوں اور درندوں پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

۸۔ اگر کسی دو آدمیوں کے درمیان نفاق ڈلوانا ہو۔ تو یہ بھی عامل کرسکتا ہے۔

۹۔ ان تمام باتوں کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہو جاوینگی۔ جو کہ عامل کے لئے ترقی کا باعث ہوں گی۔ لیکن تمام باتوں کو حاصل کرنے کے لئے چند ایک ضروری ہدایات میں جو کہ ترتیب وار ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ اس لئے عامل کو چاہیے۔ کہ ان تمام باتوں پر عمل کرے۔ تا کہ کامیابی نصیبت ہووے۔

ضروری ہدایات برائے عامل درج کی جاتی ہیں

۱۔ ذیل کی بیماریوں سے نجات رکھتا ہو۔

مثلاً مکتہ، جرع، تکبیر، دماغ کی کمزوری، احتلام، خفقان، صفت باد، بواسیر خونی، جگر، فتق، آنت آنا وغیرہ۔

ایسی بیماری نہ ہو۔ جو کہ انسان کو بہت تنگ کیا کرتی ہے بلغم وغیرہ اور تپ دق یا جنون وغیرہ بہت مدت سے اپنے خاندان سے کسی کو نہ ہوئی ہو۔

۲۔ عامل کی اپنی عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ اور صحت زیادہ تندرست اور مضبوط ہو۔

۳۔ طبیعت میں کسی قسم کا زیادہ غصہ نہ ہو۔ کیونکہ اس غصہ کی وجہ سے بھی بہت بیماریوں کے ہو جانے کا خطرہ ہے۔

۴۔ اگر جماع کیا ہوا ہے تو کوئی ہرج نہیں۔ مگر دوران عمل میں جماع سے پرہیز رکھنا چاہیے۔ اور اگر مجبوری میں ایسا ہو تو ہفتہ میں ایک دفعہ جماع کیا جا سکتا ہے۔ اگر زیادہ جماع کیا گیا تو ممکن ہے کہ تمام طاقتیں زائل ہو جائیں گی۔

جب سب طاقتیں زائل ہو جاویں گی۔ تو پھر ضروری ہے کہ کوئی نہ کوئی بیماری ضروری آوے گی۔ بس جب بیماری نے آدبایا۔ تو سارے کا سارا کام ادھورا رہ جائے گا۔ اس لئے عامل کو لازمی ہے کہ جماع سے پرہیز رکھے۔ تا کہ ناکامیابی کا منہ نہ دیکھنا پڑے۔

۵۔ کسی پر عاشق نہ ہو ورنہ کامیابی نہ ہوگی۔

۶۔ فرض کیا۔ اگر کسی بیماری میں مبتلا ہو تو اسکا علاج کسی انگریزی دوائی کے ذریعہ نہ کرایا جاوے بلکہ دیسی دوائی کا استعمال کیا جاوے کیونکہ انگریزی دوائی ممکن ہے مزاج کے موافق نہ آئے اور بیماری بڑھ جاوے۔ اس لئے عامل کو

انگریزی دوائی سے پرہیز ہی رکھنا لازمی ہے۔

۷۔ کسی قسم کا فکر دل میں نہ رکھا جاوے۔ بلکہ اپنے آپ کو ہر وقت ہنسی خوشی میں رکھا جاوے اور یہ عمل کسی کو دکھ دینے کے واسطے استعمال نہ کیا جاوے۔ کیونکہ اس کا ناجاز طور پر استعمال لیا گیا تو ممکنہ ہے یہ عمل چھوٹ جاوے گا اور آخر میں نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اس لئے عامل کو لازمی ہے کہ ان تمام روایتوں پر کاربند رہ کر عمل کو شروع کرے۔ تاکہ جلدی کامیابی نصیب ہو اور دوران عمل میں کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بلکہ ہر ایک آسانی سے ہوتا چلے۔

عمل حاضرات کا بیان

اس میں بھی کسی پریکٹس یا مجاہدے کی ضرورت نہیں یہ عمل بالکل کرسٹل جادو سے ملتا تھا۔ پنجاب میں بہت سے لوگ اس کے عامل پائے جاتے ہیں۔ طبقہ جبلا کے لوگ اس پر بہت اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور ان کو جادوگر یا ولی خیال کرتے ہیں۔ لیکن دراصل اس میں عامل کی کوئی استادی نہیں۔ اور نہ ہی اس کا کوئی عمل ہوتا ہے۔ مجھے ان الفاظ کے لکھنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ہے۔ کہ اس عمل کا ذکر بکثرت کتابوں میں کیا گیا ہے۔ لیکن عوام الناس کو چونکہ اس امر کا یقین نہیں ہوتا کہ کس طرح بغیر وظیفے یا کسی منتر کے اس کا ظہور ہوگا۔ اس لئے وہ اسکو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور چنداں فکر نہیں کرتے۔ لیکن ناظرین کو

خیال رہے۔ کہ اگر وہ تجربہ کرنا چاہیں۔ تو بغیر کسی تکلیف کے کر سکتے ہیں۔ نہ تو اس کچھ پڑھنا پڑتا ہے۔ اور نہ کسی پریکٹس کی ضرورت ہے ذیل میں ہم وہ طریقے درج کرتے ہیں جو عامل کو اختیار کرنے لازم ہیں۔

صبح کے وقت جب سورج آسمان پر طلوع ہو چکے یعنی کافی روشنی ہو جائے۔ اور اشراق کا وقت آجائے آسمان پر بادل نہ ہوں۔ کیونکہ بادلوں سے اندھیرا ہو جاتا ہے۔ ایک وقف مکان میں موچند شائقین کے بیٹھ جائے اور کی طاقت ان میں نہیں ہوتی۔ مثلاً بعض ہمزاد سے صرف غیب کی اخبار بیان کرتے ہیں۔ کہ گھر کے کام کاج میں مدد دیں۔ بازار سے سودا خرید کر لادیں۔ یا باورچی کی خدمات بجا لادیں۔ لیکن بعض بڑے زبردست کام کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ بڑی بڑی وزنی اشیاء اٹھا کر لے آتے ہیں۔ وہ بڑی بڑی وزنی اشیاء اٹھا کرے آتے ہیں۔ جن کو دس آدمی مل کر بھی اٹھا نہیں سکتے۔ بعض ہرٹ چلانے کے کام میں مشتاق ہوتے ہیں۔ اور بخوشی اس کام کو کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ جب کوئی کام ان کو بتایا جاتا ہے۔ تو وہ ناک بھون چڑھاتے ہیں۔ خیال رہے لئے تیار تو ضرور ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ عامل کی تسخیر میں ہوتے ہیں۔ لیکن عامل سے دل میں ناراض ہو جاتے ہیں اور جب کبھی وقت آتا ہے۔ اس کا بدلہ عامل سے ضرور لے لیتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے دہلی کے ملوں صاحب کا ذکر ہو چکا ہے۔ کہ وہ ہمزاد سے خلاف اصول شہزادی کو منگوایا کرتے تھے۔ اس کے آخری نتیجہ سے ناظرین آگاہ ہوئے ہوں گے۔ اس لئے ناجائز کاموں اور

ان کاموں کی جن سے ہمزاد ناراض ہو۔ قطعاً ممانعت ہے کرے کہ کوئی صورت تمہیں دکھائی دیتی ہے؟ اگر لڑکا کا کہے کہ ہاں نظر آتی ہے۔ تو خیر ورنہ اس کو کہے کہ پھر دیکھتا رہے حتیٰ کہ اس کو ایک صورت نظر ئے گی۔ صورت نظر آنے کے عبد پھر دربار کا نقشہ بنوایا کرتا ہوں۔ اور معمول کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ جو نقشہ دکھائی دیتا ہے۔ وہ دراصل ایک بڑا بھاری دربار ہے۔ جس کا کہ دروازہ سنہری روپہری نہایت عظیم الشان بنا ہوا ہے۔ میرے اس یقین دلانے سے دہی نقشہ معمول کی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے پھر یقین دلاتا ہوں کہ مہتر آرہا ہے۔ معمول کی آنکھوں کے سامنے مہتر آجاتا ہے۔ پھر حکم کرتا ہوں۔ کہ اسکو حکمدے کہ سارے دربار میں خوب اچھی طرح صفائی کرے۔ لڑکا جب اسکو حکم دیتا ہے تو وہ جھاڑو دینا شروع کرتا ہے۔ اور تمام دربار میں صفائی کرتا ہے۔ پھر معمول کو یقین دلاتا ہوں کہ اور شخص سقے کی صورت میں آرہا ہے۔ میرے کہنے ہیں کے مطابق لڑکے کو سقہ موہنڈے پر مشک پانی کی لئے ہوئے نظر آتا ہے۔ میں لڑکے کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ اسکو حکمدے کہ تمام دربار میں چھڑکاؤ کرے لڑکے کے کہنے کیمطابق وہ سقہ چھڑکاؤ شروع کردیتا ہے اور تمام دربار میں اسطرح پر چھڑکاؤ کرنا ہے۔ کہ پانی اڑتا ہوا لڑکے کو دکھائی دیتا ہے۔ پھر لڑکے کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ایک تخت نہایت عمدہ سونے کا بنا ہوا چندا آدمی اٹھائے لئے آرہے ہیں۔ لڑکے کو وہ تخت فوراً نظر آتا ہے۔ لیکن اگر کبھی لڑکا یہ کہے کہ مجھے نظر نہیں آتا تو اسکو ہدایت کیجاوے کہ وہ غور سے دیکھتا رہے تھوڑی دیر غور کرنیسے اسکو معلوم ہو جائیگا۔ کہ

چند آدمی تخت اٹھائے لئے آرہے ہیں۔اور انہوں نے تخت اس دربار میں رکھدیا ہے۔ پھر یقین دلاتا ہوں۔اور انہوں نے تخت اس دربار میں رکھدیا ہے۔ پھر یقین دلاتا ہوں۔کہ کرسیاں نہایت قرینے سے دربار میں رکھی جارہی ہیں۔نوکر چاکر نہایت سرعت کے ساتھ انتظام میں مصروف ہیں پھر لڑکے کو یقین دلاتا ہوں۔کہ امراء وزراء آرہے ہیں۔اور کرسیوں پر جب،عہدہ بیٹھے جاتے ہیں۔ لڑکے کو بمجر دیقین دلانیکے وہی نقشہ دکھائی دیتا ہے۔اور ایک بڑا بھاری دربار لگ جاتا ہے۔پھر لڑکے کو یقین دلاتا ہوں۔کہ بادشاہ دربار میں آرہا ہے۔اور سب حاضرین دربار تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور آخر کار بادشاہ حاضرین مجلس کے سلاموں کا جواب دتے ہوئے اپنے تخت پر بیٹھ جاتا ہے۔لڑکا بتلاتا جارہا ہے۔کہ یہ سب کام ہورہے ہیں جب سب دربار لگ جاتا ہے۔تو میں لڑکے کو حکم دیتا ہوں کہ بادشاہ کو باآواز بلند سلام کرے۔اکثر لڑکے اس موقعہ پر حیران ہوجاتے ہیں کہ میری سلام کا جواب کسطرح آئیگا۔لیکن میں یقین دلایا کرتا ہوں کہ ضرور بادشاہ دیتا ہے لیکن یہ آواز صرف اس لڑکے کو آتی ہے۔ حاضرین میں سے کوئی نہیں سن سکتا۔اور نہ عامل کو جواب سنائی دیتا ہے پھر میں لڑکے کو حکم دیتا ہوں۔کہاس سے فلاں سوال کا جواب دریافت کرلڑکا جواب پاکر عامل کو بتاتا جاتا ہے۔اس موقعہ پر عامل کو یہ لازم ہے کہ وہ حاضرین میں سے کسی شخص کو لڑکے کے ساتھ براہ راست سوال کرنے کا موقع نہ دے۔ بلکہ جو شخص سوال کرے عامل اس کی ترجمانی لڑکے کے ساتھ کرتا رہے۔اور لڑکا عامل کو بتاتا

جائے ۔ کہ بادشاہ سلامت یہ جواب دیتے میں اس طرح سینکڑوں باتوں کا انکشاف کرلیا کرتا ہوں۔ میں نے اکثر باتیں قابل قبل از وقت لوگوں کو بتادیں جو بالکل پوری اتریں میں کبھی لڑکے کو حکم دیا کرتا ہوں کہ جاؤ فلاں شہر کی سیر کرلو میرے یقین دلانے سے فوراً وہ نقشہ اس کے سامنے آجاتا ہے۔اور تمام شہر کی سیر ہوجاتی ہے۔اس طرح جو مقام دکھانا ہو۔اس کی نسبت حکم کیا جاتا ہے۔کہ فلاں مقام کو دیکھو لڑکا خیال کرکے دیکھتا ہے۔تو ہو بہو وہی مقام آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ یہ ایک قوت متخیلہ کا ادنیٰ کرشمہ ہے اور ایک پروفیسر کا قول ہے۔کہ روڈ آئل ہر ایک چیز مثلاً انسان حیوان چرند پرند درخت پہاڑ وغیرہ ہیں موجود ہے۔لیکن جب بعض وقت کسی چیز کی روڈئل کسی خوبصورت اور کمزور انسان پر پڑتی ہے تو خود بخود حالت خواب اس شخص پر طاری ہوجاتی ہے یہی حالت ان عورتوں کی ہے۔ جو چوکی دیا کرتی ہیں۔لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آسیب جن پری کا خلل ہوگیا ہے۔لیکن خیال رہے کہ کوئی جن پری موجود نہیں ہیں۔جن کے متعلق یہ مشہور ہے کہ وہ آتشی مخلوق ہے اس لئے اگر واقعی جنات کی قوم ہوگی۔تو وہ کرنا ناریہ میں ہوگی۔اس دنیا میں ان کا آنا ناممکن ہے۔کیونکہ جس طرح ہم جنکا تعلق اور جن کی بناوٹ خاک سے ہے اگر ہم میں سے کوئی شخص سمندر کی تہ میں چلا جائے۔تو مرجاتا ہے۔اس طرح اگر دریا کی مچھلیاں یا اور جانور پانی سے باہر نکالے جائیں تو وہ فوراً مرجاتے ہیں۔آگ کے بھی جانور ہوتے ہیں چانچہ ان میں سے ایک کا نام سمندر ہے جو اس جگہ پیدا ہوا ہوتا ہے۔ جہاں سینکڑوں برس

لگا تار آگ جلتی رہے اس کا قد گدھے کے برابر ہوتا ہے۔ اس کی خوراک بھی آگ ہی ہے اور آگ ہی میں رہتا ہے۔ لیکن وہ اگر آگ سے باہر نکل آئے۔ تو اسی وقت مر جائے۔ اسی طرح ہر ایک جاندار جس کا تعلق جس کرہ سے ہے۔ اس میں زندہ رہ سکتا ہے اگر اس طرح باہر آجائے۔ تو چند منٹ میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اگر جنات کوئی قوم ناری ہے۔ تو وہ کرہ ناریہ میں رہتی ہوگی۔ شاید کوئی صاحب مجھ پر الزام لگائیں۔ کہ قرآن مجید میں جن جنات کا ذکر ہے۔ میں ان کا منکر ہوں۔ سو خیال رہے کہ میں انکا منکر نہیں ہوں۔ کیونکہ وہاں جن سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو پہاڑوں کی غاروں میں اس دنیا سے پوشیدہ طور پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ جن کے لغوی معنے پوشیدہ رہنے والی مخلوق ہیں۔ ماحصل یہ ہے۔ کہ جو یہ مشہور ہے۔ کہ کسی عورت کو آسیب کا خلل ہو گیا۔ اور اس کے اندر کسی جن پری نے ڈیرہ جما دیا ہے محض غلط ہے۔ درحقیقت اس میں مقناطیسی اثر پیدا ہونیکے بعد خواب کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اور بعض عورتوں کو اختناق الرحم کا مرض ہو جاتا ہے۔ جس کے باعث اس کے دماغ میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ جس کے باعث اس کے دماغ میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ اور وہ مختلف اخبار بیان کرتی ہے کبھی کہتی ہے۔ کہ میں سبز پری ہوں اور کبھی جن کا نام لیتی ہے جس سے جہلا ڈر جاتے ہیں۔ اور مرض کا علاج تو کرتے نہیں الٹا غلط اعتقاد کو اپنے دل میں جما لیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس بیچاری کی جان چلی جاتی ہے۔

☆—☆—☆

اصلی

گنجینۂ عملیات طلسمی

مصنف

عامل باعمل سید فضل حسین ریاست پٹیالہ انڈیا

نظر ثانی

حکیم سرفراز احمد زاہد عامل کامل علم جعفر

اینڈ سنز پبلشرز

المعراج سنٹر 22، اردو بازار

لاہور فون۔ 042-7231806

وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُوْمِ

مجموعہ اعمالِ رحمانی

مجرّبات تعویزات عملیات روحانی

از خاندان

چشتیہ، قادریّہ، صابریّہ، مجددیّہ، عزیزیّہ

مؤلفہ

صاحب زادہ شیخ محمود الحسن صدّیقی نبیرہ شیخ صدر الدین صاحب مرحوم امرتسری

ناشر

عظیم اینڈ سنز

تاجران ناشران، الکریم مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور

ادارہ کی نئی کتب

صدیوں پرانے عملیات تعویزات اور وظیفوں کی نایاب کتاب

لال کتاب

مرتبہ مؤلف

عامل باعمل سید غلام حسین شاہ گیلانی

قیمت -/280

نسخہ نادر و نایاب ذخیرہ علم الجفر

اسرار الجفر

مرتبہ مؤلف

عامل باعمل سید غلام حسین شاہ گیلانی

قیمت -/180

سیارگان کے اثرات زائچہ کی مخفی طاقتوں پر علم نجوم کی ایک قدیم کتاب

اسرار النجوم

ماہر نجوم

حکیم غلام فرزند علی قادری نقشبندی

قیمت -/180

عجیب و غریب روحانی خواص و عملیات نقوش پر مشتمل ایک قدیم کتاب

مفتاح العملیات

مرتبہ مؤلفہ

حاجی غلام شبیر قادری

بے فیضان نظر

عبدالرحمٰن شاہ گیلانی

قیمت -/220

اسرارِ مخفی مکمّل

مرتبہ مؤلفہ

حاجی غلام شبیّر قادری

بفیضانِ نظر

پیر سیّد ارتضیٰ علی کرمانی

عظیم اینڈ سنز پبلشرز

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور۔ فون 7231800

نسخہ نادر و نایاب ذخیرہ علم الجفر

اسرار الجفر

مؤلف

سید حسین شاہ گیلانی

خلف اکبر

سید غلام مصطفیٰ شاہ گیلانی مرحوم منجم و جفار

عظیم اینڈ سنز پبلیشرز

المعراج سنٹر 22۔ اُردو بازار، لاہور

042-37231806, 37211207

عظیم اینڈ سنز کی روحانی کتابیں

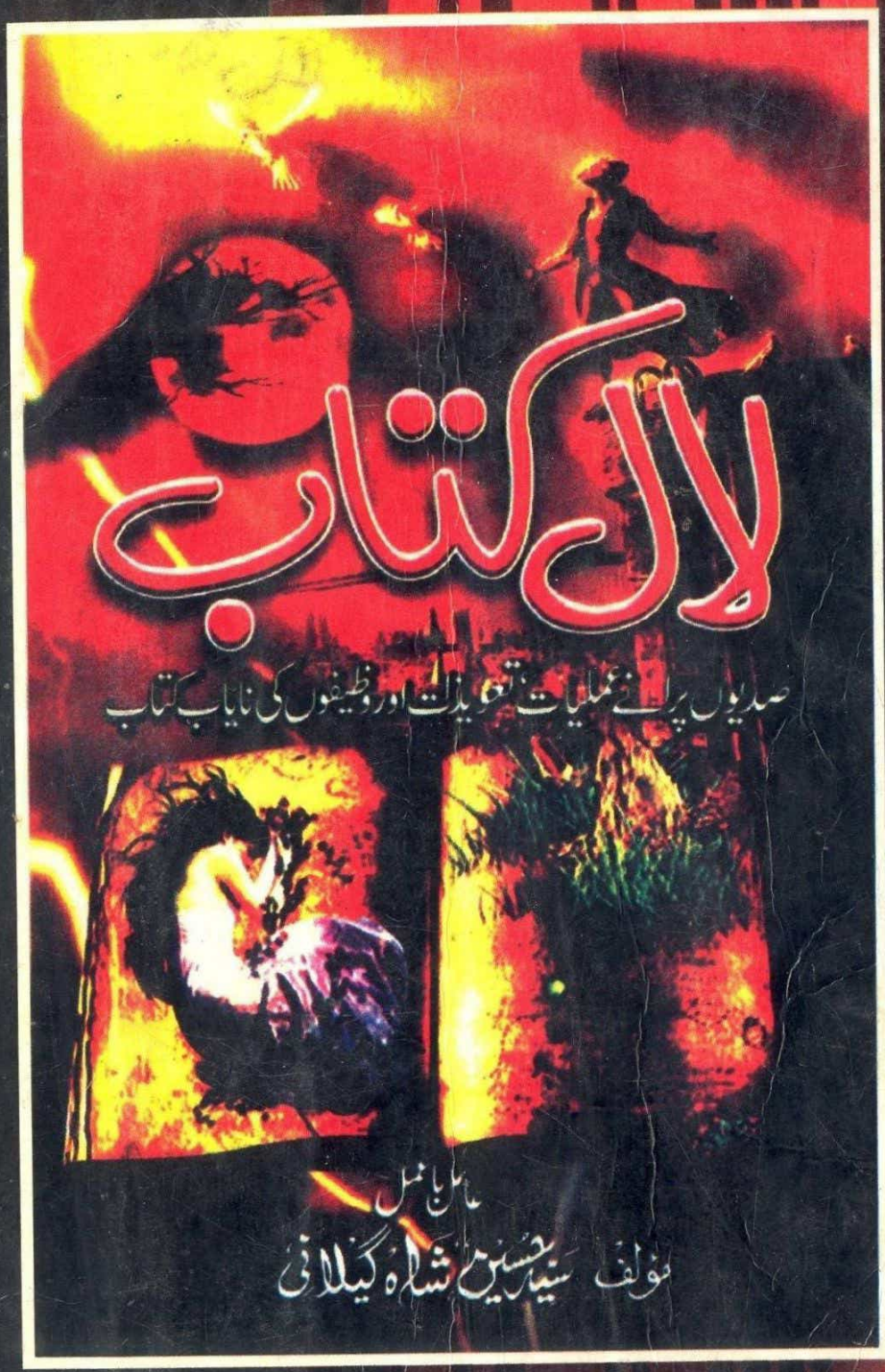

AZEEM & SONS PUBLISHERS
Al-Meraj Center 22-Urdu Bazar Lahore. Tel: 042-37231806